

شفاء العَلِيَّ

تَرْجِيْهُ

الْقَوْلُ الْجَمِيلُ

كتبه قاسمه خدیجه
كتبه ب نمایش
در زاده شهزاد شریف
تصویب بذریعه
طبع ذواب شاه سیم

عالیم رباني حضرت شاه ولی الله
محمد ث دہوی

سَعَ الْمَكْبِنِيَّ * اِدَبْ مَذَنِل
یا کیستاچوک کراچی

مَا شَاءَ اللَّهُ كَفُوْءَ الْبَالِدِ

شِعَاءُ الْعَلِيُّ

تَرْجِيمَ

الْقَوْلُ الْجَمِيلُ

مَصْنُوفٌ

عَالِمٌ رَبَّانِي حَضْرَتُ شَاهَ دَلِي اللَّهُ مُحَمَّدُ ثُ دَلْهُوئِي

بَا هَرَقَامَ حَاجِي مُحَمَّدِ ذَكَرِي عَفْنِي نَبِيَّةَ عَالِيَّجَانَاجَاجِي مُحَمَّدِ سَعِيدِ صَاغِبَةَ

سَعِيدَ اِيجَ-اِيمَ سَعِيدَ

اَرَبِ مَنْزُلُ، پاکِستانِ چوکِ-کِارچِي

مطبع

ایجوکشنل پرنس-کراچی

تاریخ طبع
ماрچ ۱۹۶۸ء

اشاعت دوم

ماрچ ۱۹۶۹ء

قيمت ۳/-

ACHI



مشرقی پاکستان آفس

قرآن نزول
باب بازار ڈسک

فہرست مَضَايِّنُ

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۸	اشراک باخدا۔	۷	دیباچہ مترجم
۳۹	تصدیق کا ہن وغیرہ	۱۰	مقدمہ مصنف
۳۹	پیغمبر و اور فرشتوں کو پڑا ہنا		پہلی فصل
۴۰	ترک نماز وغیرہ		بیعت کے سنون ہونیکا بیان
۴۰	قتل ناحق	۱۳	
۴۱	تحقیق و تفصیل کیا تر		دوسری فصل
۴۳	تفصیل شعب ایمانیہ		بیعت کی سیتیت، غایت، منفعت اور
	چوتھی فصل		شراط کا بیان
	مشاٹ جیلانیہ (قادریہ) کے	۱۹	حکمت بیعت
۴۷	اشغال کا بیان	۲۸	اقسام بیعت صوفیہ
۵۰	طریقہ ذکر فنی و اشبات	۲۹	حکمت تکرار بیعت
۵۳	بیان ذکر خنی دوڑہ قادریہ		تیسرا فصل
۵۴	طریقہ پاس انفاس		مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان
۵۵	طریقہ مراقبہ	۳۵	تفصیل گناہ کبیرہ۔
۵۵	مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ	۳۸	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۷۸	طریقہ اثبات مجرد	۵۶	طریقہ معیت
۷۹	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول	۵۶	اسام مراقبہ قرآنیہ
۷۹	طریقہ مراقبہ بسیط	۵۷	مراقبہ فنا
۸۲	کلمات نقشبندیہ	۵۹	برائے کشف و قاچ آنندہ
۸۵	ہوش دردم	۶۰	طریقہ کشف ارداح
۸۶	نظر بر قدم	۶۱	برائی حصول امور مشکلہ
۸۷	سفر در وطن	۶۱	برائی انشراح خاطر و دفع بلا باء
۸۸	خلوت در اخجن	۶۱	برائے شفائے مریض وغیرہ
۸۹	یار کرد		
۹۰	بازگشت		پاسخوں فصل
۹۱	نگاہ داشت	۶۳	مشاخ چشتیہ کے اشغال کا بیان
۹۱	یار داشت	۶۴	ذکر جل و حنی
۹۲	وقوت زمانی	۶۷	پاس انفاس
۹۲	وقوت عذری	۶۸	شیخ کے ساتھ ربط قلب
۹۲	وقوت قلبی	۶۹	مراقبہ چشتیہ
۹۳	تصرفات نقشبندیہ	۷۰	شرائط چلہ نشینی
۹۳	طریقہ تاثیر طالب لعینی توجہ دار	۷۲	کشف قبور و استفاضہ بدان
۹۵	حقیقت ہمت	۷۲	صلوٰۃ المعلوس
۹۵	سلب مرض	۷۲	صلوٰۃ کن میکون
۹۶	طریقہ توبہ بخشی		چھٹی فصل
۹۶	طریقہ تصرف قلوب		مشاخ نقشبندیہ کے اشغال کا
۹۷	طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ	۷۵	بیان

صفیہ نمبر	مضمون	صفیہ نمبر	مضمون
۱۲۲	آیات شفای برائے مرضیں	۹۷	جلیلہ اشراف خواطر
	سی و سہ آیت برائے دفع از سحد محافظت	۹۷	طریقہ کشف و قالع آئندہ
۱۲۳	انوزر ان و درندگان	۹۸	طریقہ دفع بلا۔
۱۲۴	برائے حفظ حیچک	۹۹	اشغال طریقہ مجددیہ
۱۲۵	برائے حاجت روایی		
۱۲۸	نمایز برائے قضائے حاجت		سالتوں فضل
۱۳۱	عمل آسیب زدہ برائے دفع جن اتفاقہ		حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل
۱۳۲	برائے دفع جن از خانہ	۱۰۳	کابیان
۱۳۲	بائیکھ پس دُور کرنے کیلئے۔	۱۱۳	فراست صادقة
۱۳۵	برائے زنے کہ فرزندش نزید		
۱۳۵	ایضاً برائے فرزند نزینہ		اس کھوں فضل
	اعمال برائے چشم زخم ساحروں کے دریندی		خاندان ولی اللہی کے اعمال مجریہ
۱۳۵	ڈائی و مٹھیا گویند۔	۱۱۴	کابیان
۱۳۷	برائے چشم زخم	۱۱۶	برائے کشائش ظاہری و باطنی
۱۳۹	ایضاً برائے چشم زخم	۱۱۷	برائے در درد ندان و در درد درد ریاح
۱۳۹	برائے مسحور و مریضن مایوس العلاج	۱۱۸	برائے دفع حاجت درد غائب شفائے مرضیں
۱۳۹	برائے گم شدہ	۱۱۸	برائے گزیدن سگ دیوانہ
۱۷۰	برائے شناختن درد	۱۱۹	برائے دفع فاقہ
۱۷۱	برائے بردا گریختہ	۱۱۹	بیدارشدن از شب
۱۷۲	برائے انجام حاجت	۱۲۰	عمل حفظ اطفال
۱۷۲	طریقہ استخارہ	۱۲۱	برائے امان از ہر آفت
۱۷۲	افسوہ نہائے تپ	۱۲۲	برائے خوف حاکم

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
	دسویں فصل	۱۲۲	برائے خازیز
۱۴۲	آداب ذکر اور وعظ گوئی کا بیان	۱۲۵	برائے سرخ بارہ
	گلاریہ ہوئیں فصل	۱۲۵	برائے صحف بصر
۱۷۳	سلسلہ بطریقیت حضرت مصنف کا بیان	۱۲۵	برائے صرع
۱۷۹	سندر سلسلہ قادریہ	۱۲۷	لوزیں فصل
	آداب و نشر اعلیٰ عالم ربی کا بیان		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دیاچہ مترجم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعُلَمَاءِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
وَعَلٰى أَرْبَعَةِ وَاصْحَٰبِهِ وَأَوْلَيَاءِ أَمْتَهِ أَجْمَعِينَ۔

آمَّا بَعْدُ۔ عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عن خدمات اہل دین میں
عسر ض کرتا ہے کہ بعض خلص جیاب نے فرماش کی کہ کتاب مستطاب قول مجیل فی بیان سوا
السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی الدین محمد شاہ ولی
رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اور دو میں کرے تازما نہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت
حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط و تقلیط سے
بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ ہرنا اہل سے بیعت کر لیں ہر چند مترجم سبب کو ربانی اس
کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیا قبلي
رکھتا میکن لفڑوائے اُس حدیث صحیح کے جوابوں پر یہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں
ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کوتلاش کرتے ہیں پھر جب ذاکرین کو پاتے ہیں تو ان کو پنے پر دوں
سے اول آسمان تک چھالیتے ہیں پھر جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کر کے فرماتا ہے کہ میں نے اُن کو
لہ یخصر حديث دیاز کا اس کے آگے ہوں پے کجب فرشتے جناب باری تعالیٰ میں جاتے ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پرداگا

حال انکو وہ بہت جانتا ہے اس سے کیا کہتے ہیں بندے میرے لا اکبر عرض کرتے میں کہ ساتھ پاک اور یہاں کے یاد کرتے ہیں
تجھے کو اور تعریف کرتے ہیں تیری یعنی سُجَانَ الْمَلَكَ الْأَكْبَرِ الْمُحْمَدِيَّہ کہتے ہیں اور تمجید کرتے ہیں تیری یعنی لا حول یہتھے ہیں یہ فرمانے
اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے مجھ کو عرض کرتے ہیں فرشتے کہ قسم ہے تھا کہ نہیں دیکھا انھوں نے مجھ کو پس فرمانے
اللہ تعالیٰ کیا حال ہے اگر دیکھیں وہ مجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تھکلو تو ہو دیں وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت
بیان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگنے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ ما مگنے میں تجھے
بہشت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے انھوں نے بہشت عرض کرتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے نہیں دیکھی
— (باقی صفحہ پر)

مجھن تو کوی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلا نابندہ گنہگار بھی ہے جو ان کی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو
وہاں بیٹھ گیا حتی تعالیٰ فرماتا ہے کہم نے اُس کو بھی بختا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے
والا شقی عینی بے نصیب نہیں رہتا۔ ترجیہ اس کتاب کا وسیلہ بخات کا یکجا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث
مَنْ أَحَبَّ تَوْمَأْفُوْمِنْهُمْ، سَادِرِيْزَقُوْيِیْ ہے انتشار اللہ تعالیٰ نظم۔

سپری دل تیر کار گویں ہوں لیکن فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے کہ اس دل میں پر تو پڑے صادقوں کا
اور کیا عجیب ہے رحمت بے علت بدبیاً لگیز سے کہ کوئی بندہ خدا ہیں دل اس ترجیہ
کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور ترجم کے افلاس بالطی پر حکم کرے اور توجہ فرمادے یا بالعموم
مترجم کے دعائے مغفرت کرے۔ مصرع۔

وَلِلَّادِرْضُ لِمِنْ كَا مِنِ الْكَرَامِ نَصِيْبٌ

یا الجملہ کتاب مذکور گیا رہ فصل پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل اور دوسری فصل اقسام بیعت اور اُس کے احکام اور شرائط میں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) انہوں نے بہشت فرماتا ہے انت تعالیٰ اپس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہیں
فرشتے اگر دیکھیں وہ اُس کو تو بہت ہوں اُس پر حرص کرنے والے اور بہت طلب کریں اسکو اور بہت کریں اسکی محیت
پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ دوزخ سے فرماتا
ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انہوں نے دوزخ کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اس ربیں دیکھا انہوں نے اسکو
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ اُس کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اس کو تو بہت ہوں اُس سے
بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈر نے والے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپس گواہ کرتا ہوں ہیں تم کو تحقیق میں نہ بخش دے گئا
اُن کے پیس عرض کرتا ہے ایک اُن فرشتوں میں سے کہ فلا شخص اُن میں تھا کہ نہیں تھا اور الوں میں سوائے
اسکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کے لئے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہم ا جملاء لا لسی حلیسهم یعنی ایسے بھینہ دلے ہیں کہیں
ید بخت ہوتا ہم نہیں ان کا انتہی یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ذکر اللہ عدو جل میں بخاری سے نقل ہی ہے۔ ۱۲

۱۳ یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیارے سے حصہ ہے کہ شرب و غیرہ میں کے وقت کچھ پیارے میں سے زمین پر دال دیتے ہیں
تفکر کرنے کیلئے یہ بحسبی عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجیب ہے، غلوبھی انکی بركات میں سے کچھ مل جاوے۔

میسری فصل سالکین کی تربیت کی ترتیب میں۔
 چوتھی فصل مشارع قادریہ کے اشغال میں۔
 پانچویں فصل مشارع چشتیہ کے اشغال میں۔
 پچھٹی فصل مشارع نقشبندیہ کے اشغال میں۔
 ساتویں فصل آل کا اشغال یعنی تحصیل نسبت میں۔
 آٹھویں فصل علام اور اعمال میں۔

نوبیں فصل عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں۔
 دسویں فصل دعاظگوی اور دعاظکی شرائط اور آداب وغیرہ میں۔
 گیارہویں فصل سلاسل طریقت کے اسناد میں۔

اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں بامحاب و مقدمہ رکھا گواصل کے تراجم الفاظ میں
 تقدیم اور تاریخ واقع ہواں واسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں
 حاصل نہیں اور جو حاشی مصنف قدر سرہ اور ان کے خلف الرشید علامہ عصر مسنڈہ مولانا
 شاہ عبدالعزیز کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تکشیر فوائد کے واسطے ان کا ترجمہ بھی
 ذیل کے فوائد میں مندرج کر دیا جہاں ہمیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالعزیز مراد
 ہوں گے اور اس کا شفاء العلیل فرمائیں اور میں نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمے کو پہنچ مزید
 کرم سے قبول فرمادے اور مترجم اور صاحب فرمائیں اور مصحح اور ناشر اور ساز اہل دین کو اس
 کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے۔ آمین

خرسم علی عفان اللہ عنہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمة مصنف

سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں
کو داسطہ فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تغییض
معارف اور اسرار کے داسطہ لائی ٹھہرایا۔
اور بھیجا انبیاء کے برگزیدہ اخیار کو داعی
اور بادی بنائکر کہ معارف اور اسرار الہی کی حصیل
کی راہیں بتا دیں عبادات اور اذکار سے۔
پھر حق تعالیٰ نے انبیاء کے دارث ٹھہرائے
یعنی علمائے مصبوطائیک کا جو انکے علم اور ارشاد
کو بعد زمانہ انبیاء کے قرآن ایعد قرن قائم رکھیں۔
اور بھیشہ تا قیامت ان میں سے چند لوگ
حق پر قائم رہیں گے ان کو فرضہ پسخا سکیں گے
جو شریان کے معاند اور مثکر ہوں گے۔
اور حق تعالیٰ نے دارثین انبیاء کو
چراغ ہمایت بنایا جس سے طبیعت اور نشریت
کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا
کے قرب کی طرف۔

سوجس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق
کو سُنادھیان کر کے سو وہ راہ یا گیا اور اس کے

الحمد لله الذي خلق قلوب
بنى ادم مستعداً للفيضان الانوار
متهيئاً لايذاء المعارف والاسرار
وبعث الانبياء المصطفين
الاخيار داعين وهادين الى طرق
الكتسابه بالطاعات والاذكار
ثم جعل لهم ورثة يقون
يعليمهم ورشد هم من العلماء
الرسائخين الابرار
ولائز ال منه مطائفه قائمين
على الحق لا يضهرون من خرقهم
من الاشوار
وجعلهم سراجين يهدى الناس
بهائي ظلمات الطبيعة الى قرب
نور

فَمَنْ كَانَ لَهُ قُلْبٌ أَوْ أَقْلَقَ سَمْعَ
وَهُوَ شَهِيدٌ فَقَدْ رَشَدَ وَلَهُ النَّعِيمُ

واسطه نعمتِ داکی اور جنات اور انہار ہیں۔

او جس نے اس بہادت سے روگردانی اور سرکشی کی سوراہ کو بھولا اور نیچے گرپا اور اُس کے لئے دوزخ اور پانی گرم ہے اور کوئی اُس کا مددگار نہیں۔

ہم تائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے مددجا ہتے ہیں اور اُس سے مخفت مانگتے ہیں اور اللہ کی بناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی برایوں سے ادا پانے اعمال کی بدلیوں سے جس کو اللہ نے بہادت کی اُس کا کوئی کراہ کرنے والا نہیں او جس کو اُس نے یہ کیا اُس کا کوئی راہ بتانے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبدوں برحق نہیں سوائے اللہ کے جو کیا ہے اُس کا کوئی سا جھی نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ تماں پیشوں اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والٰہ وسلم اُس کے پندے اور رسول ہیں جن کو اللہ نے بھیجا ساتھ حق کے پیشہ و نزدیک کر کے حق تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور ان کی آں اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیج سلام بھیجن۔

اماً بَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الْمُضَيِّعُفُ الْفَقِيرُ إِلَى رَحْمَةِ أَبْدَلِ الْكَرِيمِ وَلِيِّ الْلَّهِ
بِنْ الشَّيْخِ عَيْدِ الرَّحِيمِ تَعْمَدُ هَا اللَّهُ بِعَصْبَلِهِ الْجَسِيمُ وَجَعَلَ مَا لَهُمَا إِلَى التَّعْلِيمِ
الْمُقْدِمُ هُذِّلَ بِنَصْوُلِ مَسْتَمْلَةٍ عَلَى اصْنُوْلِ الْأَطْرِيقَةِ وَمَا يَتَصَلَّ بِهِمَا إِلَّا سَفَدَ
لَهُ بِشَرْحِ جَرِيَّ دَيْتَهُ وَالْأَمْمَوْنَ كُوسَّا خَفْ جَنَّتَ كَأَدْنَزِرِ رَسَانَتَ دَالَا كَافُونَ كُوسَّا خَفْ دَوزَخَ كَے

الْمَقِيمُ وَالْجَنَّاتُ وَالْأَنْهَارُ

وَمَنْ أَعْرَضَ وَتَوَلََّ
فَقَدْ عَوَى وَهَوَى وَلَهُ
الْجَحِيمُ وَالْحَمِيمُ وَمَا
لَهُ مِنْ أَنْصَارٍ

تَحْمَدُكَ وَسُتْرِعِينَهُ
وَسُتْرِعِفُكَ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَرِبَّاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَتَهَرِّبِي إِلَيْهِ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
وَمَنْ يُضْلِلَهُ فَلَا هَادِيَ
لَهُ دَلَسْهَدُ أَنْ لَأَرَكَهُ إِلَّا
اللَّهُ زَرْخَدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَنَسْهَدُ أَنْ حَمْدَهُ عَبْدُكَ
وَسَسْوُلَهُ أَنْ سَكَهُ بِالْحَقِّ
بَشِيدًا وَشَدِيدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى الْأَرْبَعَةِ
وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكَ
وَسَلَّمَ تَسْلِيماً

بِنْ الشَّيْخِ عَيْدِ الرَّحِيمِ تَعْمَدُ هَا اللَّهُ بِعَصْبَلِهِ الْجَسِيمُ وَجَعَلَ مَا لَهُمَا إِلَى التَّعْلِيمِ
الْمُقْدِمُ هُذِّلَ بِنَصْوُلِ مَسْتَمْلَةٍ عَلَى اصْنُوْلِ الْأَطْرِيقَةِ وَمَا يَتَصَلَّ بِهِمَا إِلَّا سَفَدَ
لَهُ بِشَرْحِ جَرِيَّ دَيْتَهُ وَالْأَمْمَوْنَ كُوسَّا خَفْ جَنَّتَ كَأَدْنَزِرِ رَسَانَتَ دَالَا كَافُونَ كُوسَّا خَفْ دَوزَخَ كَے

مِنْ مَثْلَهُنَا النَّقِيشِيَّةُ وَالْحَبَلَادِيَّةُ وَالْحَسْنَيَّةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ
وَسَمَيَّهُمَا بِالْقُولِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَلَا يُعْلَمُ
الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ دَلَاقُوتَةٍ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بعد حمد وصلوة کے کہتا ہے نہد ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی المدرسی اشیخ
عبد الرحیم کا ان دونوں کوڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں۔ اور ان دونوں کا ہکانا نعمت
دانی کی طرف ٹھہرایے۔ یہ چند فصلیں مشتمل میں قواعد طریقت پر یعنی کلیات دریشی پر ادراس پر
جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقشبندی اور
 قادری اور شپتی پریڈل سے حاصل کیا ہے راضی ہوں اللہ تعالیٰ ان سے اور ان فضلوں کا
قول الجمیل فی بیان سواء السبیل میں نے نام رکھا۔ اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کار ساز
ہے اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مرد سے جو ملیند قدر ہے بُرائی
والا۔

پہلی فصل

بیعت کے مستون ہونے کا بیان

اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زبانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں بخصر ہے اور یہ امراض کو مضر نہیں۔

حق تعالیٰ نے فرمایا مقر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تھے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے یہ موجودہ شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مفتر پر عہد لوتھتا ہے اور جس پورا کیا اس کو جس پر اللہ سے عہد کیا تھا سو عنقریب ان کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گوئے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کیہی بحربت اور جبار پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوا حج زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت

لہ الگ تام کیجھ تو یہ بیعت بھی کتنے امور کیلئے اجلاا ہوتی ہے اس لئے کہ پیر کے آگے تو بہگنا ہوں سے کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ احکام شرع شریف کے بجا اؤں کا پس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر ہیاں پر جو بحسب رسم کے بیعت کرنے اور ارادہ آڑے رہنے کا گناہوں پر ہے تو وہ البتہ بے فائدہ ہے کہ ایک امر کے لئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مسیح فلی وہی مراد ہے کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ اق

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الْأَذْدِينَ
يُبَأِ يَعْوَنَكُ اِنَّمَا يُبَأِ يَعْوَنَ اللَّهَ طَ
يَدُ اللَّهِ فُوقَ اِيْدِيْهِمْ فَمَنْ
تَلَكَثَ فَإِنَّمَا يَلَكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ
أَدْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ شَيْوَقِيْهِ
أَجْرًا عَظِيْمًا

وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا
يُبَأِ الْعَرْنَةَ تَارَةً عَلَى الْهِيْجَرَةِ وَالْجَهَادِ
وَتَارَةً عَلَى إِقَامَةِ اِذْكَارِ الْاسْلَامِ
وَتَارَةً عَلَى التَّبَاتِ قَالَ قَرَارِيْ
مَعْرُكَةُ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى

الضوان اور کچھی سنت بنوی کے تمکر پر اور
بدعت سے بچنے پر اور عیادات کے حرجیں درشائیں
ہونے پر چنانچہ برداشت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی
عورتوں سے نوہم نہ کرنے پر۔

اور این ماجہنے روایت کی کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے چند محتاج ہماریں سے بیعت
لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں ہو
ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اس کا کوئی ا
گرجاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر اس کو لھایتا
تھا اور کسی سے کوئی اٹھائی بینے کا بھی سوال نہ کرتا تھا۔
اور جس میں شک اور شبہ نہیں وہ یہ
ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کوئی فعل بطریق عیادات اور اہتمام
کے نہ بر سریل عادت تو وہ فعل سنت دینی کے
کمر تو نہیں۔

الْمُتَمَسِّكُ بِالسُّنْنَةِ وَالْاجْتِنَابُ
عَنِ الْبُدْعَةِ وَالْجِرْمِ عَلَى الطَّاعَاتِ
كَمَا صَحَّ أَتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَا يَعْرِفُ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى
أَنْ لَا يَنْحَنَّ۔

وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهُ بَارَأَهُ
نَاسًا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ
عَلَى أَنْ لَا يَسْتَهِنَّ النَّاسَ شَيْئًا
نَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سُوْطًا
فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُهُ
وَلَا يَسْتَهِنُ أَحَدًا۔

وَمِمَّا لَدَ شَكٌ فِي شَهَادَةِ وَلَا شُبُّهَةَ
أَتَهُ إِذَا تَبَتَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّ عَلَى
سَيِّئِ الْعِيَادَةِ وَالْأَهْتِمَامِ بِشَانِهِ
فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كُوِنِّهِ سُنْنَةَ
فِي الدِّينِ۔

ف اور چونکہ بیعت لینا امور نذکورہ کا بطریق عیادات بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے
مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں۔

يَقِيَ أَتَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالَمًا
بِمَا أَنْزَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ
وَالْحِكْمَةِ وَمُعَلَّمًا لِلْكُتُبِ

باقی رہایہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
خلیفۃ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس
کے جو اللہ تعالیٰ نے اُن پر قرآن اور حکمت کو آتا را
اوہ معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے

پاک کرنے والے تھے موجود فعل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بنابرخلافت کے کیا وہ خلفار کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بھیت تعلیم کتاب اور حکمت اور ترکیب امرت کے کیا وہ علمائے راسخین کے واسطے سنت ہوا۔

ف علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں۔

تو ہم کو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم میں سے ہے سو یعنی لوگوں نے یہ مگان کیا ہے کہ بیعت مخمر ہے قیوں خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صوفیوں کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہیں اور یہ مگان فاسد ہے بد لیل اس کے جو ہم مذکور کر کچھ کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لینے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور صحیح بخاری گواہی دے رہی ہے اس پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ رضی اللہ عنہ پر شرط کی ان کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بیعت لی قوم انصار سے یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں امر خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق ہی یات بولیں جہاں ہیں

وَالسُّنْتَةَ وَمَرْكِبَ الْمَأْمَةِ فَمَا فَعَلَهُ
عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنْتَةً
لِلْخِلَافَةِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كُوْنَتِهِ
مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًّا
لِلْإِمَامَةِ كَانَ سُنْتَةً لِلْعُلَمَاءِ
الرَّثِّمُخْتَنَ -

فَلَنِبْحَثْ عَنِ الْبَيِّنَاتِ مِنْ أَيِّ
قِسْمٍ هِيَ فَقْرَنَ قَوْمًا أَنْهَا مَقْصُودَةٌ
عَلَى قَبْوِلَهِ الْخِلَافَةِ وَأَنَّ الَّذِي
تَعْتَدُهُ الْأَصْوَقِيَّةُ مِنْ مُبَايِعَةِ
الْمُتَصَوِّفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَا أَظَنَّ
فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْ نَأْمِنُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
بِيَاعِمْ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ
الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ
بِالسُّنْتَةِ وَهَذَا صَحِحٌ الْبُخَارِيُّ
شَاهِدٌ أَعْلَى أَتَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى حِرْبِ عِثْدَةِ
مُبَايِعَةِ فَقَالَ وَالنِّصْرُ بِرَبِّ مُسْلِمٍ
وَأَنَّهُ بِأَيِّعَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَاسْتَرَطَ أَنَّ لَا يُخَافُونَ فِي اللَّهِ
لَوْمَةَ لَأَئِمَّةٍ وَيَقُولُوا بِالْحَقِّ

سوان میں سے بعضے لوگ امراء اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف ردان کار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت کی اور شرک کر لی کہ نوح کرنے سے بربر کریں۔ ان کے سوائے بہت امور میں بیعت ثابت ہے اور وہ امور از قسم ترکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں۔

خیث کالو اقکان احمد هم
یجاہر الامراء والملوک بالری
والدنکار و آنہ صلی اللہ علیہ
و سلم بایع نسوان من الانصار
واشتترط الاجتناب عن التوحہ
الی غیری ذلک و کل ذلک من
الشترکیہ والامر بالمعروف فی
والنهی عن المنکر۔

ف توصاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر مخصوص ہیں۔

تو حق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی بیعت خلافت کی بعضی بیعت، اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی تحریک پڑنے کی اور بعضی بیعت بحرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاں میں مفہوم طارہ ہے کی۔

فَالْحَقُّ أَنَّ الْبَيْعَةَ عَلَى أَقْسَامٍ
مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ
الْتَّسْلِیْكِ بِحِلِّ الْتَّقْویٰ وَمِنْهَا
بَيْعَةُ الْهِجْرَةِ وَالْجَهَادِ وَمِنْهَا
بَيْعَةُ التَّوْثِیقِ فِي الْجَهَادِ۔

اسلام ہونے کی بیعت خلفار کے زمانہ میں مت رکھتی خلفاء راشدین کے وقت میں بیعت اسلام تو اس واسطے مت رکھتی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے ایام میں اکثر سبب شوکت اور تلوار کے تھا تے تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام پر اور نہ وصول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاء راشدین کے سوا اور خلفاء کے وقت میں چنانچہ خلفاء کے مروانیہ اور عیاںیہ

رَكَّأَتْ بَيْعَةُ الْإِسْلَامِ
مَتْرُرَكَتْرِنِيْ مَنْ مَنِ
الْخِلَافَةِ أَمَّا فِي سَرَّ مَنِ
الرَّاشِدِيْنَ مِنْهُمْ فَلِلَّهِ
دَخُولُ النَّاسِ فِي الْإِسْلَامِ
فِي أَيَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا
بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا
بِالْتَّالِیفِ وَإِظْهَارِ الْبُرْهَانِ
وَلَا طَوْعًا وَرَغْبَةً وَأَنَّ

کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متذکر
بھی کہ اُن میں اکثر غلام اور قاسق تھے اُفات
ستن دین میں کوئی شیخ بیغ نہ کرتے تھے۔

اور اسی طرح تقویٰ کی رسمی تھا نے
کی بیعت زمانہ خلفاء میں متذکر ہو گئی
بھی خلافتے راشدین کے زمانے میں
تو بسبب کثرت اصحاب کے متذکر
بھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت بنی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مُتاذب
ہو گئے تھے آپ کے حضور میں تو ان کو
کچھ حاجت نہ بھی خلفاء کے بیعت کی
تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفاء کے سوا
اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے
اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں
کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جائے
تو فساد اُجھے بیعت مذکور متذکر بھی اور
اُس وقت میں اہل تصنیف خرقہ دینی کو فاقہ مقام
بیعت کرتے تھے پھر بعد مردت یہ سُم بیعت کی
ملوک اور سلاطین میں معروف ہو گئی تو حضرت صوفیہ نے
فرضت کو غیمت جانکر مدت بیعت اختیار کی والیہ علیہ

ف مولانا شاہ عبدالعزیز ہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد از اس سُم بیعت کے
جاری کرنے سے مصدق اس حدیث مفروع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلا فت تو اس کو اُس کا اجر
ملے گا اور ان لوگوں کا بھی اُس کو اجر ملے گا جو اُس سنت پر چلیں

فَغَيْرِهِمْ شَلَّاَتْهُوْ كَانُوا
فِي الْأَكْثَرِ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا
يَهْمَمُونَ يَا قَاتِمَةَ السُّنَّنِ .
وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ الْمُتَسْكُنِ بِحِبْلٍ
الشَّقْوَى كَانَتْ مَذْرُوكَةً أَمَّا
فِي زَمَانِ الْخُلُقَاءِ الرَّاشِدِينَ
فِلِكُلْثُرَةِ الصَّحَابَةِ اَسْدِينَ
اَسْتَنَارُوا بِالصَّحِّيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَادَبُوا فِي
حَضَرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ
إِلَى بَيْعَةِ الْخُلُقَاءِ وَأَمَّا فِي
رَّزْمَنِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفَانِ إِقْتِرَاقِ
الْكَلْمَةِ وَأَنْ يُيَظَّنَ بِهِمْ مُبَايِعَةُ
الْخِلَافَةِ فَتَهْيَجُ الْفَتَنَ وَكَانَتِ
الصَّوْفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيَّمُونَ
الْحِزْرَقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ لِمَكَانِ
اَنْدَرَسَ هَذَا الرَّسْمُ فِي
الْخُلُقَاءِ اَنْتَهَرَ الصَّوْفِيَّةُ
الْفُرْصَمَةُ وَتَمَسَّكُ الْسُّنَّةِ
الْبَيْعَةُ وَاللَّهُ اَعْلَمُ .

دوسرا فصل

بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور شرائط کا بیان

اس فصل میں سنیت بیعت اور اُس کی غایت اور منفعت اور اُس کی شرائط وغیرہ کا بیان ہے۔

اور شاید کہ اسے مخاطب تو کہے گا کہ
جگہ بیعت کا حکم تبایے کہ کیا ہے واجب ہے
یا سنت پھر بیعت کے مسروع ہونے میں حکمت
کیلے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے
پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے
والے میں ایفا کے بیعت کس کو کہتے ہے۔ اور عہد شکنی
کیا ہے پھر کیا جائز ہے کہ کرنا بیعت کا ایک عالم یا عالم
کثیر ہے یا جائز ہیں پھر کون الفاظ منقول ہیں
سلف سے بیعت کے وقت۔

سونیں کہتا ہوں سالوں سوالات کے
جواب مفصل پہلے سوال کے جواب کو تو یوں سمجھو
لے کہ بیعت سنت ہے واجب ہیں اس داسطے
کے اصحاب نے رسول کو رسم صلی اللہ علیہ وسلم سے
بیعت کی اور اُس کے سبب سے حق تعالیٰ کی
نزوی کی چاہی اور کسی دلیل شرعی نے تارک بیعت

وَلَعَلَكُ تَقُولُ أَخْيَرُنِي عَنِ
الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَأَجِبَةً أُمَّ سَنَةٍ
ثُمَّمَا الْحِكْمَةُ فِي شَرْعِهَا ثُمَّ
مَا شَرُطْ مَنْ يَا حَدَّ الْبَيْعَةَ ثُمَّ
مَا شَرُطَ الْمُبَايِعُ ثُمَّمَا وَفَلَوْ أَلْبَايِعَ
وَمَا نَتَّهَى ثُمَّ هَلْ مِنْ جُوْزٍ تَرَكَ الْبَيْعَةَ
مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ أَوْ عَلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ
مَا الْمُفْطَرُ الْمَا لَوْرٌ عِنْدَ الْبَيْعَةِ

جواب سوال اول | فَأَقُولُ أَمَّا
الْمُسْكَلَةُ الْأُدْلِيُّ فَأَعْلَمُ مَنِ الْبَيْعَةَ
مُسْنَةً وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِأَنَّ
النَّاسَ بِأَيْمَانِهِ الْتَّيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَقَرَ بِوَأْيَقَانِ اللَّهِ تَعَالَى
وَلَمْ يَدْلِ بِدِلْلٍ عَلَى تَأْثِيرِ

کے گھنگار ہوتے پر دلالت شکی اور انہم دین نے تارک بیعت پر انکار کیا تو یہ عدم انکار گویا ایجاد ہو گیا اس پر کہ وہ داجب نہیں۔

تَارِكَهَا وَلَمْ يُنَكِّرْ أَحَدٌ مِنَ الْأُسْمَةِ
عَلَى آنَهَا لِيَسْتَ بِوَاجِهَةٍ۔

حکمت بیعت اور اگر بیعت تقویٰ کی داجب ہوتی تو بالضد رأس کے تارک پر انکار دار ہوتے تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل مسنون بادلیں وジョب تقرب الٰی اللہ کا موجب ہو۔

سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر

کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ جو نقوص میں پوشیدہ ہیں اُن کا ضبط فعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور اقوال قائم مقام ہوں امور قلبی کے چنانچہ تصدیق اللہ اور رأس کے رسول اور قیامت کی امر خفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا۔ اور چنانچہ رضامندی باعث اور مشرتی کی قیمت اور بیع کے دیتے میں امر خفی پوشیدہ ہے تو ایجاد اور قبول کو قائم مقام رضائے خفی کے کر دیا۔ سو اسی طرح توہہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقویٰ کی رسمی کو ضبط لپڑنا

جواب سوال دوم دَامَّا الْمُسْئَلَةُ

الثَّانِيَةُ قَاعِلَمَ أَنَّ اللَّهَ لَعَلَى
أَجْرَى سُنْتَةً أَنْ يَضْبِطَ الْأُمُورَ
الْخَفِيَّةَ الْمُفْمَرَةَ فِي الْنُّفُوسِ
بِأَفْعَالٍ وَّأَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَّيَنْصَبُهَا
مَقَامَهَا كَمَا أَنَّ التَّصْدِيقَ بِمَا دَلَّوْهُ
رَسُولِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ خَفِيٌّ فَأَقْيَمَ
الْإِقْرَارُ مَقَامَهُ وَكَمَا أَنَّ رِضَى
الْمُتَقَاقِدُونَ بِمَذْلِلِ الشَّمِينَ وَ
الْمُبَيِّعُ أَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمِرَةٌ فَأَقْيَمَ
الْإِيجَابُ وَالْقُبُولُ مَقَامَهُ۔
فَكَذَلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيمَةُ
عَلَى تَرْكِ الْمُعَاصِي وَالْتَّمَسُّكِ

لہ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دار ہونے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوہ نصرت میں ۱۱
لہ اور اسی ایجاد اور قبول پر احکام بیع کے دار ہو کے یعنی تیمت اور بیع میں تصرف کرنا اور ہبہ اور دراثت وغیرہ ذالک ۱۲

امر مخفی اور پو شیدہ ہے تو بیعت کو اُس کے قائم مقام کر دیا۔

مسجد شاہنشاہ کا جواب یہ ہے کہ بیعت یعنی دلے میں یعنی پر اور مرشد میں چند امور ہیں جنکا بھیثیت شرط پایا جانا ضروری ہے شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری ہے مراد نہیں کہ پسے سرے کام تب علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوانح کے مانند تفسیر و سبیط یا وحیز و واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اُس کو تحقیق کر لیا ہو اور اُس کے معنی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزدیک اور اعراب قرآنی اور قصص اور جواب اُس کے قریب ہے اُس کو جان چکا ہو۔

اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ سبیط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصانع یا مشارق کے اور اُس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اس کی شرح غریب یعنی لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکلہ اور تاویل معقول کے برابر کے فہمائے دین کی معلوم کر چکا ہو۔

بِحَبْلِ التَّقْوَىٰ حَقِّيْ مُضْمِرٌ
فِيْ قِيمَتِ الْبَيْعَةِ مَقَامَهَا۔
جواب سوال نوم | وَأَمَّا الْمُسْتَأْلَهُ
الثَّالِثَةُ فَشَرَكُهُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ
أُمُورٌ أَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَ
السُّنْنَةِ وَلَا أَرِيدُ الْمَرْدِيَّةَ
الْقُصُوْيِّيَّ بَلْ يَكُنْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ
أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَيَّطَ تَفْسِيرَ
الْمَدَارِكَ أَوْ اجْلَالَ لَيْنَ أَوْ غَيْرَهُمَا
وَحَقَّقَهُ عَلَىٰ عَالَمٍ وَعَرَفَ
مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ الْغَرِيْبِ وَ
أَسْبَابَ النُّزُولِ وَالْأَعْرَابِ
وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَصلُّ بِذَلِكَ۔

ف۔ یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت تاسخ اور منسخ اور احکام مستبطن قرآنی کی۔

وَمِنَ السُّنْنَةِ أَنْ يَكُونَ
قَدْ ضَيَّطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ
الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرَحَ
غَرِيْبِهِ وَأَعْرَابَ مُشْكِلِهِ
وَتَأْوِيلَ مُعْضِلِهِ عَلَىٰ رَأْيِ الْقَوْهَاءِ

۱۷ اور اسی پر احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفا کے عہدگی وغیرہ ادا کس۔ ۱۷

ف مشکل اور معضل میں فرق یہ ہے مشکل اُس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ اور کیب تجویز کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنے مشتبہ ہوں اور ایک معنے کی تعین نہ ہو سکے یاد دسری حدیث اُس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا این مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے کاری طرح میں نے مصنف قدس رحمہ سے سُنّا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ متحمل المعنے اور احادیث معارضہ میں تباہ عذاب فہماء کے اس واسطہ اصرحت کہ چاروں اماموں کی خالفت میں ضلالت صریح ہے یعنی اُس نے ترک اجماع کیا۔

اور بیعت یعنی والامکف نہیں

علم قرآن میں اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطع اور مسل کو لیتے تھے مقصود ت حصول ظن ہے ساتھ ہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

سو اتنی بات تو کتب محدثہ حدیث میں تفصیل رواۃ پر مختصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں۔

ف منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں مذکور نہ ہو اور مسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے ذکر کر کر چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود و بالآخر تھا اور وسائل سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خیر منتصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اُن کو یہ دولت قریبہ خدا داد کیاں حاصل۔ خلاصہ یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط

وَلَا يُكَلِّفُ بِمِحْفَظَةِ الْقُرْآنِ
وَلَا لَفْحَصِ عَنْ حَارِ الْأَسَابِيلِ
الْأَتْرَى أَنَّ الْمَتَّأْبِعِينَ وَالْمُتَّقَاعِدُونَ
كَانُوا يَأْخُذُونَ بِمَمْنُوعِهِمْ
وَالْمُرْمَلِ إِنَّمَا الْمَقْصُودُ
حُصُولُ الظَّنِّ بِمُلُوْغِ الْخَبَرِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

احکام کے واسطے بہت سا کچھ درکار ہے۔

اور بیعت یعنی والا علم اصول فقہ
اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور
احکام حادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں

وَلَا يَعْلَمُ الْأَصْبُولُ وَالْكَلَامُ
وَجُزُّيَّاتُ الْفِقْرِ وَالْفُتَّاوَىِ۔

ف۔ مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل
کلیات مراد نہیں یہ کہ صور مفہوم وہ مراد ہیں جن کی طرف مکرر حاجت ہوتی ہے۔ مترجم
کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت میں اُن
کا حفظ مشروط ہے۔

اور عالم ہوتا مرشد کا توہم نے فقط اتنے
واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو
امر کرنا ہے مشرعات کا اور وکنائیں کو خلاف
شرع سے اُس کی ہنماں طرف تسکین باطنی
کے اور دُر کرنا بخوبیں کا اور حاصل کرنا
صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اُس
کو جمیع امور نذکورہ میں سوجہ شخص عالم اور
واقف ان امور سے ہو کا اس سے کیونکر منصوبہ
کیف یتصور مرتد ہدأ۔

وَإِنَّمَا شَوَّطْنَا الْعِلْمَ لِدَّتَ
الْغَرَضَ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِرْشَادٌ إِلَى
تَحْصِيلِ الْإِسْكِينَةِ إِلَيْهَا طَرِيقٌ
الرَّدِّ الْأَرْبَلِ وَالْكِتَابِ الْحَمَّارِ
شُمَّا مُتَشَالِ الْمُسْتَرْكُشِدِيِّ
فِي كُلِّ ذِلْكَ فَمَنْ لَمْ يُكُنْ عَالِمًا
كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مُرْتَدٌ هَذَا۔

ف۔ مترجم کہتا ہے سیحان اللہ کیا عالمہ بالعکس ہو گیا ہے فقرے جہاں کو اس
وقت میں یہ خط سمایا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہوتا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر
ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور طریقت کچھ اور حلال نکہ صوفیان قدم کے کتب اور
ملفوظات میں مثل قوت التقویٰ اور عوارف اور احیا را العلوم اور کیمیائے سعادت اور
فتوح الغیب اور غنیمت الطالبین تصییف حضرت عبد القادر جیلانی میں صاف مصرح ہے
کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصویف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن

۱۷ کتاب طریق چوری میں بھاہے کے مدد ارجاعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت (باتی اگلے صفحہ پر)

مرشدوں کا نام صحیح و شام مثیل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں اُن کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرمائے گئے ہیں۔

امورِ حق ہے مشائخ کا قول اس پر کہ وعظۃ کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے تکاٹت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہوا ستداد سے اور جس نے قرآن کو پڑھا ہو۔

کچھ نہیں بتتی بار خدا یا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جس نے متفقی علماء کی بہت مت تک صحیت کی ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفہص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زد دیک ۔ یعنی قرآن اور حدیث سن کر درجاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق

وَقَدْ أَتَقَنَ كَلِمَةَ الْمَشَائِخِ
عَلَى آنَ لَا يَتَكَلَّمُ عَلَى الْأَنَّا إِلَّا مَنْ
كَتَبَ الْحَدِيْثَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ۔

اللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ
رَجُلٌ مَحِبُّ الْعُلَمَاءِ
الْأَتْقِيَاءِ دَهْرًا طَوِيلًا
وَتَأَدَّبَ عَلَيْهِمْ وَ
كَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَدَالِ
وَالْحَرَامِ وَقَاتَافًا عِنْدَ
كَتَابِ اللَّهِ وَ سُنْنَةِ
رَسُولِهِ فَعَنْ أَنْ

۲ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲) کے حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ جس نے نیار کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کی جاوے اس کی اس ارتقیف میں اس نے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقیدیہ سے سانچھے کتاب و سنت کے اور یہ بھی اُن کا قول ہے کہ طریقت دین وال شریعت فہروز زندقتا یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ پیٹ کفر ہے اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ تصور اُنم ہے میں چیزوں کا ایک تو یہ کہ مسکھا ہے نو معرفت اُس کا نور در راء اُس کے کو اور در وتر یہ کہ نہ کلام کرے سانچھے علم باطن کے اس طرح کا کنقش کرے اُس کو ظاہر کتاب اللہ اور تحریر یہ کہ نہ باعث ہو اُسکو کرامت اور پر ہتک حرمت حرام اللہ تعالیٰ کے اہمی اور بہت سے اقوال بزرگان دین مثل انہی کے منقول ہیں چنانچہ جام التفابیر کے صاحب پر تفصیل لکھے گئے ہیں جو جا ہے اُس میں دیکھ لے ۱۲۔ ق

کر لیتا ہو تو اُمید ہے کہ اس قدر معلومات
بھی اُس کو کفایت کرے در صورت عدم
علم واللہ اعلم۔

اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط
عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ
کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ
گناہوں پر اڑنا جاتا ہو۔

ف۔ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس
واسطہ مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطہ صفائی باطن کے اور انسان مجبول
ہے اپنے بندی نورع کی اقتدار افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قول یہ دون عمل کے
کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کے اعمال خیر سے متصف نہ ہو فقط زبانی تقویٰ روں پر
کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے۔

اور تیسرا شرط بیعت لینے کی یہ ہے
کہ دُنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو
حافظ ہو طاعاتِ مُوکَدہ اور اذ کا مُنقولہ
کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں ملام علّق
دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادِ اشت
کی مشق کامل اُس کو حاصل ہو ترجم
کہتا ہے یادِ اشت کی حقیقت آگے
مذکور ہو گی۔

اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے
 والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع
سے روکتا ہو جو مستقل ہو اپنی رلے پر نہ کر

یک فیَّةَ ذِلْكَ
فَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

شرط دوم مرشد | وَاسْتَرْطُ
الثَّالِثُ الْعَدَالُتُ وَالْتَّقْوَى فَيَحِبُّ
انْ يَكُونَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْكَبَائِرِ
غَيْرَ مُصِرٍّ عَلَى الصَّغَائِيرِ۔

شرط سوم | وَالشَّرْطُ الْتَّالِيُّ
انْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا
فِي الْآخِرَةِ مُوَاضِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ
الْمُؤْكَدَةِ وَالْأَدَدِ كَارِلَمَائُورَةَ
الْمَذْكُورَةِ فِي صَحَاحِ الْأَحَادِيثِ
مُوَاضِبًا عَلَى تَعْلِقِ الْقُلُبِ بِاللَّهِ
سُبْحَانَهُ وَكَانَ يَادُهَا شَتَّى
لَهُ مَلَكَتْ رَأْسَهُتَ۔

شرط چہارم | وَاسْتَرْطُ الرَّأْيُ
انْ يَكُونَ امْرًا بِالْمُعْرُوفِ نَاهِيًّا
عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَدِلًا بِرَأْيِهِ

مرد ہر جائی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو
تہ امر مردت والا اور صاحب عقل کا مامل
کا ہوتا کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اُس کے
بنائے اور وہ کے ہوتے فعل پر حق تعلک
نے فرمایا کہ گواہی اُن کی مقبول ہے جن
گھوہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیراگمان ہے
صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں
میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے
مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ
شرط ہو گا۔

إِمْسَعَةً لِيُسَأَ لَهُ رَأْيٌ فَلَا
أَمْرٌ ذَامِرٌ لَا وَعْقَلٌ
تَأْمِمٌ لِيُعَمَّدَ عَلَيْهِ فِي حُكْمٍ
هَسَيْأَةً مُمْرُبَةً وَيَنْهَا
عَنْهُ فَسَالَ اللَّهُ تَعَالَى
مِمَّنْ شَرَضُونَ مِنْ
الشَّهَدَاءِ فَسَمَا ظَنَّكَ
لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ .

ف۔ مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور تنقیل الرائے وغیرہ ہونا قبیل شہادت کی شرط ہے تاکہ اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط نہیں تو چاہیے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہ ہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ کہ حق تعلال نے قبیل شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ رضا امر مخفی ہے لہذا اُس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تواخذ بیعت کی بھی تقویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین اس کی علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں بطریق اولیٰ ہو گا۔

اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا مرشد ان کا مامل کی صحیت میں رہا ہو اور اُن سے ادب نیکا ہو۔ زمانہ دہانگ اور اُن سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحیت کا ملین اس واسطے

شَرْطٌ خَمْسٌ | وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ
أَنْ يَكُونَ صَحِيفَ الْمَشَارِخُ وَتَادِبَ
يَهْمَدَهُرًا طَوْيِلًا وَأَخْدَمْنَهُ
النُّورُ الْبَاطِنُ وَالسَّكِينَةُ وَهَذَا
لَا نَسْنَةَ اللَّهُ حَرَّتْ بِإِنَّ الْجَنْ

مشروط ہوئی کہ عادتِ الہی یوں جاری ہوئی ہے کہ مرا دہیں ملتی جیسا نک مراد پانے والوں کو نہ دیکھ جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علم کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشے یعنی جیسے آہنگ ری بدون صحبت آہنگ ری یا جاری بدون صحبت جاری کے نہیں آتی۔)

لَا يُفْلِمُ الَّا إِذَا سَأَلَ
الْمُفْلِمُ لِمَنْ كَمَا أَنَّ التَّرْجُلَ
لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعِلْمَ
وَعَلَى هَذَا النِّقْيَا سِ
عَيْرَ ذِلْكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ.

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ جریان سنتِ اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس بخ پر غلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون اپنا کے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوات کے کہ ان کے کمالات پیدائشی ہیں اور کبی نہایت کتر ہیں۔ چنانچہ تیرنا جیوانات میں پیدائشی کمال ہے اور انسان کو بدون سکھے نہیں آتا۔

اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت لینے میں ظہور کرامات اور خوارق عادات کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اس واسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات شرعاً چالہات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کے اور ترک کتاب خالق شرع ہے اور دھوکہ نہ کھاؤ اُس سے جو در دلیش مغلوب الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال بسی غلب اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے میں ان کے فعل کو دلیل نہ پکانا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے پر قناعت کرنا اور شبہات سے پر ہزیر کرنا

وَلَا يُشَرِّطُ
فِي ذِلْكَ ظُهُورُ سُ
الْكَرَامَاتِ وَالخَوَارِقِ
وَلَا تَرُكُ الْكُتُبَ سَابِ
إِلَّا الْأَوَّلُ شَهَرًا
الْمُجَاهَدَاتِ لَا شُرُطُ
الْكَمَالِ وَالثَّانِي هُنَالِفُ
لِلشَّرِّ وَلَا شَغَرٌ بِمَا فَعَلَهُ
الْمَغْلُوبُونَ فِي أَهْدَالِهِ
إِسْمَاعِيلَ شَفَعِيُّ
الْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيلِ
وَالْوَرْعُ مِنْ

الشُّهُادَةُ .
یعنی مال مشتبہ اور پیشہ مکار اور مشتبہ سے
چکتا ضرور ہے۔

ف۔ مولانے نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال تر ہب اختیار کرے یعنی عبادات شاق کا اپنے اور لازم کرنا چنانچہ صوم دہرا در عالم رات جاگنا اور گوشہ گیری نساء سے کرنا اور طعام لذیز کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اس کو شرط کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدیں الدین اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو ایسے جانوں کو تو اللہ تم کو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہیانیت اسلام میں جائز نہیں۔

اور سوال چوختے کا جواب یوں جان
کہ دایجیب ہے یہ کہ بیعت کرتے والا جو
ہو شیار رغیت والا ہو اور مقرر حدیث میں
آیا ہے کہ تبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک
رط کا گیانا تاکہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سر پر ہاتھ بھیرا
اور اُس کے داسٹے پر کت کی دعا کی اور
بیعت نہیں۔

سُوَالْ جَوَابُ چَهَارَمْ | وَأَمَّا
الْمُسْتَلْكَتُ الرَّأْيُعَرَفُ فَاعْلَمُ أَنَّهُ
يَحْبُبُ أَنْ يَكُونَ امْبَارِعَمْ بِالْعَفَّا
عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَكَ فِي الْحَدِيثِ
أَنَّهَا عُرْضٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّيَ لِيَمْ لِيَعَةً
فَسَمَّعَ عَلَى رَأْيِهِ وَدَعَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَاتِ
وَلَكَمْ مِيَمَارِعَمْ -

ادر بعض مشارک اداکوں کی بیعت کو
جاائز رکھتے ہیں بنا پر برکت اور نیک
قالی کے والدرا عالم۔

وَمِنَ الْمُشَاخِخَةِ مَنْ يُجَوِّزُ
بِعِيَّةَ الصِّعَادِ تَبَرُّا وَ تَفَوُّدا
وَ اهْلُهُ أَعْلَمُ -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زیر فراپتے بیٹے عبد اللہؓ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر ان سے سجیتی ہی جواب سوال چشمیم | دامتا

پانچوں کا جواب یوں جان کر جو بیعت کر صوفیوں میں متواتر ہے وہ کمی طریق پر ہے پہلا طریقہ بیعت تو یہ ہے معاصری سے اور دوسرے طریقہ پر بیعت ترک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا نہ لسلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس میں البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکہ عزیت یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص مرکلی اور ترک مٹاہی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلیم دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیرا طریقہ اصل ہے۔

اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا اعمالت ہے ترک کیا رہ سے اور نہ آڑ جانا صفات پر اور طاعات مذکورہ کو اختیار کرنا از قسم و اجیات اور مذکورہ سنتوں کی اور عہد شکنی عبارت ہے خل ڈالنے سے اس میں جن کو تم نے مذکور کیا یعنی اور کتاب کیا رہ اور اصرار علی الصفات اور طاعات پر پستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہے۔

المُسْتَعْلَمُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمُ أَنَّ
الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصَّوْفَيْتَ
عَلَى وُجُوهِ أَحَدٍ هَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ
مِنَ الْمَعَاصِي وَالثَّانِيَ بَيْعَتْ
الْتَّبَرْكِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِينَ
رَمْزَلَةُ مِسْلِسَلَةِ أَسْنَادِ الْحِدْيَتِ
فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَدُ
تَأْكِيدُ الْعَزِيزِ مَتَّعَلِ التَّجَرِيجِ
لِأَمْرِ اللَّهِ وَتَرْكُ مَا نَهَى عَنْهُ
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَعَلِيُّقِ الْقَلْبِ
بِإِلَيْهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَصْلُ۔

قسم اول و دوم | دامتا الاولانی
فَأَنُوْ فَاءُكَ بِالْبَيْعَةِ قِيمَهَا تَرْكُ
الْكِبَارِ وَعَدَمُ الْأَدْهَرِ عَلَى الصَّغَائِيرِ
وَالثَّمَسُكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ
مِنَ الْوَاجِهَاتِ وَالسُّنُنِ الرَّوَاتِبِ
وَالنَّكِثُ وَالْإِخْلَالُ فِي مَا ذُكِرَنَا۔

اور قریبے طریقے میں پورا کرنا بیعت کا عبارت ہے مرام تا بت رہنے سے اس بحث اور بجاہدہ اور بیاضت پر یہاں تک کہ روش ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اُس کی عادت اور خواہ جبکہ ہو جاوے بلاتکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اُس کو بازار دی جاتی ہے اُس میں جس کو شرع نے میا ج کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بعض اُن کاموں میں جن میں طول مدت کی طرف حاجت ہو جاتی ہے جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے اُس کی خلائق اندیزی سے قبل از نورا نیت

دل کے حکمت تکرار بیعت | اور چھٹے سوال کے جواب میں معلوم کر کے تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو پریوں سے بیعت کرنا سو اگر بیب خپور خل کے ہو اُس پری میں جس سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ مصادقہ نہیں اور اسی طرح اُس کی موت کے بعد یا اُس کی غیبت منقطع کے بعد کہ اُس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلاعذ تدوین کے مرشد سے بیعت کرنا متابہ ہے

قسم سوم | وَأَمَّا الْأَشَالِثُ
فَالْوَذْفَاءُ وَالْبَقَاءُ عَلَى هَذِهِ
الْهَجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ وَحْتَيْ
يَكُونَ مُتَّسِرًا بِنُورِ السَّكِينَةِ
وَيَصِيرُ ذِلْكَ دِيْدَنَ اللَّهِ وَحْلَقَةً
وَحِيلَةً فَعِنْدَ ذِلْكَ قَدْ
يُرَخَّصُ فِي مَا أَبَا حَمَدَ الشَّرْعُ
مِنَ اللَّدَائِتِ وَالْإِشْتِغَالِ
بِعَصْبِ مَا يَخْتَاجُ إِلَى طُولِ
الْتَّعَهْدِ كَالْتَدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ
وَغَيْرِهِمَا وَالْتَّلْكِيدُ بِالْإِخْلَالِ
فِي ذِلْكَ -

جواب سوال ششم | وَأَمَّا
الْمُسْعَلَتُ السَّادِسَةُ فَأَعْلَمُ
أَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا شُرُورُ وَكَذْلِكَ عَنِ الصُّوفِيِّ
أَمَّا مِنَ السُّخْصِيْنِ فَإِنْ كَانَ
لِظُهُورِ خَلَلٍ فِي مَنْ يَا يَعْرَفُ
فَلَا يَأْسَ وَكَذْلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ
أَوْ غَيْبَتِهِ مُنْتَقِطَةً طَعْتَ وَأَمَّا بِلَا
عُذْمَارَ فَإِنَّهُ يُشَيِّهُ الْمُتَلَاعِبَ

کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو
کھوتا ہے اور مرشدوں کے دلوں کو
اُس کی تعلیم اور تہذیب سے پھرتا ہے
واللہ اعلم یعنی اُس کو رہ جائی اور ہر دم
خیالی سمجھ کر اس پر اتفاقات نہیں فرماتے۔

اور ساتویں سوال کا جواب معلوم
کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے
وقت یہ ہے کمرشد خطبہ مسنونہ پڑھے۔
اور خطبہ مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ
سے آخر تک ترجیہ اس کا یہ ہے سب
تعریف اللہ کو ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس
سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اُس سے
چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی اپنے
نقوس کی پیدیوں سے اور اپنے اعمال کی رائیوں
سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی
گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اُس نے بھکایا
اُس کو کوئی راہ بتاتے والا نہیں اور گواہی
دیتا ہوں میں اُس کی کوئی معبود برحق
نہیں سوائے اللہ کے اور اس کی کہ محمد
بندے ہیں اللہ کے اور اُس کے رسول
رحمت بھیجے اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور

وَيَذْهَبُ الْبَرَكَاتُ وَيَصْرُفُ
قُلُوبُ الْشَّيْوُخِ عَنْ تَعْهِدِهِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

جواب سوال سیشمتم | وَأَمَّا
الْمَسْعَلُتُ السَّائِعَةُ فَاعْلَمُ أَنَّ
الْمَفْظُوْلُ الْمَا تُوْرَعُ عَنِ الْسَّلْقِ عِنْدَ
الْبَيْعَةِ أَنْ يَخْطُبُ السِّنِخُ الْخَطْبَةَ
الْمَسْتُوْنَةَ -

وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَحْمَنْ رَحِيمْ
وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَعْمَلِ اللَّهُ مَثْلًا مَضِلٌّ لَهُ
وَمَنْ يُصْلِلُهُ فَلَا هَادِي
لَهُ وَأَشَدَّهُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشَدُهُ أَنْ
مُحَمَّدًا عَبْرُهُ وَ
رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَعَلَّى أَلِيْهِ وَ

۱۰ حسن حصین میں بعد اِلَّا اَمْلَهُ مَكَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ بھی ہے ۱۲ -

اُن کے اصحاب پر اور برکت کرے اور
سلامتی عنایت فرماؤ۔

پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو
ایمان اجمالی تلقین کرے سو یوں کہے کہ
کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے
نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا
میں رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے
نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ
علیہ وسلم اور بیزار، ہوا میں سب دینوں سے
سوائے اسلام کے اور بیزار ہوا سب گناہوں
سے اور میں اپا سلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا
اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود
بیحق تھیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں
کہ محمد اُس کا بندہ ہے اور اس کا رسول۔

پھر مرشد کے مرید سے کہہ میں نے بیعت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے
خلفار کے واسطے سے پانچ امر پر اس کی
گواہی پر کہ کوئی معبود بحق نہیں سوائے
اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور
نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر
اور رمضان کے صوم پر اور بیعت اللہ کے حج
پر اگر مجبوک استطاعت ہوگی اُس کی راہ کی۔

ف۔ استطاعت سیل سے مراد زاد اور راحلہ ہے۔

صَحَّيْهَ وَ مَبَارِكَهُ
وَ سَلَكَهُ

ثُمَّ يُلْقِتُهُ إِلَيْهِ مَانَ
الْإِجْمَالِيَّ فَيَقُولُ قُلْ أَمْنَتُ
بِاللَّهِ وَ بِمَا جَاءَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
عَلَى مُرَادِ اللَّهِ وَ أَمْنَتُ بِرَسُولِ
اللَّهِ وَ بِمَا جَاءَهُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ
اللَّهِ عَلَى مُرَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ تَبَرَّأْتُ مِنْ
جَمِيعِ الْأَذْيَانِ وَ جَمِيعِ الْعَصَيَانِ
وَ أَسْلَمْتُ الْأَنَّ وَ أَقُولُ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ۔

ثُرَّ يَقُولُ قُلْ بَأَيْعُثُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
بِوَسِطَةِ خُلُفَاءِ رَبِّ عَلَى خَمْسِ
شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ
إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيتَاءِ الزَّكُوْةِ
وَ صَحْوِ رَمَضَانَ وَ حِجَّةِ الْبَيْتِ وَ
اسْتَطَعْتُ إِلَيْهِ سَيْدِيْلَا۔

پھر مرشد مرید سے کہہ کر بیعت کیں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطے
خلافے حضرت ص کے اس پر کہ شریک نہ
کروں گا اللہ کے ساتھ تکھی چیز کو اور چوری
نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کروں
گا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ
اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اُس کو افرا
کر کے اور نافرمانی رسول کریمؐ کی نہ کروں گا
امر مشروع میں۔

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ رَسُولَ
اَشْرِصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَاصِطِيَّةِ
خُلْقَاهِ عَلَى اَنْ لَدَّ اَشْرِكَ بِاللَّهِ
شَيْعَاعَدَكَ اَسْوَقَ وَلَدَ اَرْزَنِي وَلَدَ اَقْلَمِي
وَلَدَ اَتِيَ بِمُهْتَانِ اَفْتَرِيَهِ بَيْنَ
يَدَيْ وَرْجُلَيْ وَلَدَ اَغْصِيَهِ
فِي مَعْرُوفِ۔

ف۔ اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے۔

پھر مرشدان دو آیتوں کو پڑھے یا
ایتِ الّذِینَ سے آخر تک بیتی اے
ایمان والوں در اللہ سے اور تلاش کرو
اللہ کی طرف وسیلہ اور جہاد کرو اُس کی
راہ میں تاکہ تم فلاح پا و مقر جو لوگ
بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے نبی وہ
بیعت کرتے ہیں اللہ سے اللہ سجاہ
کا دست قدرت اور رحمت اُن کے

ثُمَّ يَتَلَوَ السُّجَنَ وَهَاتِنِ الْأَيَّتَيْنِ
يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اَمْنَوْا اَنْفُوا اَنَّهُ
وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ
جَاهَدُوا فِي سَيِّلِمِ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ هَذَانِ الَّذِينَ يَبْلُغُونَهُ
رَأْنَمِيَّا بِإِعْوَنَ اَنَّهُ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ
اَيْدِيهِمْ جَ فَمَنْ نَذَّلَثَ فَإِنَّمَا
يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ اَوْفَى بِمَا

اے یہتھیے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر بناوں گا

لَهُ قوْلُهُ الْوَسِيلَةُ مَا يَتَوَسَّلُونَ بِهَا لِيَ تُوَابَهُ وَالْزَنْبُيَّ مِنْهُ مِنْ فَعْلِ الطَّاعَاتِ
وَتَرْكِ الْمَعَاصِي مِنْ وَسْلَلِي كَذَنِ اَذَا تَقْرَبُ الْمَيَادِ فِي الْحَدِيْثِ الْوَسِيلَةُ مِنْزَلَةٌ
فِي الْجَنَّةِ ۱۲ بِيَضَانِ الْوَسِيلَةِ مَا يَقْرِبُكُمُ الْمَيَادِ مِنْ طَاعَتِ ۱۲ جَلَالِينَ

عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتَى بِهِ
أَجْرًا عَظِيمًا -

باقھوں پر ہے سو جس نے بیعت کو توڑا ہی بات ہے
کہ اُس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت
کو توڑا اور جس نے پورا کیا اُس کو جو اللہ سے عہد
کیا سو قریب اُس کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

ف۔ پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیے میں فرمایا
کہ ہم نے اپنے جدا ہجہ حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اُن
کے ہمراہ ایک عالم نے اُن سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے میں گفتگو کی جدا ہجہ
نے واسطے مشروع بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن ہمیں کہ
وسیلے سے ایمان مراد یعنی اس واسطے کے خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یا ایتھا اللذین
آمُنُوا اس پر دلالت کرتا ہے اور عمل صاریح بھی مراد ہمیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل
ہے اس واسطے کے تقویٰ عبارت ہے امثال اور اجتناب نواہی سے اس واسطے
کہ قاعدہ عطف کا مقاڑت میں المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح
جهاد بھی مراد ہمیں ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلے
سے مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر اور
فلک میں تفلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم۔

ثُمَّ يَدْعُ عَوْنَوْ لِنَفْسِهِ وَ
لِلْتِلْمِيذِ وَ لِلْحَاضِرِينَ فَيَقُولُ
بَارَكَ اللَّهُ لَكُنَا وَ لَكُمْ وَ
نَفَعَنَا وَ إِيَّاكُمْ .

وَ لَا يَأْسَ أَنْ يُلْقَتَ إِنْ يَقُولُ
قُلْ احْتَرِّتِ الْطَّرِيقَةَ النَّقْشِبَنْدِيَّةَ
أَوْ الْقَادِرِيَّةَ أَوْ الْجَشْتِيَّةَ
الْمَنْسُوَّبَةَ إِلَى الشَّيْخِ الْأَعْظَمِ

کویوں تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کریں نے
اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو مشوب ہے طرف
شیخ اعظم اور قطب اخم خواجہ نقشبندیہ کے یا

طریقہ قادریہ اختیار کیا جو نسوبے شیع
حی الدین عبدالقدار جیلانیؒ کی طرف یا طریقہ
چشتیہ اختیار کیا جو نسوبہ ہے شیع معین
الدین سیحری یعنی سیستانی کی طرف خداوند
ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کراوہم کو
اس طریقے کے دوستوں کے گردہ میں مشور
کر اپنی رحمت سے یا ارم الراحمین۔

سنایں نے اپنے والدیزگوار سے
فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سویں نے آپ
سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں رست
مبارک میں کر لیا سویں تو اُسی طرح جسے خواب
میں دیکھا صاف کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ بعض اکاير مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا دہنا ہاتھ پھیلاد
پھر بیعت لینے والا اُس پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اسی طرح عربون العاصم نے بنی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ادعوتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ ہے
کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت
کرنے والی دوسری کنارہ اُس کا پکڑے والدش اعلم۔

وَأَنْقُطْ الْحَمْ حَوْاجِنَ نَقْشِبَدْ
أَوْ اسْتَخِنْ حَيَ الْدِينِ عَيْدِ الْقَدَرِ
الْحَيْلَدِيَّنِ أَوْ اسْتَخِنْ مُعِينَ الدِّينِ اسْجَرِيَّ
اللَّهُمَّ أَرْزُقْنَا فَتْرَحَهَادِ احْتَوْنَانِيَّ
رُمْرَةِ أَوْ لِيَأْهَمَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالَدِيْقُولُ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي مُبْتَدَأِ فَبَالْعِتَّةِ فَأَخَدَ
عَلَيْهِ الرَّصْلَوَةَ وَالسَّلَامُ يَدَيَّ
بَنْيَنَ يَدَيَّهُ فَأَنَا أَصَافِحُ عِنْهُ
الْبَدِيعَتِ عَلَى هَذِهِ الْعِصْفَتِ۔

أَمَّا بَيْعَتُ الشَّاءِ فِيَانَ
يَأْخُذُ الدَّشِيشَ طَرَفَ لَثَوْبِ الَّلَّيْ
قَبَّا يَمْ طَرَفَهُ الْأَخْرَ وَادْلَهُ أَعْلَمُ۔
ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدن پکڑنے کپڑے
کے جیسا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کرنے تھے۔

تیسرا فصل

مُرِيد کی تربیت اور تعلیم کا بیان

اس فصل میں مُرِيد کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے۔

سامنے کی تربیت کے واسطے درجات
ہیں علی الترتیب سو اول جس کا سنوار ناوجہ
ہے وہ عقیدہ ہے توجہ کوئی شخص را
خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اُس کو
اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد
سلف صالح کے لیے ثابت کرنا واجب الوجوب
کا تجوہ واحد ہے کوئی معبد بحق نہیں سوائے
اُس کے موصوف ہے وہ جمیع صفاتِ مکال
سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے
میں اور سوائے ان کے اوصفات میں کہ
حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا
ہے ساتھ ان کے اور نقل اُس کی ثابت
ہوئی مجرم صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
اور صحابہ اور تابعین سے۔

ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان
ادرزوں کی سب نشانیوں سے محیم ہونے

لِتَرْبِيَتِ اسْتَأْلِمِينَ دَمَجَاتٌ
مُتَرْتِبَةً فَأَوْلُ مَا يَحِبُّ أَنْ
يَتَغَيِّرَ فِيهِ الْعَقِيْدَةُ فَعَادَ رَغْبَةُ
امْرُؤٌ فِي سُلُوكِ طَرِيْقِ اللَّهِ
فَمُرْءَةٌ وَلَا يَتَضَعِّفُ الْعَقَادِ
عَلَى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ
مِنْ إِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاجِدٍ
إِلَّا لَا هُوَ مُتَصِّفٌ بِجَمِيعِ صِفاتِ
الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَاةِ وَالْعِلْمِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا
مِنَّا وَصَفَ اللَّهُ أَنْهُ يَهُ تَعْسِيَةً
وَثَبَتَ بِالنَّقْلِ عَنِ الْمُخْبِرِ
الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ
وَالصَّحَابَۃُ وَالتابِعِینُ۔

مُنْزَلٌ مِنْ جَمِيعِ سِمَاءَتِ
النَّقْصِ وَالرِّزْوَاءِ مِنْ الْحَكْمِيَّةِ

وَالْتَّحِيزُ وَالْعَرْضِيَّةُ وَالْجَهَتَةُ
وَالْأَلْوَانُ وَالْأَشْكَالُ -

سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور
جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال
سے یعنی حیسم اور لوازم حبیت سے منزہ ہے
اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء
علی العرش اور فحک اور اثیاث یہ دین کا
سواس پر ہم ایمان رکھتے ہیں جوں بلا تفصیل
پھر اس کی تفصیل کو خدا کے علم پر تفصیل کرتے
ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے
استواء علی العرش سے اور اتنا توہم بالیقین
جانتے ہیں کہ اس کے استوار وغیرہ میں ہمارا
اتصال ہے بالتجیز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل
کوئی چیز نہیں اور وہ سمجھ اور بصیر ہے اور
جانتے ہیں ہم کہ استوار علی العرش ایک چیز
ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اس
نے اپنی کتاب حکم میں اس کو ثابت کیا ہے۔

وَأَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْإِسْتِوَاءِ
عَلَى الْعَرْشِ وَالْفَحْكِ وَإِثْيَاتِ
الْيَدِ يُنْفَذُ مِنْ بَهْرَةٍ عَلَى الْجَمْلَةِ
ثُمَّ تَحْكُمُ تَفْصِيْلَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَنَعْلَمُ الْبَيْتَةَ أَنَّهُ لَيْسَ مِثْلُ
إِنْصَافِنَا بِالْتَّحِيزِ وَغَيْرِهِ بَلْ
لَيْسَ مِثْلَهُ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ وَلَعْلَمُ أَنَّهُ شَيْءٌ ثَابِتٌ
بِاللَّهِ تَعَالَى كَمَا أَثْبَتَ فِي الْحُكْمِ
كِتَابِهِ -

ف۔ مترجم کرتا ہے صفات مقتضیاً ہیں یعنی استوار وغیرہ میں قدماً سلف سے
یہی منقول ہے کہ اس پر مجھل ایمان لا یے اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اس کی علم الہی پر
سپرد کیجئے امام مالک نے فرمایا کہ استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اس کی ہبھول
ہے اور اس میں سوال کرنا بیدعت ہے اور یہی راہ اسلام ہے کہ میاد اتاویل میں غیر حق کو
حق قرار دینا پڑے۔

اے یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوئی پڑھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھرنا لازم آتا ہے ویسا اس کے استوار
میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲۴

پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیهم السلام کی علی العلوم و بنوت سیدنا و مولانا محمد علیہ الرسلوٰة والسلام کی علی الامم خصوصاً و ثابت کرتا آنحضرتؐ کی اتباع کا واجب ہوتا جس میں کہ آپ نے امر کیا اور ہبھی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار میں یعنی مختلف صفات ریبانی اور معاو حسیانی اور حجتت اور نارا اور حشر اور حساساً اور روئیت الہی اور قیامت اور عذاب قدر اور سوا ے ان کے اور امور میں چنانچہ خوض کوثر اور صراط اور میرزاں جس کی نقل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور روایت اُس کی صحیح ہے۔

پھر یعد متع عقائد کے نظر لا حق ہو کیا گے
کے اختناب اور صفات سے شرمند ہونے
میں -

اور حق یہ ہے کہ بکیرہ وہ گناہ ہے
جس پر وعدید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید
کی قرآن یا حدیث صحیح میں جواہل حدیث
کے تزدیک معروف ہو یا اس کے ہتھکب کو
کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ
جس نے نماز کو عمد اڑک کیا وہ کافر ہے
اور دوسرا حدیث میں ہے کہ فرق مابین
مسلمین اور مابین مشرکین کے نماز ہے

ثُمَّ إِثْبَاتٌ لِّنَبِيَّةِ الْأَدِبِيَّةِ
عَلَيْهِمُ اسْلَامٌ حُصُونَصًا وَ
وَجُوبٌ لِّتَبَاعَ عِبَرَ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ
وَنَهَىٰ وَنَصْدِيقُهُ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ
مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنْ الْمَعَادِ
الْجَسَدَانِيِّ وَالْجُنُّتِيِّ وَالنَّارِ وَالْخَتْرِ
وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَا وَالْقِيَامَةِ
وَعَذَابِ الْقُبُرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنَابِتَ
بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ -

سَهْ يَتَوَهُ النَّظَرُ فِي
إِجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّذَمِ
مِنَ الصَّعَابِ -

وَالْحَقُّ أَنَّ الْكِبِيرَةَ كُلُّ
ذَنْبٍ أُوْعَدَ عَلَيْهِ بِالْتَّارِ أَوْ
الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ
أَوِ الْسُّنْنَةِ الْصَّحِيحةِ الْمُعْرُوفَةِ
عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَوْ سُمِّيَّ
مُرْتَبَكُهُ كَافِرًا كَفُورًا مَنْ
تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ
كَفَرَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ

سو جس نے اُس کو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جس کے مرتکب پر شرع میں حد مقرر ہو چنا پہنچ زتا اور چوری اور راہزی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو بُرائی میں کیا رہ مذکورہ سے صریح عقل کے حکم میں۔

اشراک با خدا سو مخلکہ کیا رہ اکبر الکیا رہ اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ سا جھا لگا کا ناعبادت میں اور استعانت میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگتی روزی اور شفا وغیرہ میں اور غیر کی عبادت اور استعانت کی تو بہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں ایا ک نَعْبُدُ وَ ایا ک نَسْتَعِينُ۔

الْمُشْرِكُونَ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا
فَقَدْ كَفَرَ أَوْ شُوَّعَ مُلْتَكِبُ
حَدٌّ كَانِ زَنَاءً وَالسَّرْقَةُ
وَ قَطْعُ الظَّرِيقَ وَ شُوَّبُ الْخَمَرِ
أَوْ كَانَ مُسَاوِيًّا أَوْ أَكْثَرَ شَرَّاً
مِنْ هُذِهِ الْمَذُكُورَاتِ فِي
حِكْمٍ بَدَا هَذِهِ الْعَقْلُ۔
تفصیل گناہ بکیرہ فی سَهَّالِ الْأَشْوَافِ
بِاللَّهِ تَعَالَى عِبَادَةٌ وَ اسْتِعَانَةٌ
فِي الرِّزْقِ وَ الشَّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَإِلَى
الْتَّوْبَةِ مِنْهُمَا إِلَاشَارَةٌ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى إِيَّاكُ نَعْبُدُ وَإِيَّاكُ
نَسْتَعِينُ۔

ف - مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگتی روزی اور شفا میں ہمارے زمانے میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادہ یہ ہے کہ جو امور کے لبطو عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے خصوص ہیں ان کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کارو زہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرتا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ ایا ک نَعْبُدُ وَ ایا ک نَسْتَعِينُ میں اشراک فی العبادہ اور اشراک فی الاستعانتہ کی تو بہ کا اشارہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کر تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر تجھی سے ہم مدد چاہتے

ہیں پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے ادروں کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگتی روزی اور شفاذغیرہ میں ہرگز جائز نہیں وجد اختصار میں عبادت کی نظم اپر ہے اور وجہ اختصار استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا یعنی صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسرا رحمت اس واسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکر اس کی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکہ اعانت کا ظہور ہو لا نک صفات ثلاثة مخصوص بخدا علیم و قادر و حمیمیں لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں یعنی گور پرست کہتے ہیں کہ اولیاً رکون حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو ان سے استعانت کیونکہ منوع ہو گئی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم خبیط ہے کہ دو اور نزدیک اور غیب اور شہادت ان کے نزدیک بلا بہرے ہر لمحہ سارے عالم کی حاجات سے مطلع ہیں اور مشکل کشانی کی قدرت رکھتے ہیں سو اس کا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کی کچھ بحثیوں کا کلام بھی لائق الفتاویٰ کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرمادے اور کچھ روی اور کچھ فہمی سے بچا دے آئیں۔ **تصدیق کاہن وغیرہ اور میثہا** | **اور منجلہ کبائر تصدیق کرنا ہے** | **تصدیق انکاہین۔**

ف۔ کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوب سے دیافت کر کے اخبار یہی لوگوں کو بیان تھے اور مگر اہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہے مخجم اور رتائل اور جفوار اور بیان بین کی تصدیق کرنا اس واسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے جھوٹا ہے۔ **پیغمبر و اور فرشتوں کو برا کننا اور میثہا سب الرسول و القرآن و امْلَئْتُهِ وَإِنَّكَارُهَا وَإِلَّا سَخْرَاءُ**

ضروریات دین کا انکار کرنا۔

بِهَا وَكَلَّا إِنْكَارُ ضُرُورَاتِ الدِّينِ

ف۔ مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور

اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں۔

تَرَكَ تَمَازٍ وَغَيْرَهٗ | وَمِنْهَا تَرَكَ

الصَّلْوَاتُ وَالرِّكَابُ وَالصَّوْمُ

وَالْحَجَّ

قتلٌ تَاحِقٌ | وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ

بِغَيْرِ حِقٍّ وَمِنْهُ قَتْلُ الْأُوْلَادِ وَ

قَتْلُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ -

وَمِنْهَا الرِّزْنَاءُ وَالْمِوَاطَةُ

وَشُهُدُ الْمُسْكِرَةِ وَالسَّرِقَةُ

وَقْطُعُ الْطَّرِيقِ وَالْعَصَبُ وَ

الْغُلُولُ وَشَهَادَةُ الْزُّفُرِ

وَالْيَهِينُونُ الْغُمْرُسُ وَقَدْفُ

الْمُحْسِنَاتُ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتَمِّ

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقْطُعُ

الرِّحَمِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ

وَالْوَرَنِ وَالرِّيَاوَ وَالْفَرَارُ مِنَ

الرِّحْفَ وَالْكِذَبِ عَلَى الْبَنِي

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُهُ

فِي الْحُكْمِ وَنَكَامِ الْمُحَارِمِ وَالْعَيْكَةِ

بَيْنِ الْرِّجَالِ وَالْإِنْسَانِ وَالسَّعَايَةِ

لہ اور ایسے ہی نیک مرد کو تہمت زنا وغیرہ کی لکھی ۱۲

اور بھملہ کیا رہے جان تا حقیقت
کرنا اور قتل تا حق میں اولاد کا قتل کرنا
اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے۔

اور بھملہ کیا رہے اور اغلام
اور نشے والی چیز کا پینا اور چوری اور بہنی
اور غصیب اور غنیمت کامال پڑھانا اور
جھوٹی قسم کھانی اور پاک امن عورت کو
زن کا عیب لگانا اور یتیم کامال کھانا اور
والدین کی نافرمانی کرنی اُن کی خدمت نہ
کرنی اور حق بیادری نہ ادا کرنا اور ناپ
اور نول میں کمی کرنا پوچھنا اور دینا اور بیان
کھانا اور جہاد میں کفار کی صفائح جنگ
سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر بھوٹ یا ندھنا اور معاملات فیصل کرنے
میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا
اور مروں اور عورتوں کے درمیان میں

کٹا پن کرنا آدم حاکم سے جعل خوری کرنا تاکہ
وہ قتل کرے یا الوٹ لے اور دارالحجر بے
دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں
سے دوستی کرنا اُن کے خیروں ہونا اور جو ا
کھیلنا اور جادو کرنا سویہ سب کیا رسیں داخلیں

عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيُقْتَلَ أَوْ يَهْبَطَ
وَتَرْكُ الْمَهْجُرَةَ مِنْ دَارِ الْكُفَّارِ
مُوَالَةُ الْكُفَّارِ وَأَقْمَارُ وَالسَّحْرُ
فَكُلُّ ذَلِكَ مِنَ الْكُبَيْرِ -

تحقیق و تفصیل کیا کر مولانا نے فرمایا کہ این عباس نے کہا کہ کبائر ستر کے
قریب ہیں اور سعید بن جبیر رضی نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسیب یہ ہے کہ کبائر
کو ضیط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغرہ
ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزیز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابوطالب تملی
نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصباح پائے چار گناہ دل
میں شرکت اور گناہ پیر جم جانے کی نیت اور رحمت آہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے
بے خوف ہونا اور چار گناہ زبان میں تجویہ گواہی دینا اور پاک رامنوں کو زنا کا عیب
لگانا اور جھبھی قسم کھانا اور جادو کرنا اور مین گناہ پیٹ میں شراب پیتا اور میتم کا مال
کھانا اور بیان لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواط است اور دو گناہ ہاتھ میں تاحق
قتل اور چوری اور ایک گناہ پانوں میں یعنی جہاد میں صفت جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ
تمام بدن سے لیتی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے حکم سے ہم کو ان گناہوں سے بچاؤ آئیں
اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نہ کو
دیا یعنی بعد کیا تر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے
خالف یا رافع ہو دین کے طریقہ مأمور کا -

وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا لَهُ عَنْهُ
الشَّرِعُ أَوْ حَالَفَ مَشُوْعًا وَأَوْسَرَ فَمَ
طَرِيقَةٌ مَأْمُورٌ بِّغَنِيِ الدِّينِ -

لہ جیسیکہ کافروں کے ہوں اور حب دو گنوں سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے بکذافی الکتبی الدینیہ ۱۳- ق -
لہ ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ کھتنا اور حج نہ کرتا اور جو در حقیقت ہوئے کے اور غیبت کرنی اور حکم خلاف شرع دینا اور غربت
کرنی کافروں سے وغیرہ لکھ مرتع قرآن و حدیث میں وعید ان پر مذکورہ میں پس تیقیم ہے والث اعلم -

پھر اجتناب کیا رہا اور نہ امت صفات کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم ہمارت اد صلواۃ اور صوم اور زکوۃ اور حج کے تو ان امور کو بمحبوب ارشاد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت البعاض اور ادب اور ہدیات اور اذکار سے۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنَ الظَّهَارَةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكُوْةِ وَالْحُجَّةِ فَيُقِيمُهَا عَلَى مَا أَمْرَيْهُ اللَّهُ أَكْبَرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِعْلَامِ الْأَبْعَاضِ وَالْأَدَابِ وَالْهَدِيَّاتِ وَالْأَذْكَارِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ البعاض سے مراد یہاں وہ امور میں جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور متأکدہ سوان میں سے بعض فقہا کے نزدیک بعض امور اور جب ہیں اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت موثکہ۔

پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں بخوبی اکلی و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیرہ لک اور نظر کرنا چاہیے امیر خانگی میں بخوبی نکاح اور حقوق مالیک اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم بیچ اور بیب اور جاہلے کے قوان کو صحیح اور ٹھیک کرے بروجست بد و سستی اور بے کھروی کے۔

پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرُبِ وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصُّحْبَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَفِي الْعَقْدِ الْمُسْتَرِّيِ مِنَ النِّكَاحِ وَالْمُلْكِ وَالْبُولَادِ وَالْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبُيْعِ وَالْهِبَةِ وَالْإِجَارَةِ فَيُصْحِحُهَا عَلَى الشَّيْءَةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا إِعْوَاجَاجٍ

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي

لہ مولانا نے فرمایا عب بولتے ہیں فلاں حسن اللہ ہے جب کہ وہ اپنے لوتی گلاموں میں جس سلوک کرتا ہو حدیث میں وارد ہے لا یَدْ خُلُلُ الْجَنَّةَ سیئی الْمُلْكَتِ یعنی جو مالیک سے بسلوکی کرے جنت میں نہ داخل ہوگا ۲۴۴

نظر کرنا چاہیے اُن اذکار میں جو اوقات مخصوص
یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیرہ لک
میں مامور ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آرائشی
اخلاق میں از قسم ریا اور پندرہ وحدت اور
کیفیت وغیرہ کے اور مواظبیت اور دوام
کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی
یاد پر اور بیوالیں علم اور ذکر اللہ کے حلقوں
پر اور مساجد پر پھر جب کہ مالک ان
آداب مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو
اب وقت آیا اشغال یا طنی کے اشغال
کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل
لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور
اسی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے
اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ
التفصیل اُن کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور
طالب صادق کے ہم پر بھروسہ کر کے طالب
کر قرآن اور حدیث اور فرقہ اور کتب متعدد
سلوک کا مثال ریاض الصالحین اور کتب
محضہ عقائد ما نزد عقیدہ عضدیہ کا
واقف اور تجسس ہے اور جس کو تبع اعلیٰ
ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت
کرے والد اعلم۔

تفصیل شعب ایکانیہ | مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مولف قدس سرہ نے کثیر جان

الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ
مِنَ الصَّبَارِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ
النُّوْمَ وَغَيْرِهَا وَتَهْذِيْبِ
الْأَحْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْجُنُبِ
وَالْحَسَدِ وَالْحَقْدِ وَالْمُوَاضِبَةِ
عَلَى الْإِلَاَوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاطِبَةِ
عَلَى بَعْضِ الْمَسَاجِدِ وَحَلْقَتِ الْذِكْرِ
وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَادَ بَعْضُهُ
الْأَدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَسْعَالِ
الْبِلَاطِينَ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيقِ
الْقُلُبِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا النَّظرُ
إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقُلُبِ وَإِنَّمَا تَرَكَنَا
بِيَانَ هَذِهِ الْأَدَابِ الْمُقَدَّمَةِ
إِسْتِكْشَاءَ الْهَمَاءِ وَإِعْتِمَادَ الْأَغْنَمِ
الْطَّائِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ
وَالسُّنْنَةِ وَالْقِرْبَةِ وَالْكُتُبِ
الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ
رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصَوَةِ
فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضْدِيَّةِ
وَمَنْ لَمْ يَتَسَرَّ لَهُ تَتَبَعُهَا
فَلِيَأَخْذُهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

کرتے رک کیا اُن کو مم جملہ بیان کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مراد یہاں ایمان سے درع اور تقویٰ کا مراد فیہ ہے تو سالک کو مراءات ان شعیب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ اُن کا بیان یوں ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اُس کے صفات پر اور اُس کے غیر کو حادث جاننا اور اُس کے ملائکہ پر اور اُس کی کتابیوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور پھیلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بعض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل انسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُن کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاق ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اُس کی رحمت کا امیدوار ہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا۔ اور ترک شہوت اور بحوم مصائب میں صابر رہنا اور قضاۓ ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور تو قیر بزرگ کی اور ترجم خرد پر اور گھمنڈ اور پیندار کا ترک کرنا اور حسد اور کبینہ کا ترک کرنا اور غصیب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہتا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہتا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر ترتیب تلاوت کا دس آیتیں ہیں اور متوسط ترتیب سو آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا بجا ستون سے تطہیر ہی میں داخل ہے اور ستر کو پھیپار کرنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور بیاضت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شہپ قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ

اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو جھوٹ نا جہاں اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی میں بھرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم دغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پار سائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور مان یا پ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لوہنڈی غلاموں کو ما بخون کی اعطیت کرنی اور مالکوں کو لوہنڈی غلاموں پر ہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنی اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور یاغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہیں عن المنکر کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہشاد کرنا اور مراتبہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور حسکہ کا دینا ادا کے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق یعنی میں سختی نہ کرنا اور حُسْن معاملہ میں داخل ہے مال کا مجموع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تیزیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو بریاد نہ کرنا انفاق المال فی حق میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چیختنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی بُرا تی سے لوگوں

۱۰۔ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو۔ کما جاءَ فِي الْحَدِيْثِ لَا طَاعَةَ لِلْمُخْلُقِ
فِي مَعْصِيَتِ الْخَابِقِ۔ ۱۲۔

۱۱۔ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

۱۲۔ خرق کردن در حق اد

۱۳۔ یعنی چیختنے والا الحمد لشکہ تو یہ اُس کے جواب میں یہ حکم اللہ کہے (باقی صفحہ ۲۶۴ پر)

کو چانا ضرر نہ پہنچانا اور ہو و لعب سے پر ہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطی^ر نے اسی طرح شعیر ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

ردِ بقیہ حاشیہ ص ۲۵ کا) یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہے اگر مغفل میں سے کوئی جواب نہ دے گا تو سب گھنگھار ہوں گے اور یہی حکم ہے سلام کے جواب کا۔ ۱۲۔

لہ نام کتاب۔

چوتھی فصل

مشائخ جیلانیہ قادریہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال میں ہے قادر یہ امام طریقت شیخ ابو محمد جویں الدین عبدال قادر جیلانی کے مرید ہیں خدا راضی ہے ان سے اور ان کے سب تابعین سے۔

ف۔ مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب عنینہ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت مجی الدین خویث الاعظم کی تصنیف ہے اور جو اس سین ان کا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اس میں مفصل موجود ہے۔

فَأَوْلُ مَا يُلْقِتُونَ الَّهُ أَكْبَرُ
سو پہلا شغل جس کی مشائخ قادریہ

فِي اَشْغَالِ الْمُشَائِخِ اَجْلِيلَةِ تَبَيَّنَ
وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامٍ اَنْطَرِيقَةِ
الشَّيْخِ اَبِي مُحَمَّدِ جَوِیْنِ الدِّيْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَادِرِ اَجْلِيلَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

لہ ذکر جہر مذہب جھنی میں بدعت ہے مگر اس جگہ کہ اس میں ذکر جہر آیا ہے مثل اذان وغیرہ کے اس میں بدعت نہیں ہے اور اس سوائے اس کے بدعت ہے چنانچہ فتح القیری میں ہے۔ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتنۃ الاذکار الاخفاء والجھر بہاء بدعة انتھی یعنی اصل اذ کار میں چکے ذکر کرتا ہے اور پکار کر کرنا اذ کار کا بدعت ہے جہاں کہیں بدعت کو مطلق جھوڑتے ہیں بدعت سیئہ مراد ہوتی ہے چنانچہ یہ بات بھی فتنۃ کیا ہے کی عبارتوں سے معلوم ہوتی ہے اور فاتیۃ البیان شرح ہدایت میں ہے۔ لان الجھر بالتبیر بدعة نقول اللہ تعالیٰ اد عوار بکم تضرعا و خفیة انتھی یعنی پکار و اپنے رب کو گڑگڑا کر اور پوچھیو (باقي حاشیہ ص ۲۸۳ پر و بیچھے)

کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند
آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ
کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ
مخالفت نہ رہی اس کے جواز میں اور اس
میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
متع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو
اور نرمی کرو اپنی جانلوں پر کہ تم پھرے اور
غائب کو نہیں پکارتے ہو ای آخر الحدیث

بِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْمَرَادُ
بِهَذَا الْجَهْرِ هُوَ غَيْرُ الْمُفْرَطِ
فَلَا مُنَافَاقَةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا نَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَيْثُ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ عَلَى الْفَسِيْكِ
فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصْمَمَ وَلَدَ
عَالَمًا الْحَدِيثَ

ابقیہ حادثیہ ص ۳ کا) اسکی اور کہاں کفایہ شرح ہدایہ میں اس اجھر بیان کیا ہے
کہ فی کل وقت الافق الموضع المستثنی اسے یعنی جہر ساتھ تجکیر کے بعد عت ہے ہر وقت میں مگر
کتنی جگہ چیز ہے اور تصریح کی ہے قاضی خان نے اپنے فتاوے میں ساتھ کہا ہے ذکر جہر کے اور ابتداء
کیا اس کا اس پر صاحب مصیبی نے اور فتاوی علامہ میں ہے۔ و یعنی انصوفیتہ من رفع الصوت
والصافت یعنی منع کیا کرتے ہیں صوفی بلند کرنے آواز سے اور تالی بجائے سے اور برباہ شرح
مواہب الرحمن میں ہے اور رفع الصوت بالذکر بعد عت یعنی بلاشیہ بلند کرنا آواز کا
ساتھ ذکر کے بعد ہے واسطے مخالفت قول اللہ تعالیٰ کے واد کم ربات فی نفسك تلقیعا
و خیفہ و دون الجھر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی میں گڑ گڑ کر اور
از راه خوف کے اس سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ کہ بعض احادیث میں ذکر جہر تابت ہوا
ہے بغیر م واضح مقررہ کے لیں بنابر تعلیم کے ہے چنانچہ ملاعی قاری نے شرح مشکوہ میں یہ لکھا
ہے ۱۲ مائیہ المسائل۔

لَهُ تَوْلِهُ أَرْبَعُوا إِنْ اعْتَدْلُوا يَقَالُ رِيمُ الْقَامَةِ إِذَا كَانَ مَعْتَدِلَهَا إِلَى أَرْقَهَا
بِهَا بِالْأَجْتَنَابِ عَنِ الْجَهْرِ الْمُفْرَطِ ۱۲ مِنْ مَوْلَدِ نَاعِيْدِ الْعَزِيزِ قَدِسَ سَرَّهُ۔

ف۔ پوری حدیث یوں ہے بروایت ابو میں اشعری ہے کہ تم سمع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردان سے انہی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے دالا حق تعالیٰ جل جل الورید سے بھی قریب تر ہے دشمن :

اتصال یہ تکیف یہ قیاس
کذافی الحاشیۃ العزیریۃ فیتہ

ہست رب الناس رایا جان ناس
سم بخلہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے
خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ یک هر بی
کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ سخنی اور درباری
اور بلندی سے دل اور جلق دونوں کی قوت
کے ساتھ کہے پھر جہر جادے یہاں تک کہ
ذکر کی سالس اپنے ٹھکانے پر آجائے پھر
اسی طرح یا بار یا ذکر کرے۔

خواہ ذکر در ضریب ہو اس کا طریقہ یہ ہے
کہ نماز کی نشست پر بیٹھی اور اسم ذات کو
ایک بار داہنے زالوں میں اور دوسرا بار دل
میں ضرب کرے اور اس کو یا بار یا لافصل
کرے اور مناسب یہ ہے کہ ضرب خصوصاً
قلبی قوت اور سخنی کے ساتھ ہوتا دل پر اڑ
ہو اور خاطر کیسے ہو جاوے پر شیان خاطری
اور سوساں مندفع ہو۔

خواہ ذکر در ضریب ہو اس کا طریقہ یہ ہے
کہ چار زانوں بیٹھی اور ایک بار داہنے زالوں میں اور

اسْمُ الدَّاتِ إِمَّا بِقُوَّةٍ وَاحِدَةٍ
وَصِفَتِهَا أَنْ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِالشَّدَّادِ
الْمُدَدِّ وَالْجَهَرِ بِقُوَّةِ الْقُلُوبِ وَالْجُلُونِ
جَيْعَانُ شَمَّ يَلْبُسُ خَتْنَيْ بَعُودَ إِلَيْهِ
نَفْسُكَ ثُمَّ يَفْعَلُ هَذَا وَهَذَا

دِإِمَّا بِقُوَّتَيْنِ وَصِفَتِهَا أَنْ
يَجْلِسَ حِلْسَةَ الصَّلَوةِ وَيَقْرُبَ
الْجَلَانَةَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَتَيْنِ
وَمَرَّةً فِي الْقُلُوبِ وَيُكْرِزُهُ لِلْمَكَّةِ
بِلَا فَضْلٍ وَيَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ
الضَّوْءُ لِأَسِمَّةِ الْقُلُوبِ بِقُوَّةٍ وَ
شِدَّادِ لِيَدَاتِ الْقُلُوبِ وَيَجْتَمِعَ
الْخَاطِرُ۔

وَإِمَّا بِشَلَّتِ صَوْبَاتٍ وَصِفَتُهُ
أَنْ يَجْلِسَ مُتَرَّلِعًا فِي ضَوْءِ مَرَّةٍ

لَهُ يَعْنِي رَجُلِ جَانِ

دوسرا بار بائیں زانو میں اور تیسرا بار
دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسرا
ضرب سخت ترا اور بلند تر ہو۔

خواہ ذکر چھار ضریب ہو اس کا طریقہ
یہ ہے کہ چار زانو سیخ ہے اور ایک باردا ہے
زانو میں اور دوسرا بار بائیں زانو میں اور
تیسرا بار دل میں اور چوچھی بارانے سامنے
ضرب کرے اور چاہیے کہ چوچھی ضرب سخت
ترا اور بلند تر ہو۔

او من بحکم ذکر ہجری کے نقی اور اثبات
ہے اور وہ لا إلہ إلّا اللہُ کا کلمہ ہے
اور طریقہ اس کا یہ ہے کہ بطور نماز و قبلہ
سیخ ہے اور اپنی آنکھ بیند کر لے اور لا کہے گویا
اپنی ناف سے اس کو نکالتا ہے پھر اس
کو کھینچی یہاں تک کہ راہنے موندھے تک
پہنچے پھر اللہ کہے گویا اس کو دماغ
کی جگلی سے نکالتا ہے پھر لا ایک دکھل
پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور
محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نقی
غیر حقیقی سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس
کا ذکر مقدس میں دھیان کرے۔

فِي الرُّكْبَتَيْنِ أَيْمَنٍ وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَتَيْنِ
الْيُسُوَى وَمَرَّةً فِي الْقُلْبِ وَلِكَنَّ
الثَّالِثَ أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

وَإِمَّا بِأَرْبَعَ ضُرُبٍ بَاتٍ وَعِصْفَتَهُ
أَنْ يَجْلِسَ مُرَبِّعًا وَيَصُوبَ مَرَّةً
فِي الرُّكْبَتَيْنِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَتَيْنِ
الْيُسُوَى وَمَرَّةً فِي الْقُلْبِ وَمَرَّةً
أَمَامَةً وَلِكَنَّ السَّرَّايمَ
أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

طریقہ ذکر لفی و اثبات | و میمہ
النَّفْعُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ حَلْمَتُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصِفَتُهُ أَنْ
يَجْلِسَ حَلْسَةَ الصَّلَاةِ مُسْتَقْلَةً
الْقَبْلَةَ وَيُغَمِّضَ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ
لَا كَاتِمَ لِخَرْجُهَا مِنْ سُرَرِتِهِ
نُمَّتْ يَدُهَا حَتَّى يَلْعُمَ إِلَى الْمُنْكَبِ
الْأَيْمَنِ فَيَقُولُ إِلَهَ كَاتِمَ
خَرْجَهَا مِنْ أُمِّ الدِّيَمَانِ غَنْثَةً
يَصُوبَ إِلَّا اللَّهُ يَالشَّدَّدِ وَالْفَوْقَةِ
وَمُؤْلَأَ حَظَّ نَقْيَ الْمَحْيُوبَيَّةِ أَوْ
الْمَقْصُودِيَّةِ أَوْ الْوُجُودِ مِنْ
غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِثْبَاتَهَا كَهَّ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

ف - مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور یا اعتیار مراتب ذاکرین کے مختلف ہے لیکن مبتدی نفی مجبوبیت کا تصور کرے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منہتی نفی موجود کا۔

اور شاید کہ تو کہ اے ساک کر کیا حکمت ہے ضریات اور تشدیدات کے شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے اُن کے مکاتا کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق ہے جہاں مختلف کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کا ان لگانے پر اور اس پر مجبول ہے کہ اُس کے دل میں یا تیں اور خطرات گھوما کریں تو عملاً طرفیت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دیتے کا اور خطرات بیرونی کے آنے سے باز رکھتے کاتا آئستہ آئسی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اُس کا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے۔

وَعَلَّكَ تَقُولُ مَا الْحُكْمُ
فِي اِسْتِرَاطِ الْضَّرَّ بِاِنْتِ وَ
الْتَّشِدِيَّدَاتِ وَمُرَاعَاتِ
اَمَا كِنْهَا فَقُولُ جُبْلُ الْإِلَاسَانُ
عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى الْجَهَاتِ وَ
الْاِصْعَادِ إِلَى اِلْيَعَادِ النَّعَمَاتِ
وَأَنْ تَدْوَرَ فِي نَفْسِهِ الْأَحَادِيَّتُ
وَالْخَطَرَاتُ فَوَصَعُوا هَذَا
الْوَضْعُ سَيْلُ الْتَّوَجُّهِ إِلَى غَيْرِ
نَفْسِهِ وَبِحَاعَنْ خُطُوٰ رِّخَطَرَاتِ
الْأَخَارِ حَتَّى لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ إِلَى
قُصْرِ الْتَّوَحِيدِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى۔

ف - مولانا حاشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوا یاں طریقہ نے جلسات اور ہیئت واسطے اذکار مخصوص کے ایجاد کئے ہیں مناسبات مختلفی کے سبب سے جن کو مرد صافی الذہن اور علوم حقة کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسر نفس ہے اور بعضی جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعضی میں جمعیت خاطر اور درفع و بواسطے ہے اور بعضی میں نشاط ہے اسی بھیہ کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوٹھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہے اس واسطے کے ایسی ہیئت میں اکثر کامیابی اور فتوح نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی

عیادات کا تو اُس کو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سینہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں۔

اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہوں حلقہ کر کے یعنی مانزان فیرا وغیرہ کے ذکر آہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع میں فوائد بیسیں جو تہذیبی میں حاصل نہیں ہوتے۔

پھر جب طالب پر اس ذکر جی کا اثر ظاہر ہوا اور اُس کا نور اُس میں دکھائی دے تو اُس کو ذکر حقی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جی کے اثر سے اباعث شوق ہرادہ ہے یعنی شوق کا ابھرنا اور نام خلے سے دل میں چین آتا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اُس کے ماسوا پر مقدم رکھتا۔

اور جو شخص موافیت کرے اسی ذات پر ہر دن میں چار ہزار بار ساتھ تقدیم اُن شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں اور دو مہینے یا اندر اس کے اس ذکر پر معاوضت کرے تو اُس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا

وَيَلْبَغُ إِنْ يَجْرِمَ أَهْلُ
السُّلُوكَ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ
الْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى
عَلَى وَجْهِ الْجَمِيعِ تَقْرِيْرًا لِلَّاْتِ
قَوَاعِدَ لَا تُوَحِّدُ فِي الْوَحْدَةِ
فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الْطَّالِبِ أَتَرَ
هَذَا إِذْكُرْ رَجْلًا حَلْقِيًّا وَشَوْهِدَ
فِيْهِ نُورٌ كَأُمِّكِيْرِ الْخَتِّيْرِ
وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا الْأَتَرِ لِيُعَاقِبُ
الشَّوْقِ وَلِطَمِيْنَانِ الْقَلْبِ
بِإِيمَانِ اللَّهِ وَأَتِقَاءِ أَهَادِيْشِ
النَّفْسِ وَإِيْشَارَةِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى
كُلِّ مَاعِدَّاْكُمْ۔

وَمَنْ وَأَظَبَ عَلَى ذِكْرِ إِسْمِ
الدَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلِكِيلَتِ
أَرْبَعِ الْأَفِ مَرَّةً مَعَ تَقْدِيمِ
الشَّوْقِ طَالِبَيْ اسْكَلْفَنَاهَا وَاسْتَمَرَ
عَلَى ذِلِّكَ شَهْرَيْنِ أَوْ نَحْوَهُ مِنْ

اَهْ کیونکہ یہ مدد اور آہ ہے حضور رَبِّ الْاَرْضَ کے حاصل کرنے کا جیسے علم صرف و خواہ اور مدد ہیں پڑھنے عبارتوں کلام اللہ اور حدیث وغیرہ کا نتیب دینیہ کے ۱۲

خواہ ذا کرم فہم ہو خواہ نیز فہم۔

او منجملہ ذکر خفی اس کم ذات ہے اور
اُن صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقہ
اُس کا یہ ہے کہ اپنی دولوں ہمکھوں اور دونوں
بلوں کو بیند کرے اور دل کی زبان سے کہے
اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا ان کو اپنی
ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے
سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور
دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر لوں
کہنے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اُزرتا ہوا ان
ہی مترلوں پر جیسا کہ اُن پر چڑھا تھا تھار جہ
ید رجھ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار
کیا کرے اور اس طریقے کے بعض لوگ
اللہ قادر کو بھی زیادہ کرتے ہیں۔

ذیلِ فراثتہ یُشَاهِدُ فِیْهِ الدَّشَرَ
لَا مُحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ عَنِيَّاً أَوْ كَيْاً
بِيَانِ ذِكْرِ خَفْيٍ دُورَةَ قَادِرِيَّہٖ وَأَمَّا
الدِّرْكُ رَا حَقِیْقَتُ فَوْهَدَ إِلَيْهِ الدَّلَالَاتُ
مَعَ أَمْهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتَتُ
أَنْ يَعْمَضَ عَيْنِتَيْهِ وَيَضُمَّ
شَفَتَيْهِ وَيَقُولُ بِلَسَانِ الْقُلُوبِ
أَلَّهُ سَمِيعٌ أَلَّهُ بَصِيرٌ أَلَّهُ عَلِيمٌ
كَانَتْ يَخْرِجُهَا مِنْ سُورَتِهِ إِلَى
صَدْرِهِ وَمِنْ صَدْرِ رَبِّهِ إِلَى دِمَاغِهِ
وَمِنْ دِمَاغِهِ إِلَى الْعَرْشِ شَرَّهُ
يَقُولُ أَلَّهُ عَلِيمٌ وَأَلَّهُ بَصِيرٌ أَلَّهُ
سَمِيعٌ هَا بَطَأَ عَلَى تِلْكَ الْمَنَازِلِ
كَمَا صَعَدَ عَلَيْهَا فَهِيَ ذَرْدَرَةٌ
وَأَحَدٌ ذَرْتَمْ يَفْعَلُ هَلْكَدَا وَ
هَلْكَدَا وَمِنْ أَهْلِ هَذَا الشَّانِ
مَنْ يَبْرُزْ يَدُ اللَّهِ قَدْ بَرُّ.

ف- توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے
اپنے تصور میں پھر اللہ بصیر کیکر سینے سے دماغ تک پھونچے پھر وہاں سے اللہ علیم
کہہ کر عرش تک پھونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اُترے یعنی اللہ علیم
کہتا ہوا عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کیکر دماغ سے سینے تک ٹھہرے پھر
اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک ٹھہر جاوے اسی طرح ہر بار کرتا رہے اور اگر اللہ قادر کو
زیادہ کرے تو یہ سری بار آسمان تک پھونچے اور چھتی بار عرش تک۔

اور منجملہ ذکر خفی نفی اور ثابت ہے
اور طریقہ اس کا یا اس طرح ہے جو ذکر طبی
میں مذکور ہے جو کیا اس طرح پر ہے کہ ذکر
بیدار اور ہم شیار ہو جاوے اپنے ہمہ
پر آگاہ ہے پھر جب دم باہر نکالے خود بخود
بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اس
کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان
سے کہے لا آہہ پھر جب ساتھ اندھہ
جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ
ہی لا الہ اللہ کے طریقہ کے بزرگوں نے
کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہے
اور اس کا بڑا اثر ہے نفی خطرات اور وسوس
کے دور ہو جانے میں۔

طریقہ پاس انفاس | وَمِنْهُ
النَّفَّعُ وَالْأَثْبَاتُ وَعِفْتَهُ اَمَّا
كَذِّبُكُرْنَاتِي الْجُهْرُ وَإِمَّا يَا بَرْ
يَكُونُ مُتَّيَّقِطًا مُطْلِعًا عَلَى
أَنفَاسِهِ فَإِذَا حَرَّقَ الْفَنَسُ
بَطْبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ تَصْدِيرٍ
وَإِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوفِ حِجَّهِ
لَا إِلَهَ بِلِسَانِ الْمُقْتَلِبِ وَإِذَا
كَخَلَ قَالَ مَعَ مَحْوِلِهِ لَا
إِلَهُ قَالَ إِلَهُكَيْبِرُو هَذَا
پَاسُ أَنفَاسُكَ وَلَكَهُ أَثْرٌ عَظِيمٌ
فِي نَفْقِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيثِ
السَّفَسِ۔

چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے۔ شعر
اگر تو پاس داری پاس انفاس
بسلطانی رساند تا ازیں پاس
نرسی در مقام الا اللہ

سماں عی

وز عینِ جلال، بیچکس آگہ نیست
جز گفتہن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نیست
پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب
میں اس کا نور معلوم ہو تو اس کو مرافقہ
کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکر خفی کے
اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا

در ذات مقدسست کسی را نہیت
سرمایہ رہروان کہ راہش طلبند
قَدَّا اظْهَرَ اثْرَ ذُكْرِ الْخَفِيِّ
وَشُوهدَ فِي الطَّالِبِ نُورُكَ
أُمَرَ بِالْمُرَاقِبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ
هَذَا الْأَثْرِ الشَّوْقُ وَعَلَيْهِ

محبتِ الہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھرنا
فلکی جاتی اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور
ہمت کا جنم جانا اسی کی طلب پر اور حلاو
پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشغال
امر دنیا دی سے نفرت کا ہوتا۔

اور مراقبہ تو زرگان طریقت کے
نزوں کی بہت اقسام پر ہے اور جامِ ان
اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ
ایک آت قرآنی یا کوئی لکھہ زبان سے
کہنے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس
کے معنی کو خوب طرح یو جھے بچر تصور کرے
کہ یہ دعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور
ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر
خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کسوا کے
اُس کے کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک کہ
اُس میں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح
کی رویدگی اور غفلت اُس کے مساوا سے
حاصل ہو مرتجم کہتا ہے خلاصی ہے کہ فقط
کے مفہوم میں اس طرح دُوب جانا کسوا کے
اُس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اُس
کو مراقبہ کہتے ہیں۔

اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو

الْحَجَّةُ وَالنِّقَوَافُ عَنِ عَزِيمَتِهِ
إِلَى الْفِكْرِ وَإِشَارَةِ اهْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَاجْتِمَاعُ الْهَمَّةِ عَلَى طَلِيهِ وَوِجْدَانُ
الْحَلَادَةِ فِي اسْكُوتِ وَالنَّفَرَةِ
عَنِ الْكَلَامِ وَالْإِشْتِغَالِ بِاِمْرِ
الدُّنْيَا۔

طریقہ مراقبہ | وَامْرًا مُراقبَةً
فِيهِ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنْوَاعِ كَثِيرَةٍ
يَجْمِعُهَا أَمْرٌ وَهُوَ أَنْ يَلْقَطَ
بِأَيَّةٍ أَوْ كَلِمَةٍ بِالسَّيَانِ أَوْ
يَتَحَيَّلَهَا فِي الْحَكَانِ وَلِفَهَمِ
مَعْنَاهَا فَهُمْ أَجِيدُ اثْمَرِ تَصَوُّرٍ
كِفْهُدَ الْمَفْنَى وَمَا
صُوْرَةٌ تُحَقِّقُهُ شُرَّعَ يَجْمِعُ
الْخَاتِمِ طَرِيقَتِهِ تِلْكَ
الصَّوْرَةُ بِحَيْثُ لَا
يَخْطُرُ خَطْرًا وَسُوَاهَا
خَتَّى يَحْقِقَ الْإِسْتِغْرَاقَ
فِيهِمَا وَنَوْعٌ دُهُولٌ
عَمَّا سُوَاهَا۔

مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ اولادِ اصل فیہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اس کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کے وہ تجوہ کو دیکھتا ہے۔

تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ میں یا اس کو دل میں خیال کرے بدن تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ کی حضوری اور نظر اور اس کی معیت یعنی ساتھ ہونے کو خوب مفہیموں تصور کرے یا جو دیکھ ہونے اس ذات مقرر کے جہت اور مکان سے بہاں تک کہ تصور کو جافے کر اس میں ڈوب جاوے۔

یا اس آیت کا تصور کرے وہ کو معلم
اینما لکنتم یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ
ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اس کے ساتھ
ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے
اور لیٹے تہائی اور لوگوں کی ملاقات میں
ادمشغولی اور بیکاری میں۔

یا یہ آیت پڑھے کہ اینما لکنتم
وَجْهُ اللَّهِ لِيَعْنِي جو صریم متوجہ ہو تو
وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے
اللَّهُ يَعْلَمُ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى لِيَعْنِي انساً

تَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا نَكَرَ
تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهَا
يَرَاكَ -

فَيَتَلَفَّظُ السَّارِقُ اللَّهُ حَافِظُ
اللَّهُ نَاظِرُ الْمُعِيْدِ مَعِيْدُ أَوْ يَتَخَيَّلُ
فِي الْجَنَّاتِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُورَهُ
تَعَالَى وَنَظَرَهُ وَمَعِيَّتَهُ تَصَوَّرَهُ
جَيْدًا مُسْتَقِيمًا مَمَّا تَنْزِيهُهُ عَنِ
الْحِكْمَةِ وَالْمَكَانِ حَتَّى يَسْتَعْرِقَ
فِي هَذَا التَّصَوُّرِ -

طريق معیت | اُوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعْلُومٌ
إِنَّمَا لَكُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهُ قَائِمًا
وَقَاعِدًا وَمُضْطَبِعًا فِي الْخَلْوَةِ
وَالْجُلُوْةِ وَالشُّغُلِ وَالدَّعَةِ -

اقسام مراقبۃ قرآنیہ

أَرْبَعَتَلَفَّظُ أَيْنَمَا
تُوْلُوا فَثُمَّ وَجْهُ

نہیں جانتا کہ اللہ اُس کو دیکھتا ہے یا
اس آیت کو مرافقہ کرے مگر اُنھوں نے اُنہوں
الیٰہ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم
قریب تر ہیں انسان کی رُگ گردن سے یا
اس آیت کا تصور کرے وَ اَنَّ اللَّهَ يَكُونُ
شَمَّيْ مُجِيْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے
ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے
اَنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيِّهْدِلِيْنِ یعنی اللہ میرا
سب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو بہایت کریکا
یا اس آیت کا مرافقہ کرے هُو الْأَوَّلُ وَ الْآخِرُ
الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ اول ہے اُس
سے پہلے کوئی پتیر نہیں آخر ہے جو بعد فنا نے
عالم باقی ہے کاظا ہر ہے باعتباً اپنی صفات
اور افعال کے باطن ہے باعتباً اپنی ذات کے
کہ اُس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا
سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل
متعلق ہوتے کے واسطے مفید ہیں۔

اور وہ مراقبہ جو قطع عالائی اور پوچھے مجرد
ہو جانے اور بیویشی اور فاکیلہ مفید ہے وہ
مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ
وَيَقْبَقُ وَجْهُ رَبِّكَ ذُوا جَلَالٍ وَالْأَكْرَامُ
یعنی جوزین پر ہے وہ نیست دنابود ہونے والا
ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو حیرانی

اللَّهُ أَوَّلُهُ يَعْلَمُ
بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى
أَوْ مَنْ أَقْرَبُ
إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
الْوَرِيدِ أَوْ رَبِّ اللَّهِ
بِكُلِّ شَيْءٍ قَبِيلٍ
أَنَّ مَعِيَ رَبِّيْ
سَيِّهْدِلِيْنِ أَوْ
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَ
الْبَاطِنُ فَهَذَا
مُرَاقِبَاتٌ مُفِيدَةٌ
لِشَعْلَقِ الْقَلْبِ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

مراقبہ فنا وَأَمَّا مُفِيدَةٌ
يَقْطَعُ الْعَلَائِقَ وَ التَّحْجِرُ
الشَّامِ وَ السُّكُرُ وَ الْمُحْوِرُ
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ وَيَقْبَقُ
وَجْهُ رَبِّكَ ذُوا جَلَالٍ وَالْأَكْرَامُ
وَالْأَكْرَامُ وَ صِفَتُهُ أَنْ

اور بزرگی والا ہے اور اُس کے مرافقے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا اور ایسی راکھ ہو گیا جس کو ہوا میں اڑاتی ہیں اور آسمان مکرے مکرے ہو گیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کر لے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیتی اور نابودی کو مفید ہو گا۔

يَتَصَوَّرَ نَفْسَهُ قَدْمَاتَ
وَصَارَ رَمَادًا تَذَرُّفُ الْرِّيَاحُ
وَالسَّمَاءُ قَدَّارُ الشَّقَّتِ وَكُلُّ
شَجَّى قَدْ بَطَلَ شَرْكِيْبَهُ
وَهَيْنَتُهُ وَيَتَصَوَّرَ اللَّهَ بِأَقِيَّا
مَوْجُودًا فَيَبْقَى عَلَى هَذَا
الْتَّصَوُّرِ مَلِيْثًا قَرَاثَهُ يُفْرِيدُ
الْمُحَوَّ-

ف۔ ایسے تصورات کی سند ہے حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المؤمنین علیہ السلام نے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قل اللَّهُمَّ اهْدِنِی دَسَدِ دُنْیَ وَادْكُرْ بِالْهُدَیْ هَذَا يَتَكَبَّرُ الطَّرِيقُ وَيَا سَيِّدَ الْعَالَمِینَ اسَدَّ اَسَّهُمْ یعنی اے علی ٹکلہ کہ خداوند الجھوہد ایت کرو اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کرو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المؤمنین فرمایا کہ وہ طریقہ سکھایا جس سے یہ درت بخ محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچنے جائے تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کذافی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نیتی کا یا عثت ہے انَّ الْمَوْتَ
اَذْيَى اَخْرَىٰ تِكْلِيْفَنِيْمَرَجِبِنِيْمَوْتَ
یمْحَاقَتْ ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جیاں کہیں تم
ہو گے موت تم کو پالیوے گی اگرچہ تم اوپنے یا
مفسیط بر جوں میں ہو۔

پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں قاہر
ہوا در اُس کا نور مشاہدہ ہو تو اُس کو توحید

وَكَذَلِكَ إِنَّ الْمَوْتَ أَذْيَى^۱
تَفَرَّوْنَ مِنْهُ قَاتَلَهُ مُلَاقِيْكَمَارُ
اِنَّمَا تَكُونُو اِيْدُهُ مَلَكُمُ الْمَوْتُ
وَكَوْنُكُمْ فِي دُبُرِهِ مُشَيَّدَةَ-

فَإِذَا اظْهَرَ أَثْرَ الْمَرَا قَيَّةَ
فِي الْطَّالِبِ وَشُوَهِدَ نُورُهُ أُمْرَ

بِالْتَّوْحِيدِ الْأَفْعَالِيِّ

فَ- تَوْحِيدِ الْأَفْعَالِيِّ یہ ہے کہ فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے
نہ زیاد اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی تے فرمایا شعر
کہ زیدِ مبیان نہ رد و عمروم مجست
درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست
وَاعْلَمُهُ أَنَّ اسْتَارَعَ عَلَيْهِ
الصَّلُوٰةُ وَالسَّلَامُ رَغْبَةً وَحَثًّا
عَلَى شَيْئَيْنِ عَلَى الْذُّكْرِ وَالْمُرَادُ
مِنْهُ مَا يَتَلَفَّظُ بِهِ وَعَلَى الْفِكْرِ وَ
الْمُرَادُ مِنْهُ أَمْرًا قَبْتَهُ -
برائے کشف قاتع آئینہ | قات
بعضُ الْمَشَائِخِ مِنْهَا جَرِيَّنَا لِلشُّفْقَ
الْوَقَائِعُ الْأَتَيْنَ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ
أَنْ يَعْتَكِفَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ
وَيَعْتَسِلَ وَيَلْبِسَ أَحْسَنَ لِبَاسِهِ
وَيَتَطَيَّبَ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَادَةِ
وَيَضْعُ مُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى
يَمِينِهِ وَمُصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى
يَسَارِهِ وَمُصْحَفًا كَذِيلَكَ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَمُصْحَفًا كَذِيلَكَ خَلْفَهَا
ثُمَّ يَذْعُو أَوَّلَهُ أَنْ يَكْلِشَ عَلَيْهِ
الْوَاقِعَةَ الْفَلَانَةَ بِجَهْدٍ هَمَّتْ
ثُمَّ يَشْوَعَ فِي إِسْرَالِ الدَّاَتِ مِنْ

۱۔ یعنی مجھ پر

اور ایک بار یائیں پر اور ایک بار پھیے اور ایک بار آگے ضرب لگاوے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاوسے اور سات دن مانند اس کے اس پر مدد اور کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اس کی شفقت حال ہو گا لیں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والوں نے اور نیرے دل میں اس سے کچھ تردد ہے اس واسطے کر اس میں بے ادبی ہے مصحف مجید کے ساتھ۔

اور کشقت واقع آئندہ میں جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے ثلثہ سے یا علیم یا مبین یا خیر شر و طرذ کو کی مراغات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہم نے ذکر کی ضریبی میں بیان کیا ہے یا اس طرح جیسا ذکر کر سے ضریبی میں والد عالم۔

ف - مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لیاس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلیٰ پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہے۔

اور مشائخ قادر یہ نے کہا ہے کہ جو طریقہ کے کشف اور ادراج کے واسطے ہمارا محرب ہے شر و طذ مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ دلہنے

عَيْرَ عَمَّصَ الْعَيْنَ فَيَضُوبُ مَرَّةً فِي الْمَصْحَفِ الْأَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي الْأَيْسَرِ وَمَرَّةً حَلْفَةً وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَحْدَدَ فِي نَفْسِهِ الشَّوَّاحَ وَلُؤْرَاءَ وَيُوَاضِبُ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَةً أَيَّامٍ ذَلِكَ حَوْهَامَعَ الْحَلْوَةِ قِيَانَةً يُكْشَفُ عَلَيْهِ الْبَيْتَ قُلْتُ هَذَا مَرْقِيلٌ وَفِي قَلْبِي مِنْهُ شُكْرٌ يَا فَيْرِي مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمَصْحَفِ - وَأَنَّذِي أَخْتَارَةَ سَيِّدِي الْوَالِدِي هَذَا الْبَيْبَانُ أَنْ يَذَرْهُ اللَّهُ تَعَالَى يَهْدِنِي إِلَى الْأَسْمَاءِ يَا عَلَّمُنِي يَأْمِينِنِي يَا حَيْرُرُمَهْ مَرَّاتٍ الشَّوُوطُ الْمَذْكُورَةُ إِمَالَكَمَاوَصَفَتَا فِي الْدِرْكُرِيَّصُوبَةَ وَاحِدَةً وَشَلَّتْرُصُوبَاتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

ط - طریقہ کشف ارواح | وَقَاتُوا مَمَاجَرَ بَنَى لَكَشْفَ الْأَرْوَاحِ بَهْرَهْ الشَّوُوطُ الْمَذْكُورَتَانِ يَضُوبُ

لَهْ لَعْنِ حَفْرَتْ شَاهِ دِي اللَّهِ

۲۵ تج فرمایا حضرت مصطفیٰ نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ مسنود میں بھی حال

طرف سُبُرُّ کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف
قُدُّوسُ کی اور آسمان میں رُبُّ الْمَلَائِکَةِ
کی ضرب لگاوے اور دل میں والرُّوحُ کی۔
اور امورِ مُهِمَّۃِ مشکلہ کے حاصل کرنے کے
واسطے اُن ہی شرود نذکورہ کے سامنے یہ طریقہ
ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اُس کے
واسطے مقدار ہو پھردا ہنی طرف یا ہی کی ضرب
لگاوے اور بائیں طرف یا دہاب کی اسی طرف
ہزار بار کرے۔

او ان شرح خاطر اور دو کرنے بلاؤں کا یہ
طریقہ ہے کہ الشکی ضرب دل میں لگاوے اور
لارکہ لاراہو کی اس طرح ضرب لگاوے
جیسا ہم نتفی اور ایشات میں بیان کیا اور اُنچی
کی ضرب دا ہنی طرف اور الْقِیَوْمُ کی ضرب
بائیں طرف لگاوے۔

اور جب اللہ عز وجل سے
دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار
کی شفا کا یاد دفع گرستگی کا یا
کشاںش رزق کا یا مغلوبی دشمن
کا تو چاہیے کوئی اسم الہی موافق
اپنی حاجت کے اسماءے حسنی
سے طلب کرے سو اُس نام کو
دو ضرب یا تین ضرب یا چار

فِي الْجَاهِنِ الْأَيْمَنِ سُبُرُّهُ وَ فِي
الْأَيْسِرِ قُدُّوسُ وَ فِي السَّمَاءِ رَبُّ
الْمُلَائِكَةِ كَتَرَوْ فِي الْقَلْبِ وَ الرُّوْحُ
بِرَأْيِ حِصُولِ مُوْشَكَلِمِ اَوْ لَتَحْصِيلِ
الْأَمْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعِبَةِ بِهِذِهِ
الشُّرُودِ طِأَنْ يُصْبِي فِي الْلَّيْلِ مَا قَدَرَ لَهُ
ثُرَيْفِيْبِ فِي الْأَيْمَنِ يَا ہَیْ وَ فِي
الْأَيْسِرِ يَا وَهَابِ يَفْعَلْ ذِلَّكَ
الْأَفَ مَرَّةً۔

بِرَأْيِ الْشَّرِحِ خَاطِرِ دُرْدُونْجِ بِلَامَا وَ لِاَشْوَرِ
الْخَاطِرِ وَ دُونْجِ الْبَلَاءِ اَنْ يَفْرُبَ الْلَّهُ
فِي الْقَلْبِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كَمَا
وَصَفَنَا هُوَ فِي التَّنْفِيْدِ وَ الْإِشَاتِ وَ اُنْجِي
فِي الْجَاهِنِ الْأَيْمَنِ وَ الْقِيَوْمُ فِي الْأَيْسِرِ۔

بِرَأْيِ شَفَاءِ مَرِیضِ وَغَيْرِهِ وَ اَذَا
اَرَادَ اَنْ يَدْعُ عَوْالَلَهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِشِفَاءِ مَرِیضِ اَوْ دَفْعِ
جُوْعِ وَ تَوْسِيْعِ الرَّزْقِ
اَوْ قَهْرِ عَدُوٍ وَ فَلَيْطَلْبِ
الْإِسْحَامِ الْمُتَسَبِّبِ بِحَاجَتِهِ
فِي الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى
فَلِيَذْكُرْ بِذِلِّكَ الْأَسْمَمِ

ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یوں کہے
شفا بیماریں یا شانی یا دفع گر سکی
میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا
رزاق یا دفع دشمن میں یا مذل اور
سواس کے اور اسماءے الہی کو موافق لپٹے
مطلوب کے لیتلن مذکور ذکر کرے واللہ
اعلم و احکم۔

بُصَرَ بَتَيْنِ أَوْ شَلَاثِ
صُمُرَ بَاتِ أَوْ أَرْبَعَ فِي قُولَ
يَا شَانِي أَوْ يَا صَمَدُ أَوْ يَا
رَزَاقُ أَوْ يَا مَذْلُ إِلَى غَيْرِ
ذِلِكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ۔

پانچویں فصل

مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مرید میں اور حیثیت خواجہ معین الدین کے پریوں کے گانوں کا نام ہے خدا راضی ہے اُن سے اور ان کے سب پریوں سے۔

فِي أَشْغَالِ الْمُشَائِخِ الْجَشْتَيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
خَوَاجَهُ مُعِينُ الدِّينِ حَسَنِ
الْجَشْتَيِّ وَجَهْشَ قَرْبَيَّةِ شِيُوخِهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَعَنْهُمْ
أَجْمَعِينَ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عدہ اولیا میں ہیں اُن کے ہاتھ پر نہ رہوں کفار ہندو مسلمان ہوئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا وصال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا۔ حَسِيبُ اللَّهِ مَاتَ فِي
حُبِّ اللَّهِ يُعِينُ خدا کا درست خدا کی محبت میں مر گا۔

او مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیا، علی مرتضیٰ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ تر قریب ہو واللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے تزویک اور اُس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لپنے اوپر لازم کر لے مرا وہ ذکر کی خلوت میں سو

وَقَالُوا جَاءَ عَلَى إِلَيْنَا التَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ دُلَّتِي عَلَى أَقْرَبِ
النَّطْرُقِ إِلَى اللَّهِ وَأَفْضَلِهَا
عِنْدَ اللَّهِ وَأَسْهَلِهَا لِعِبَادَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمُلَادَةِ الْذِكْرِ
فِي الْخَلْوَةِ فَقَالَ عَلَى لَكَ رَمَّ اللَّهُ تَعَالَى

علی کرم الہ و جہے نے کہا کیونکہ ذکر کر دوں یا
رسول اللہؐ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر
ادب مجھے سے سُن تین بار سو آنحضرتؐ نے
نے تین بار فرمایا لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِلَّا
عَلَى مِرْفَعٍ سُنْنَةٍ بَخْتَهُ بَخْتَهُ عَلَى مِرْفَعٍ بَخْتَهُ
بَار لَاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كُلُّهُ اور آنحضرتؐ
اُس کو سُنْنَةٍ بَخْتَهُ بَخْتَهُ عَلَى مِرْفَعٍ بَخْتَهُ یہ
طریقہ حسنؐ بصری کو تعلیم کیا اسی طرح
درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہنچا
مصنفؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہم
نے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس
پایا ۔ اور اہل حدیث کے قوانین پر تو
اس میں طویل بحث ہے ۔

وَجْهَهُ كَيْفَ أَذْكُرُ يَارَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَيْضُ عَيْيِكَ وَاسْمُ
مَتِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَالشَّيْئُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعَلَيْهِ يَسْمَعُ
شَمَّ قَالَ عَلَيْكَ رَبَّمَا اللَّهُ وَجْهَهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَالشَّيْئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ
شَمَّ لَقَنَ عَلَيْكَ رَبَّمَا اللَّهُ وَجْهَهُ
الْحَسَنَ الْيَضْوَى وَهَذَهُ أَحَقُّ وَصْلَى
إِلَيْنَا وَهَذَا الْحَدِيدُ إِنَّمَا وَجَدَنَا
عِنْدَهُو لَاءُ الْمَشَارِخِ وَعَلَى قَوْنَيْنِ
أَهْلُ الْحَرَبِ يُشَرِّفُنَا بَحْثٌ طُولِيٌّ -

ف۔ مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غیر معمولی ہے اور یہ شدت متفق نہ ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصیری شیخی علی مرتضیٰ علیؑ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہیں اور رکا کت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب امام اسما رجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیاً یہ چیخت رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہیں ٹن اس کو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایا یہ اعتیار سے بشهیہ القطاع ساقط نہ کیجیے اس واسطے کہ امام اعظم ابوحنیفہؓ اور امام مالکؓ کے زدیک لشرط عدالت روایات حدیث

اہ خواجہ حسن بھری تابعی خلافت فاروقی میں پیدا ہو گئے اور شہادت عثمان بن نک مدینے میں رہے پھر بصرہ کے حضرت علی متفقی سے انھیں سماع ولقاء خوبی ثابت ہے دیکھئے رسالہ فخر الحسن مسیح بن اور حدیث حسن (مشع) (مشع)

پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے
مرید کی تلقین کرنے کا تو اس کو امر کرے
روزہ رکھنے کا سو اگر پہنچنے کے دن
ہو تو بہتر ہے پھر اس شخص کو امر کرے
دش بار استغفار کرنے کو اور دش بار درود
پڑھنے کو پھر مرشد کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اپنی مضبوط کتاب میں فاڈ کُرُوا اللہ
قیاماً وَ قَعُوداً وَ عَلَى جُنُوبِكُمْ عینی
اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو
تو اس پر کو شش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر
کے تجھ کو نہ گز رے اور معلوم کرائے طالب
کی تیر ادل رکھا ہے تیری بائیں چھاتی کے نیچے
دو انگل پر بصورت شکوفہ چلغوڑہ کے او
اس کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ
اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا۔

مرسل بھی جتنے والی دارالعلوم
فَإِذَا أَرَادَ أَسْتِيْجَهُ أَنْ يَلْقَنَ
تَلْمِيْذَهُ كَمَا أَمَرَ كَمَا أَنْ يَصُومَ يَوْمًا
فَإِنْ كَانَ يَوْمًا الْخَمِيْسَ فَهُوَ أَوْلَى
ثُمَّ يَا مُرْكَهُ بِالْإِسْتِغْفَارِ عَشَرَ
مَرَّاتٍ وَالصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يَقُولُ فِي مُحْكَمٍ كَتَابِهِ
فَإِذْ كُرُوا اللَّهَ قِياماً وَ قَعُوداً وَ عَلَى
جُنُوبِكُمْ فَاجْتَهَدُوا لَا يَأْرِي
عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَأَنْتَ ذَلِكُمْ
وَاعْلَمُ أَنَّ قَلْبَكُمْ مَوْضُوعٌ لَنَحْنُ
شَدِّيْكُمُ الْأُسُوْدِ بِإِصْبَاعَيْنِ عَلَى
صُورَتِ زَهْرَ الصَّنْوُوْرِ بِرِوْلَهُ
بِأَيْمَانِ بَابِ فَوْقَانِي وَ بَابِ
لَحْتَانِي۔

ف۔ مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ باب فوقانی سے دہ مراد ہے جو جسم سے ملا
ہے اور باب تحتانی سے دہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے۔

وَأَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِيُّ فَنَحْمَلُهُ
بِالْذِكْرِ وَالْجُنُوبِ فَأَمَّا الْمَحْتَانِيُّ
لہ کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوڑہ چیر کے درخت کو کہتے ہیں اور یہی درخت صنور ہے اور
بعضوں نے صنور بر درخت سرو ناز بولو کو بھی کہا ہے۔ ۱۲

کی کشادگی ذکرِ خفی سے ہوتی ہے۔

پھر جب تو ذکرِ جملی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پہکڑا اُس رگ کو جس کا گیماں نام ہے اپنے دامنے پاؤں کے انگوٹھے اور پیچ کی انگلی کو داپ کر اور میں نے اپنے والد مرشد قدس مرہ سے سنا کہتے تھے کہ گیماں وہ رگ ہے زانو کے تلے ران کی جانب سے اُڑی ہے اور اُس کا اس طرح سے پکڑنا نقی و ساوس اور جمیعت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گرمی کے ساتھ۔

اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست

نماز کے رو بقبيله حضور دل سے ہمت کو مجمعت کر کے پھر کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَا کا ناف سے نکال اور اُس کو چینچ دامنے مونڈھ تک اور لفظ اللَّه کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تونے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے

فقَمَّا يَذِكُرُ الْخَفِيٰ -

ذکرِ جملی و خفیٰ فَإِذَا آتَدْتَ الذِّكْرَ
الْعَلِيَّ قَاجِلِسٌ مُسْتَرٌ يَعْوَجِدُ الْعَرْقَ
الَّذِي يُسَمِّي كَيْمَاسٌ يَا بِهَا مِ
قَدْمِكَ الْيَمِنِيَّ وَالَّتِي تَلِيْهَا
وَسَعْتُ سَيْدِي الْوَالِدِ قُدْسَ
سُرُّكَ يَقُولُ هُوَ عَرْقٌ فِي بَطْنِ
الرَّكْبَتَيْهِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخِذِ وَ
أَخْدُهُ بِهِذِهِ الْيَقِيْنِيَّةِ يُفْنِيْدُ نَفْقَيْ
الْخَوَاطِرِ وَيَحْمِمُ الْهَمَّةَ وَيُسْخِنَ
الْقَلْبَ تَسْخِيْنَاً عَجِيْبًا -

وَاجْلِسْ جَلْسَةَ الْصَّلَاةِ
مُسْتَقِيلَ الْقِبْلَةِ يَأْجُمَاءِ الْعَزِيْمَةِ
لُمْقُلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا شَدِّدَ
الْمُدَّ وَلَخْرَاجَ الْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ
الْقَلْبِ وَأَخْرِجَ لَفْظَةَ لَامِنَ
الشَّرَّ وَأَمْدُدْهَا إِلَى الْمُنْكِبِ
الْأَيْمَنِ وَلَفْظَةَ اللَّهِ مِنْ أُمَّ
الَّذِي مَأْعَزَ تُشَيِّرُ بِذِلِّكَ أَنَّكَ
أَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ يُسَوِّي اللَّهُ

اے ظاہرا بترکے عبارت عربی پر ہمہ رہ گیا ہے یعنی اواجلس ہوت زدیر کے لئے والا فقط لفظ مستقبل القبلة بعد لفظ امتریجعا کے لکھنا کفایت کرتا تھا اُس مطلب کے لئے کہ جو مترجم نے یہاں زیادہ کیا واللہ عالم ۱۲

نکالا اور اُس کو اپنی پیچھے کے پیچے ڈالا۔ ابھی دوسرا دم لے سو را۔ اللہ کو دل میں سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر۔

اور اس نقی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے نقی معبدیت کا غیر خدا سے اور متوسط نقی مقصودیت کا اور متنہی نقی وجود کا۔

اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا جمع کرنا اور معنی کا بالو جھننا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہیں کہنے کرے بلکہ اُس کو کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ کھانا کھایا کرے تاکہ اُس کا دماغ نہ پر لیشان ہو خشکی کے سبب سے۔

اور جیکہ تو اے سالک پاس انفاس کا ارادہ کرے تو ہیدار اور اپنے دمول پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اُس کے نیکلنے کے ساتھ لا۔ اللہ کہہ گویا ہر چیز کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکاتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے تو اُس کے داخل ہونے کے ساتھ لا۔ اللہ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت

تعالیٰ من یا طبیعت و انقیت کے حلقہ فتنہ نفس لفست اخیر فاضیت لا۔ اللہ فی انقلب بالشیدۃ والقوۃ۔

ویلکا حظ المُبْتَدَیِّ نقی المعبود یَتَوَسَّلُ مِنْ عَنْهُ اللَّهُ تَعَالَیَ وَالْمُتَوَسِّطُ نقی المقصود یَسْتَهِنُ وَالْمُتَنَهِّی نقی التَّوْجِیدِ۔

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ فِي هَذَا الذِّكْرِ رَجَمُ الْهِمَّةِ وَفَهْمُ الْمَعْنَیِ وَيَتَبَرَّجُ بِصَاحِبِ الذِّكْرِ اُجْلِیَ اَنْ لَا يُقْلَلَ الْطَّعَامُ حَدًّا بَلْ يَكْفِی اَنْ يَخْلُی رُبْعَ الْمَعْدَةِ وَيَنْبَغِی اَنْ يَأْكُلَ شَيْئاً مِنَ الدَّسَمِ بَلْ يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهُ پاس انفاس | وَإِذَا أَرْدَثَتْ پاس

الْفَقَاسَ فَكُنْ مُسْتَقِظاً وَأَقْفَاً عَلَى الْفَقَاسِ فَكُلْمَا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَمَّ حَرُّ وَحِبْ لَا إِلَهَ كَذَكْ تُخْرِجُ مَجَبَّةَ حَكَلَ شَمْیٌ سَوَى اللَّهِ مِنْ يَا طبیعت وَإِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَمَّ دُحُولِبْ لَا إِلَهُ كَانَكَ تُدْخِلُ وَتُتَبِّعُ

اہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں۔
 مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ کون
 اعظم دل کا لگانا اور کا نہ ہنا ہے مرشد
 کے ساتھ مجتہ اور تعظیم کی صفت پر
 اور اُس کی صورت کا ملاحظہ کرنا میں
 کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر مکثہ ہیں
 سو نہیں کوئی عابغی ہو یا ذکر مگر کہ اُس
 کے مقابل ظاہر ہو کر اُس کا معیود ہو گیا
 ہے بحسب مرتبہ اُس کے کے اور اسی بجید
 کے سبب سے رو بقیدہ ہونا اور اُستاد
 علی العرش کا شرع بیس نازل ہوا ہے اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے
 منہ کے سامنے نہ تھوکے اس واسطے کہ
 اللہ تعالیٰ ہے اُس کے درمیان اور
 اُس کے قبلہ کے درمیان میں اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ
 اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کی طرف
 اشارہ کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اُس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اُس
 نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اُس کی
 یہ کہ خدا نے تجھے کو بھیجا ہے پس فرمایا اپنے

محنتہ اللہ فی قلیل۔
 شیخ کے ساتھ ربط قلب | قالوا
 والرُّكُنُ الْعَظِيمُ رَبُّ الْقُلُوبِ
 يَا الشَّهِدُ عَلَى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَ
 التَّعْظِيمِ وَمُلَاحَظَتِ صُورَتِهِ
 قُلْتُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مَظَاهِرُ
 كَثِيرٍ وَفَمَا مِنْ عَابِدٍ عَدِيَّا
 كَانَ أَوْ ذَكَرِيَّا لَأَوْ قَدْ ظَهَرَ
 بِحَدَّ أَعِيهِ صَارَهُ مَعْيُودًا لَهُ
 فِي مَرْتَبَتِهِ وَلِهَذَا السِّرِّ
 نَزَّلَ الشَّفَعَ بِإِسْتِقْبَالِ الْقُبَّةِ
 وَالْإِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِذَا أَصَّلَّى أَحَدًا كُنْ
 فَلَادِيْبُصْقُ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ
 اللَّهَ تَعَالَى يَبْيَسْتَهُ وَبَدِينَ قِبْلَتِهِ
 وَسَكَّ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ
 أَيْنَ أَنْدَلُّ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ
 فَسَأَلَهَا مَنْ أَنَا فَأَشَارَ بِأَصْبَعِهَا
 لَعْنِي اللَّهُ أَزْسَدَكَ فَقَالَ هِيَ
 مُؤْمِنَةٌ فَلَادِعَيْدَكَ أَنْ لَا تَسْتَجِهَ
 لَأَنَّ اللَّهَ وَلَا تَرْبِطْ قَلْبَكَ
 لَأَدِبْهُ وَلَوْ بِالْتَّوْجِهِ إِلَى

نے کہ یہ ایکا ندار ہے تو اے سالک تجھ پر کچھ مصالقہ نہیں اس میں کہ تو متوجہ نہ ہو مگر اللہ سی کی طرف اور اپنا دل نہ لگاؤے مگر اسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف متوجہ ہو کر اور اس نور کا تصویر کر کے جس کو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے مانند یا بیچلے کی طرف متوجہ ہو کر چنانچہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس حدیث کا کویام اقیمہ کا و اللہ اعلم

الْعَرْشِ وَتَصَوُّرُ النُّورِ
الَّذِي وَضَعَهُ عَلَيْهِ
وَهُوَ أَزْهَرُ الْلَّوْنِ لَكُلُّ
كَوْنٍ الْقَمَّ أَوْ بِالْتَّوْجِهِ
إِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا أَشَارَ
إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَيْكُونُ
كَالْمُرَاقِبَةِ بِهَذَا
الْحَدِيْثِ .

ف۔ مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجھی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اس کو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجھی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مخقر لائق اس کی تفصیل کے نہیں۔ پھر جب طالب زینگیں ہو جاوے منور کے نور سے تو مرشد اس کو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ قیب بمعنی میافظا اور حکیمان میشتن ہے اس کا نام مراقبہ اس داسٹے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبہ میں اپنے دل کی محفوظت اور زینگیانی کرتا ہے یا بعض مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے

بِمُؤْرِيزِ الْذِي أَمَرَهُ بِالْمُرَاقِبَةِ
وَهُوَ مُشْتَقَةٌ مِّنَ الرَّقِيبِ
سُمِّيَّتْ بِهَذَا الْسُّمُّ لِأَنَّ الْطَّالِبَ
يُرَاقِبُ قَبْلَهُ أَوْ يُرَاقِبُ اللَّهَ
كَمَا آتَ اللَّهُ يُرَاقِبُهُ فَيَقُولُ
بِلِسَائِتِهِ أَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ أَلَّهُ

لہ مراد حدیث سے یہی حدیث ہے جو ابھی اور پر گزری۔ اذَا صَلَّى اَحَدٌ مِّنْ فَلَامَضَ
فِيْلَ وَجْهِهِ الحدیث ۱۲ ق

جیسا اللہ اُس کی حفاظت کرتا ہے تو ماقبرے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے بخیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری التشاہدی اللہ معی یا اس کامرا قبرے الادانۃ بکل شیعی محیط۔ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اس کامرا قبرے کے گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو اس کو مشاہدہ کرتا ہے۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اُس کو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضور ہنا جانے اور سونے کے حالات میں اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو باکل ترک کرنا یہاں تک کہ اُس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے پھر جب جھرے میں داہنا پانوں داخل کرے تو اُعود باللہ میں الشیطان الرجیم اور سُمِ اللہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ کہے اور قل اُعود پر کرتی النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور حب بیاں پانوں داخل

حاضریِ اللہ ناظری
الله شاهدیِ اللہ
معی او لا ایتہ سکل
شیعی محیط او گائۃ
حاضری بینک و بین
القبلۃ تشاہد لا۔

شراط طلاقہ شینی | قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ

اَذَا اَدْخُلَ فِي الْاَرْبَعِينَيَةِ
يَلِزِمُهُ مَرَاعَاتُ اُمُورٍ دَوَامُ
الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْتَّقِيَامِ وَتَقْدِيلُ
الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَسَامِ
وَالصَّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُواطِبَةِ
عَلَى الْوُضُوءِ فِي حَالَتِ الْيُقْظَةِ
وَعِتْدَ الْمَسَامِ وَرَبْطُ الْمُقْتَلِ
مَعَ اسْتِیْخَنَةِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ
الْغَفْلَةِ رُأْسًا حَتَّى تَكُونَ عِتْدَ
مِنَ الْحَرَامِ فَإِذَا اَدْخَلَ فِي
الْحُجَّةِ تِرْجِلٌ اِيمَنٌ تَعَوَّذَ
وَسَمِيَ وَتَرَأَ سُورَةَ النَّاسِ
ثَلَثَ مَرَاتِي وَإِذَا اَدْخَلَ الْرِجْلَ
اِبْسُوئِی قَالَ لَلَّهُمَّ اَنْتَ وَلِي

کرے تو اللہ ہم سے آخر تک دعا کرے
یعنی خداوند تو میرا کار ساز ہے دنیا اور
آخرت میں میرا مردگار ہو جا جیسا تو محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کار ساز تھا
اور محمد کو اپنی محبت دے اہی محبکو اپنی
حب نصیب کر اور اپنے جہاں کے ساتھ
مشغول کرے اور محبکو عیار مخلصین میں کر
ڈال آہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات
کی کششوں سے اے ائیں اُس کے جس کا
کوئی انیس نہیں اے رب محبکو نہ چھوڑ لو تھا
اور تو بہتر وارثین سے ہے۔

پھر مصلیٰ پر ھٹا ہو اور اہی وجہت
وَجْهِيَ اللَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ
حَدِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْكِرِ كیتھی کو کہیں
بارپڑھ لیتی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا بیکسو
ہو کر اُس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین
کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں
پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیت الکرسی
پڑھے اور دوسری رکعت میں امانت الرَّسُولُ
پھر لبنا سجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش
کرے پھر پانچ سو بار یا فَتَّاحُ کے پھر ان
اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر کر لیتی ذکر
جلی اور پاس انفاس اور را بات۔

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كُنْ فِي
كَيْمَانُتٍ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْزُقْنِي مَحْبَبَتَكَ
اللَّهُمَّ اذْرِقْنِي حُبَّكَ وَأَشْغُلْنِي
بِحُبِّكَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُحْسِنِينَ
اللَّهُمَّ امْمُهْ نَقْسِي بِجَدَّ بَاتِ
ذِكْرِكَ يَا آنِيْسَ مَنْ لَا آنِيْسَ
لَهُ رَبٌّ لَا تَدْرِي فِرْدَادَانَتَ
خَيْرُ الْوَارِثَيْنَ۔

فَيُقُومُ عَلَى الْمُصْلَى وَيَقُولُ
لِي وَجَهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَدِيفًا وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْكِرِ كُنْ إِحْدَى وَعِشْرُونَ
مَرَّةً ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ فِي
الْأُولَى أَيَّةً الْكُرْمَبَى وَفِي الثَّانِيَةِ
أَمَنَ الرَّسُولُ ثُمَّ يَسْجُدُ
سِجْدَةً طَوْيَيْتَ وَيَجْتَهِدُ فِي
الدُّعَاءِ ثُمَّ يَقُولُ يَا فَتَّاحَ الْخَمْسَ
مَا شَاءَ مَرَّةً ثُمَّ يَسْتَعْلُ بِالْأَذْكَارِ
الَّتِي ذَكَرَ تَاهًا۔

اور مشائک چشتیہ نے فرمایا کہ جب
قرستان میں داخل ہو تو سورہ انا فتحنا
دور کعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے
ہو کر کعبہ میلہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ
مُلُك پڑھے اور اللہمَّ أَسْبِرْ أَوْلَادَ اللَّهِ
اللَّهُمَّ كَبَرْ ہے اور گیارہ بار سورہ فاتح پڑھے
پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر ہے
یا رت یا رت اکیس بار پھر ہے یا روح
اور اُس کو آسمان میں ضرب کرے اور
یا روح الروح کی دل میں ضرب کرے
یہاں تک کہ کشائش اور نور پادے
پھر منتظر ہے اُس کا جس کا فیضان صاحب
قرے سے ہو سکے دل پر۔

اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہے جس کو
صلوٰۃ المَعْکُوس کہتے ہیں ہم نے سنت
مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی صل اُس کی
نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی
واسطے ہم نے اُس کو ذکر نہ کیا اور علم اُس کے
جو زار اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے۔
اور چشتی کے یہاں ایک نماز ہے جس کو
صلوٰۃ کُنْ فَیْکُونْ کہتے ہیں۔

کشف قبور واستفاضہ بیان | وَقَاتُوا
لَذَادَ حَلَّ الْمَقْبَرَةَ قَرَأُ سُورَةَ
إِنَّا فَتَحْنَا فِي رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَجْلِسُ
مُسْتَكْبِلًا إِلَى الْمَيْتِ مُسْتَدِّ بِرَ
الْكَعْبَةِ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكَ
وَيُكَبِّرُ دَيْمَلْ وَيَقْرَأُ سُورَةَ
الْفَاتِحَةِ رَاحْدَى عَشْرَ مَرَّةً
ثُمَّ يَقْرَبُ مِنَ الْمَيْتِ قَيْلَوْنُ
يَأْرِتِ يَأْرِتِ احْدَى وَعَشْرِينَ
مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَأْرُوْخِ يَضْرِبُهُ
فِي السَّمَاءِ وَيَأْرُوْخِ الْرُّدْوَرِ
يَضْرِبُهُ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَجِدَ
إِنْشَرَاحًا وَتُورَّاً ثُمَّ يَدْتَغَرِّ
لِمَا يَقْبِضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ
عَلَى قَلْبِهِ۔

صلوٰۃ المَعْکُوس | وَالْحِشْتَیَةُ
صلوٰۃ تُسَمیٰ صلواۃ المَعْکُوس میں
لَمْ يَجِدْ مِنَ السُّنَّةِ وَلَا أَقْوَالِ
الْفُقَهَاءَ مَا نَسْدَدَهَا يَهِيَهُ فَلِذِلَكَ
حَذَّفْنَا هَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ۔

صلوٰۃ کُنْ فَیْکُونْ | وَلَهُمْ صَلواۃ
تُسَمیٰ صلواۃ کُنْ فَیْکُونْ۔

ف۔ صلوا کن فیکوں اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اُس کی

تاشرہ نہایت جلد اور قوی ہے۔

مثیح چشتیہ نے مکملہ
کن فیکوں کے بیان میں کہا
ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آفے
تو چاہئے کہ ہرات کو بیانِ ثالثہ یعنی چہار
شنبی اور پنجشنبی اور جمعہ کی راتوں
میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت
میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قُلْ ہو
اللہُ سُو بار پڑھے اور دوسری رکعت
میں فاتحہ سو بار اور قُلْ ہو اللہُ
ایک بار اور سو باریوں کے لئے آسان
کننہ دشوار ہیا و اے روشن کننہ
تاریکیہا ستو بار اور استغفار کرے
ستو بار اور درود پڑھے ستو بار اور
حق تعالیٰ سے دعا کرے بحضور قلب
بچھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی
کرے جو مذکور ہوا بچھر پڑھی یا لوپی کو
سر سے اُتارے اور اپنی آستین کو اپنی
گردن میں ڈالے اور روئے اور حق تعالیٰ
سے دعا کرے چیاں ش بار تو بالضرور
انشارِ اللہ تعالیٰ دعا اُس کی مستجاب
ہوگی واللہ اعلم۔

قَاتُوا مِنْ اعْتَرَضَتْ لَهُ
حاجَةٌ صَعْبَةٌ فَلَيْزَ كُلَّ
لَيْلَةٍ مِنْ لَيْلَى الْأَرْبَعَاءَ
وَالْخَمِيسَ وَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ
يَقْبَرُ فِي الْأُولَى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً
وَالْإِخْلَاصَ مِائَةَ مَرَّةً وَفِي
الثَّالِثَةِ تَرْكَاتَ مِائَةَ مَرَّةً
وَالْأُخْلَاصَ مَرَّةً وَيَقُولُ مِائَةَ
مَرَّةً قِلَّ اسَانِ كِنْتَدَ دَشْوَارِيَا
وَالْمَرْسَى وَلَيْسَ تَعْفُرُ اللَّهُ
مِائَةَ مَرَّةً وَلَيْسَ تَرْكِيَّا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ مَرَّةً
وَبَيْدُ عَوَالَلَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُضُورِ
الْقَلْبِ فَإِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ
فَعَلَ هَذَا شَهَادَةَ عَمَامَةَ
عَنْ رَأْسِهِ وَجَعَلَ كُمَّةَ قِبَلَةَ
عَنْ قِبَلِهِ وَبَلَى وَدَعَا اللَّهَ إِلَى حَاجَتِهِ
خَمْسِيَّنَ مَرَّةً فَإِذَا لَأَبْدَأَ
يُسْتَحَاجُ لَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعض تاواققوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیوں نہ کر جائز ہو گا حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردا یعنی چادر کا لٹا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر اخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تقریع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہو گا۔



چھٹی فصل

مشائخ نقشبندیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ یہاں الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راضی ہو ان سے اور ان کے سب مریدوں سے۔

نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین را بیس ہیں ایک تیز کر ہے سو میخالہ ذکر کے نقی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے اور طریقہ نقی اور اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرست کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سُننا اور تشویشات اندر ورنی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غصب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور میں اس کو اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے اُن گناہوں کی جو اُس سے صادر ہوئے پھر دلوں لبوں اور

فِي اشْغَالِ الْمَشَايخِ النَّقْشِبَنْدِيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
خَواجَهَ بَهَاءَ الدِّينِ نَقْشِبَنْدِ
الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ
أَجْمَعِينَ۔

قَاتُوا طُرُقَ الْوَصُولِ إِلَى
اللَّهِ تَلْكُ أَحَدَةُ الْذِكْرِ فِيمَنَهُ
النَّقْيُ وَالِإِثْبَاثُ وَهُوَ الْمَا ثُورُ
عَنْ مُتَقَدِّمِهِمْ۔

وَصَفَتُمْ أَنْ يَتَهَزَّ فِرْصَةً
مِنَ التَّشْوِيَّشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ
عَالَسِتَمَاعَ إِلَى أَحَادِيَّتِ النَّاسِ
وَالدَّاخِلِيَّتِ كَالْجُوَرِيِّ الْمُفَرَطِ
وَالْغَضَبِ وَالْأَلَمِ وَالشَّتِيَّ الْمُفَرَطِ
ثُمَّ يَذَكُّرُ الْمَوْتُ وَيَحْضُرُهُ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَيَكْسِبُ عَفْرَ اللَّهِ تَعَالَى
مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمُعَاصِي
لَمْ يَفْتَمِ شَفَنِيْكُهُ وَيُعْمِقَ عَيْنِيْكُهُ

دولوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں جس کرے اور دل سے کھے لے اس کو اپنی ناف سے داہتی طرف نکالے اور کھچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھ تک پہنچے پھر مونڈھ کو سر کی طرف جھکا دے اور بلا دے اور کھے الہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل میں سختی سے الادھلہ کی۔

ف- مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا کہ مبادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار ایک بار موانعیت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثر ہے۔

نقشبندیہ نے فرمایا کہ حسین نقش یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے جن کے گرم کرد یتنے اور جمیعت عزیمت اور عشق کے ابعاد تے اور دوسارس کے قطع کرنے میں اور بترنج انڈک انڈک حسین دم کی مشق کرے تا اس پر گراں نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حسین دم سے حسین غیر مقطر مارا دے جس کی نوبت حصر نفس تک نہ پہنچے تو نقشبندیہ کے حسین دم میں اور جس کو جو گی بتاتے ہیں فرق بعید ہے۔

ف- مصنف قدس سرہ نے فرمایا۔ سی باری حاشا کہ اکابر رہ جو گیہ روند اثبات مقالاتِ زیابین بکنند

وَيَخْبُسْ نَفْسَنَا فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ
بِالْقُلْبِ لَا يَخْرُجْهَا مِنْ مُوْتَهِ
إِلَى الْأَيْمَنِ وَيَمْدُدْهَا حَتَّى يَصِلَ
إِلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ يُخْرِكَ مَنْكِبَهُ
إِلَى رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِلَهَ ثُمَّ
يَضْرِبُ فِي قَلْبِهِ بِالشَّدَّ
إِلَّا اللَّهُ -

قَالُوا لِحَبِّسِ النَّفْسِ خَاصِيَّةُ
لِحَبِّيَّةٍ فِي سَخْنِيْنِ الْمَيْطِنِ وَجَمِيعِ
الْعَزِيْمَةِ وَهِجَانِ الْعَشْقِ
وَقَطْعِ أَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَ
يَتَدَدَّرِجُ فِي الْحَبِّسِ لِيَلَّا يَتَقْلُ
عَلَيْهِ وَأَمْرَادُ لِحَبِّسِ غَيْرُهُ
الْمُفَرَّطُ فَبَيْتَهُ وَبَيْتَنَ مَالِيْمُرِيْهِ
الْجُوْكِيَّةُ بَوْنُ يَائِنُ -

جیسی نقصی ست اُنچھے نشانش بدینہ
اور جیسی دم کے مانند شمار طاق کی گھی
عجیب خاصیت ہے تو اُول اسی کلہ توحید
کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک
دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی
مشق میں اکیس بار تک پھوٹھے طاق عدد
کی مراغات کے ساتھ رینی اُول بار ایک بار اور
دوسرا بار تین بار اور تیسرا بار پانچ بار اور
چوتھی بار سات بار علی ہذا القیاس (۱)

اور شرط اعظم نئی و اثبات کے ذریں
ملاحظہ کرنا ہے نقی معبودیت یا نقی مقصودیت
یا نقی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات
معبدیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بدرجہ
تاكید اور اجماع خاطرہ اُس طرح جیسیں
میں خطرات اور بالوں کے خیالات گھومتے
پھرتے ہیں۔

اور جو شخص کہ اکیس بار تک پھوٹھا
اور اُس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی
اور خدا کی طرف گردش یا طن کا دروازہ گھٹلا
تو اُس کو اُس کے اسم کی مشغولی واجب ہوئی
اور لفڑت اشغال دیگر سے لازم آئی توجیہیے
کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہ
ہوا تو پیش رو طرز مذکورہ اُس کو پھر از سر تو

جیسی نفس و حصر نفس دار دفرق
وَكَذِيلَتَ لِعَدَدِ دَانُوْتُر
خَاصِيَّةٌ عَجِيَّبَةٌ فَيَقُولُ أَوَلَّا
هَذِهِ الْكَلِمَةُ مَرَّةٌ فِي نَفْسٍ
وَاحِدَةٌ تُشْمَ يَقُولُ شَلَّتَ
مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدَةٌ هَلْكَنَا
يَسْتَدَرَّجُهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَحَدٍ وَّ
عِتْشِيَّيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلَى
عَدَدِ الْوَوْتُرِ۔

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مُلَاحَظَتُهُ نَفْسٌ
الْمُعْبُودُ يَقِيَّةٌ أَوْ الْمُقْصُودُ بَيْةٌ
أَوْ الْوُجُودُ مِنْ عَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى
وَرَثَيَّاتُهَا لَهُ تَعَالَى عَلَى وَجْهِهِ
الثَّائِكَيْدَ وَاجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لَدَكُمَا
يَدُورُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ
وَالْدُّخَادِ يِثْ۔

وَمَنْ يَلْعَجَ إِلَى إِحْدَى وَعَشْرِينَ
مَرَّةً وَلَمْ يَنْفَتَهُ لَهُ بَأْبَ مِنْ
الْجَذْبِ وَالنُّصُرَافِ الْبَأْطِينِ إِلَى
اللَّهِ تَعَالَى وَجَبَ الْأَشْتِعَالُ
بِاسْمِهِ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْأَشْعَالِ
الْأُخْرَى فَلَيُعْرِفَ أَنَّ عَمَلَهُ
لَمْ يُقْبَلْ فَلَيُسْتَأْنِفْ بِهِذِيَّ

تین سے شروع کرنا چاہیے الکیس یا ریکارڈ تک۔

اور مجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے ایسی
فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے یہ دونوں نفی اور
اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر مقدمین
نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اُس کو تو
خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب
العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں بھیں ثابت نہیں اس
واسطے کہ ذات بحث کا تصور عالم کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفات
یا بعض حامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے۔

میں اپنے والد مرشد سے سُنا
فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے
واسطے نفید ہے اور اثبات مجرد جذب
اوکشش کے واسطے زیادہ تر نفید ہے۔
اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ
اللہ کا لفظ کو اپنی ناف سے بشدت
تھام نکالے اور اُس کو کھینچنے یہاں تک
کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہنچنے
جبس دم کے ساتھ اور اندر ک اندر ک
زیادہ کرتا جاوے۔ یہاں تک کہ بعض
نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار یا ریکارڈ
کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو

الشُّرُوطُ مِنَ الْثَّلَاثَةِ إِلَى
الْحَدَى وَعَنْتُرُونَ۔

طریقہ اثبات مجرد | وَمِنْهُ الْأُثْبَاثُ
الْمُجَرَّدُ كَا شَدَّ الْكَمَيْنَ عِنْدَ
الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتَخْرَجَهُ
خَوَاجَةُ مُحَمَّدُ باقِيَّاً وَمَنْ
يَقْرُبُ وَمِنْهُ الرَّزَّمَانُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

سُوكُتُ سَيِّدِي الْوَالِدَةِ
يَقُولُ النَّفِيُّ وَالْأُدْبَاثُ أَفْيَدُ
لِلشُّلُوْجِ فَالْأُدْبَاثُ الْمُجَرَّدُ
أَفْيَدُ لِلْجَذْبِ۔

وَصِفَتُهُ أَنْ يُخْرِجَ لَفْظَهُ
أَلَّهُ مِنْ سُرَرِتِهِ بِالشَّدِّ الْشَّامِ
وَيَمْدُدُهَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى أَمْ دِمَاغِهِ
مَعَ الْحَبْسِ وَالْتَّدْرِيجِ فِي الْزِيَادَةِ
حَتَّى أَنْ مَتَهُمْ مَنْ يَقُولُهَا فِي
نَفِيٍّ وَاجِدُ الْفَمَرَّةِ وَقَدْ رَأَيْتُ
أَمْرًا مِنْ مُخْلِصَاتِ سَيِّدِي
الْوَالِدِ تَقُولُهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي

والد کے مریدوں سے سچی دیکھا کہ اسم ذات
کو ایک دم میں ہزار بار کہتی سچی اور اس
سے اکثر بھی۔

اور میں نے اپنے والد مرشد سے سُنَا
اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے
سدوک میں نقی اور اثبات کو ایک دم میں
دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم
اور دوسرا طریقہ وصول الی
اللہ کا مراقبہ ہے۔

حقیقت مراقبہ بوجہ تمول مصنف قدس سر نے حاشیہ مہمیں فرمایا کہ حقیقت
مراقبہ یو جہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد اُنست کہ توجہ قوت درا کہ باقبال تمام بسوئے
صفات حضرت حق نمودن یا یسوسے حالت انفکاک لکھ روح از جسد تا مثل آن تا انکہ
عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و اپنے محسوس نیست بنزلہ محسوس
نصب العین گردد۔

اور طریقہ مرقبہ کا یہ ہے کہ دم کو
بند کر کے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھر اپنے
جمیع حواس مدرک سے متوجہ ہو معنی مجرد
بسیط کی طرف جس کو شخص اللہ کے نام
بولنے کے وقت تصور کرتا ہے ولیکن ایسے
لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے
خالی کر سکیں تو طالب کو کو شش کرے اس

نَفْسٍ وَاحِدَةً وَأَكْثَرُ مِنْ
ذَلِكَ أَيْضًا۔

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
قُرْدَسِ سِرْرٍ كَيْحَكِي عَنْ نَفْسِهِ
أَنَّهُ كَانَ فِي الْمِدَائِيَةِ يَقُولُ
النَّفْسُ وَالْإِثْبَاتُ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ
مِثَانِيَةً مَرَّةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔
وَثَانِيَهَا الْمُرَاقِبَةُ۔

طریقہ مرقبہ بسیط موصف تھا اُن
یَحْكِسَ النَّفْسَ تَحْتَ السُّرَّ وَ حَبْسًا
يَسِيرًا اثْمَمْ يَتَوَجَّهَ بِمَجَامِعِ
إِذْ رَاكِهِ إِلَى الْمُعْنَى الْمُجَرَدِ الْبَسِيْطِ
اَنَّهُ زُنْيَ يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ اَحَدٍ عَنْهُ
إِطْلَاقِ اسْمِ اللَّهِ وَ لِكُنْ قَلَّ مَنْ
يَجِدُهُ كَعَنِ الْفَفْظِ فَلِيَحْتَهِدُ

معنی بیسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اُس کی طرف متوجہ ہو بلکہ احمد خطرات اور التفات ماسوے اللہ کے اور بعضی لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعض مشائخ توانی شخص کو اس طرح کی دعا یاتا تھے ہیں اور طریقہ اُس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے رب تو ہمی میرا مقصود ہے میں بیزار ہوایا تیری طرف تیرے ماسوے اور مانند اس کے کوئی اور مناجات کرے اور بعض مشائخ شخص مذکور کو خلاۓ مجرد یا نور بیسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہیں تو طالب اس تھیں سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پھوٹ جانا ہے۔

هذا الطَّالِبُ أَنْ يُجَوِّدَ هَذَا
الْمَعْنَى عَنِ الْفَاظِ وَيَتَوَجَّهَ
إِلَيْكُمْ مِنْ غَيْرِ مَرْأَةٍ حَمَّتِ الْحَطَرَاتِ
وَالشَّوَّجُرَاتِ الْغَيْرِةَ مِنَ
النَّاسِ مَنْ لَا يَمْكُنُهُ هَذَا
الشَّحْوَرَةَ مَنِ الْأَدْرَالِ فَيَمْنَ
الْمَشَائِخَ مَنْ يَا مُكْرِمُشَ هَذَا
بِالدُّعَاءِ وَصَفَتُهُ أَنْ لَا يَرَأَ إِلَّا
يَدْعُو إِلَهَهَ يُقْلِبِهِ يَقُولُ يَارَبِّ
أَنْتَ مَقْصُودِيْ قَدْ تَبَرَّأْتُ
إِلَيْكُمْ عَنْ كُلِّ مَاسِوَاتِكُمْ
وَنَحْوَ دِلْكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَا مُكْرِهِ بِتَخْيِيلِ
الْخَلَدَةِ الْمُجَرَّدَةِ وَالنُّورُ الْبَسِيْطُ
فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هَذَا
الْتَّخْيِيلِ إِلَى الشَّوَّجُرَةِ الْمَذَكُورِ۔

مترجم کہتا ہے خلاۓ مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع احجام سے غالی تصور کرے اور نور بیسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے۔ دُشَائِخُ الْرَّأْيِ شَشِیْخُ اور تیری طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پھوٹ چانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب را ہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے گا ہے مریدیں قابلیت نہیں ہوتی تو اُس کی مزید محبت سے مرشد اُس میں تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ

ہو سکے تو ان کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجھی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کو نہیں سے مخلصی حاصل ہو جائے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو ان لوگوں سے تعلق ہم پہوچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نقوص اور علائق ماسوائے بیجات پا گئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں حکُمُ نُوْا مَعَ احْصَادِ قَبِيْنَ۔ یعنی پھول کے ساتھ رہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اس کی توجیہ سے انک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو ساہماں سال کی محنت میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے۔ شعر۔

آنکھ پر تیر زی ریافت یک نظر از شمس دین

طعنة زند برد ہے سخرا کند بر چلہ

اور رابطہ مرشد کی شرط یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یاد داشت کی مشقِ ذاتی رکھتا ہو چرچب لیسے مرشد کی محیت کر کے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر دے سو اس کی محبت کے اور اس کا منتظر رہے جس کا اس کی طرف سے فیض آوے اور دو نوں آنکھیں بند کر لے یا ان کو کھول دے اور مرشد کی دلوں آنکھوں کے بیچ میں تینی رنگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اس کے پچھے ٹر جاوے اپنے دل کی معبیت سے اور چاہیئے کہ اس فیض کی حافظت کرے اور جب مرشد اس کے پاس نہ ہو تو اس

وَشَرُطُهَا أَنْ يَكُونَ
الشَّيْخُ قَوِيُّ التَّوْجِهِ
دَائِمًا الْيَادَ دَائِمًا شَفَتُ
فَرَدَادَ صَحِيَّةَ خَلِي نَفْسَهُ
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا حَبَّتَهُ
وَيَنْتَظِرُ لِمَا يُفِيْضُ
مِنْهُ رُعِيْتَصُ عَيْنَيْهِ
أَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ
عَيْنَيِ الشَّيْخِ فَرَادًا
أَفَاضَ شَيْئَ فَلَيَسْعِدُ
بِمَجَامِعِ تَلْبِيهِ وَالْيَحْافِظُ
عَلَيْهِ وَإِذَا عَابَ الشَّيْخُ

کی صورت کو اپنی دنوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا ہے بطريق صحبت اور تعظیم کے تو اس کی خیال صورت وہ فائدہ دے گی جو اس کی صحبت فائدہ دیتی تھی۔

عَنْهُ يَخْبِلُ صُورَتَهُ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْضُفُ الْمَحَبَّةَ وَ التَّعْظِيمَ فَتَفَقِّدُ صُورَتَهُ، مَانِفِيَّدُ صُحْبَتَهُ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ ہوا در نورانی بے تجلیات ذاتیہ ہو جیں کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بکوچب اس حدیث صحیح کے **هُمُ الَّذِينَ إِذَا رُوْ وَادُرُوا كَرَّ اللَّهُ**۔ یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بکوچب اس حدیث کے **هُمْ جُلْسَاءُ اللَّهِ** کے اولیاء اللہ جلیس ہیں خدا کے اور بمقتضای اس حدیث **مُعَمِّدٌ هُمُّ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيلُهُمْ** یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جن کا جلیس اور ہم صحبت بدیخت ہیں ہوتا۔ مترجم کرتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ تے بمحب احادیث مذکورہ کے دلی کی علامت بتائی اس قول میں۔

سماں

باہر کے نشستی و نشدر جمع دلت وز تو نر میں صحبت آب و گلت
ز نہار ز صحبتش گریزان میا ش ورنہ نہ کت در و رح عزیزان بجلست
خلاصہ یہ ہے کہ جس کی صحبت سے دنیا سرد ہوا در سر طرف سے دل ٹوٹ کر
حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اس کی صحبت اور صحبت اکسیر اعظم ہے اور جب
دنیا دل سے منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہے اس کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔
پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کر لے بلکہ طریقت
کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور بیاہ مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ شعر

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست

اعقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تقریط ہر امر میں معیوب ہے
الی افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی
مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھنے آئیں۔

اور والد مرشد سے میں نے سفارتے
تھے سالک پرواجب ہے کہ جب کسی شکل
اور ہمیت پر ہوا دراؤں کو اس بات سے
کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل
ڈالے لیں اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر
بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے۔

اور بعض وہ مشائخ ہیں جو سالک
کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے
لکھا ہو اخیال کرنے کا۔

اور والد مرشد سے میں نے سفارتے
تھے کہ محمد کو خواجہ ہاشم بخاریؒ نے اسم ذات
کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں
نے اس کے لکھنے کی کرثت کی اور اس کی تحریر
میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک
کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات
کو میں یقین رچا درقوں کے لکھ گیا اور مجھ کو
کچھ بخوبی ہوتی۔

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور
ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا تیر عقائد کے حاشیہ خیالی پر۔

سِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدِ
يَقُولُ يَحْبُّ عَلَى الشَّالِكِ إِذَا كَانَ
عَلَى هَدْيَةٍ وَ حَصَلَ لَهُ شَكْنَىٰ
مِنْ هَذَا الْمَعْنَىٰ أَنَّ لَا يُعَيِّرَ
تِلْكَ الْهَيَّةَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا
لَمْ يَفْعُدْ وَ إِنْ كَانَ قَاعِدًا
لَمْ يَقْمُمْ -

وَ مِنْ الْمُشَائِخِ صَنَعَ يَامِرُ
يَتَعَيَّلُ اُنْقَلِبَ مَكْتُوبًا عَلَيْتُهُ
اسْمُ اللَّهِ يَا لَدَهُ -

سِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدِ يَقُولُ
أَمْرَنِي حُواجَرَهَا شَمْ ابْخَارِيؒ^۱
بِكِتَابَةِ اسْمِ الدَّاتِ وَ أَنَا أَبْنُ
عَشْرَ سَنِينَ فَالْكُثُرُتُ مِنْهَا وَ
أَحَدُتُ بِجَامِعِ قَدْبَىٰ حَتَّىٰ إِنِّي
كُنْتُ مَشْغُولًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ
فَلَكَتَبْتُ اسْمَ الدَّاتِ عَلَى لَحْوِ مِنْ
أَثْرَبَعَةِ أَدْرَاقٍ وَ مَا شَعْرُتُ -

اور والد مرث سے میں بن سُنا فرماتے
تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی
کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چاروں
انگلیوں پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور
بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے
اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اس کی ذات
ایتکے سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھکو
ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اُس کے چھوڑتے
پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم۔

اور مشارج نقشبندیہ کے چند
اصطلاحات ہیں جن پر ان کے طریقے کی
بنائے۔ بعضی اصطلاحوں میں تو ان
ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور
بعضی ان کی تاثیر کی شرطوں پر توہم کو ان
کا ذکر کرنا چاہیے۔

(۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در الجمین (۵) یاد کرد
(۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت
تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبدالحالق غدوانی
سے منقول ہیں اور ان کے بعد تین اصطلاحیں
خواجہ نقشبند سے مردی ہیں (۱) دقوف
زمانی (۲) دقوف قلبی (۳) دقوف عددي۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَأَيْتُ خُواجَةً
خَرْدَمِيَّتُ بِيَابِهَا مِهْمَةً عَلَى أَصَابِعِهِ
الْأَرْبَعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسِهِ وَكَلَامِهِ
وَشَابِيهِ كُلِّهِ قَسَّاً لِتُشَهِّدَ فَقَالَ
كَتَبْتُ إِسْمَ الدَّاهِرِ فِي بِدَايَتِهِ
أَمْرِي وَصَارَتْ دَيْدَنًا
لَا سَتَّابِعُ الْإِنْقِلَادَ عَنْهَا
وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

کلمات نقشبندیہ | وَلِلنَّقْشِبَنْدِيَّةِ
کلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءً طَرِيقَتِهِمْ
بَعْضُهَا إِشَادَةٌ إِلَى هَذِهِ الْأَسْعَافِ
وَبَعْضُهَا عَلَى شُرُودِ طِتَّا تَأْثِيرِهَا
فَلَنَذُكُرُهَا۔

ہوش در دم نظر بر قدم
سفر در وطن خلوت در الجمین
یاد کرد یا زگشت نگہداشت
یادداشت فہدیہ هی المآلورۃ
عن خواجہ عبد الحاریق
العجید والی و بعدہ اثلاشہ
ما شورہ عن الخواجہ نقشبند
و قوف زمانی و قوف قلبی
و قوف عددي

تو ہوش دردم کے معنی ہو شیاری اور بیماری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر ساس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اس طرح کی ہو شیاری بتدری کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے اور سلوک کے درمیان میں آؤے تو چائے کھون کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت میں اس طرح کتمان کرے ہر ساعت کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے اور آئندہ کو اس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام شخص کرتا رہے یہاں تک کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ پچھلے طریقہ کی ہو شیاری مسمی یو قوف زبانی ہے اس کو خواجه نقشبند نے استخراج کیا اس واسطے کے اخنوں نے معلوم کیا کہ منوجہ ہونا علم العالم کی طرف یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں ساکن متوسط کے حال کو پریشان کرتا ہے اس کے مناسب توازن اسکے متوسط ہونے کی دانست میں مزاج حال نہ ہو۔

ہوش دردم | امما ہوش دردم
فَمَعْنَاهُ التَّيْقَظُ فِي كُلِّ نَفْسٍ
فَلَا يَرَأُ مُتَيَّقَظًا مُتَفَحَّصًا عَنْ
نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفْسٍ هَلْ هُوَ
غَافِلٌ أَوْ ذَاكِرٌ هَذَا اطْرِيقٌ
الشَّدِيرُ يُجَرِي إِلَى دَوَامِ الْحُضُورِ
وَهَذَا الْمُبْتَدِي فِي فَرَادَ الْوَسْطِ
فِي السُّلُوكِ فَلَيْكُنْ مُتَفَحَّصًا
عَنْ نَفْسِهِ فِي كُلِّ طَالِفَتِ مِنْ
الرَّزْمَانِ مِثْلُ أَنْ يَتَامَّلَ بَعْدَ
كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ
فِيهَا غَفْلَةٌ أَوْ لَا فَإِنْ دَخَلَتْ
غَفْلَةٌ إِسْتَغْرَقَ وَعَزَمَ عَلَى تَرْكِهَا
فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهَذَا أَحَدُّهُ يَصِيلُ
إِلَى الدَّوَامِ وَيُسَمِّي هَذَا الْأَخْيَرُ
بُوْقُوفِ زَمَانِيٍّ وَاسْتَخْرَجَهُ
خُواجَهُ نَقْشِبَنْدٌ لِيَمَارِيَ أَنَّ
الشَّوَّجَةَ إِلَى عِلْمِ الْعِلْمِ فِي كُلِّ
نَفْسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ
فَإِنَّمَا الْلَّاءُ لِمَنْ يَهُ إِلَاسْتَغْرَاقُ
فِي التَّوَجُّبِ إِلَى اللَّهِ يَحْيَى شُ لَا
يُزَاحِمُ عِلْمُ هَذَا التَّوَجُّبِ.

ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش درم سے سویہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام و قوف زمانی ہے لائق برتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ^۱ محاسبہ کہتے ہیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دبایا اور ما بعد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المؤمنین عمر فاروق نے خطیب میں فرمایا کہ اپنی جاتوں کا محاسبہ کرو قبیل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور ان کو وزن کرو قبیل اس کے کہ وزن کے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرض ابکر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہو گا اُس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی۔

اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے پیٹھی کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اس واسطے کہ نقوش مختلف کا دیکھنا اور تجھب انگریز نگوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا اور اُس سے روکتا ہے جس کی وہ طلب میں ہے اور حکم نظریں ہے لوگوں کی آدازوں اور ان کی یاتوں کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے

فَمَعْنَاهُ أَنَّ السَّالِكَ يَجْبُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْتَظِرَ فِي حَالٍ مَشْبِهٍ لَا إِلَى قَدَمِيْهِ وَلَا فِي حَالٍ قَعُودٍ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنَّ النَّظَرَ إِلَى النُّقُوشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْأَذْوَانِ الْمُعْجِيَّةِ يُعْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ وَيَدْنَعُهُ مِمَّا هُوَ سَيِّدِلِهِ وَفِي حُكْمِهِ الْإِسْتِمَاعُ إِلَى آصْنَوَاتِ النَّاسِ وَأَحَادِيَّتِهِمْ سَيْمَعُتْ سَيِّدِيَ الْوَالِدَيْقُولُ هَذَا

اہ اصل سند یا ہے کیا آئیے کریمہ ہے صورہ حشر کی و لنت نظر نفس ماقدّمت بعیداً اور یہ حدیث شریف بھی اللہ سے من و ان نفساً و عمل لما بعد اس موت ذاتیا والاعاج من اتبع نفس و تمنی على الله۔ ۱۲

کہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا ہے نبیت میتھی
کے ہے اور میتھی پر تو واجب ہے کہ
تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس بنی
کے قدم پر ہے اس واسطے کہ یعنی اولیاً
سید المرسلین محمد علیہ السلام اصلوۃ والسلام
کے قدم پر ہوتے ہیں اور ان کو پوری
جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے
اور بعض ولی موسی علیہ السلام کے قدم
پر ہوتا ہے ولی ہذا الفیاض پھر جب میتھی اپنے
پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اس کے
حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات
کے ساتھ مناسب ہوں والد اعلم۔

اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل
کرنا ہے صفات بشری خیسے سے صفات
ملکیتیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے
کہ اپنے نفس کا منحصر ہے کہ ایسا میں
کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اس کو جان
جاوے تو اس تو سے تو بہ کرے اور جانے کہ
یہ میرا بیٹ ہے اس واسطے کہ جو تجھکو خدا سے
مازد کے وہ فی الواقع تیرا بیٹ ہے پھر کہے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ سِر ارادہ
کرے کہ میں نے فلاں چیز کی محبت کو نفی
کر دیا اور لَا إِلَهَ سے قصد کرے کہ اللہ

بِالسُّبْحَانِ إِلَى الْمُبْتَدَئِي أَمَّا الْمُنْتَهَى
فَيَحْبَبُ عَلَيْنَا أَنْ يَتَامَّلَ فِي حَالِهِ
عَلَى قَدَمِ أَيِّ نَبَّيٍّ هُوَ إِذْ مِنْ
الْأَفْرِيَاءِ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ
مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَلَهُ الْجَامِعَةُ التَّسَمُّتُ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ
مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى
هَذَا الْقِيَامِ فَإِذَا عَرَفَ
مَتْبُوعَنَا فَلَنْكُنْ أَحْوَالُهُ
وَوَاقِعَاتُهُ مُتَابِيَّةً لِّيَوْاقِعَاتِ
مَتْبُوعِهِ وَإِلَهُ أَكْلَمُ۔

سفر در وطن | أَمَّا سفر در وطن
فَمَعَنَاهُ الْمُتَقَالُ مِنَ الْقِيَامَاتِ
الْبَشَرِيَّةُ الْخَيْسَيَّةُ إِلَى الْصِّفَاتِ
الْمُلْكِيَّةُ الْفَاضِلَةُ فَيَحْبُبُ عَنِي
السَّرَّالِكِ أَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ
هَلْ فِيهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلُقِ
فَإِذَا عَرَفَ شِيكَاعَمِنْ ذِيلَكَ
اَسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ أَنَّ
ذِيلَكَ صَنْمَمَةٌ شُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ
إِلَّا إِلَهُ يَعْنِي نَفْقَيْتُ عَنْ قَلْبِي
الشَّكُورُ الْفُلَانِيَّ وَأَثْبَتَ حُبَّ الْمُتَعَ

کی محبت میں نے اُس کے مقام پر ثابت کردی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی ریگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں اُن کا نکانا ممکن نہیں مگر کمال تلقی خص اور تلاش سے اور ساک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اُس کے دل میں کسی کا حسد یا کسی کا لینہ یا اعتراض موجود ہے تو اُس کو توڑا کرے اس لکھے کی مدد و مدت سے

ف۔ صدیق اکبر ربی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اُس نے اُس کو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اُس کو وحشی کر دیا۔

اور خلوت در انجین کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جیج حالات میں پڑھنے میں اور کلام کرنے اور کھانے اور بینے اور چلتے میں تو ساک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ ہنہ کا ملکہ یعنی قوتِ راستہ بھم پہنچا ف ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے قول میں کم روہ لوگ میں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت کر اللہ سے غافل نہیں کرتی۔ مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بیاس فقر ان شان مذہبیا

مَكَانَةً وَدِلِكَ لِأَنَّ عُرُوقَ
الْمُحَبَّةِ فِي دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيرَةٌ
حَقِيقَةٌ لَا يُنَكِّرُ أَنْ تُسْتَخْرِجَ
إِلَّا بِالْتَّقْصِيرِ الْيَابِعِ وَيَحْبُّ عَلَيْهِ
أَنْ تُتَفَحَّصَ هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ
لَا حِدَادٌ حِقْدٌ وَاغْتِرَاضٌ
فَلِيَكُسُرُ كَمْدَأْ وَمُدَأْ وَمَةٌ هَذِهِ
الْحَكَلَمَةُ۔

خلوت در انجین | امَّا خَلُوتٌ
در انجین فَمَعْنَا هُنَّ يَشْتَغِلُونَ
يُقْلِبُهُ بِالْحَقِّ فِي الْأَهْوَالِ كُلُّهُمَا
مِنْ الْدَّرَسِ وَالْكَلَامِ وَالْأَكْلِ
وَالشُّرُوبِ وَالْمَسْتَهِيِّ فَيَحْبُّ أَنْ يَكُوْنَ
السَّالِكُ مَلَكَتَ التَّوَجُّبِ إِلَى
الْحَقِّ فِي وَقْتِ الْإِشْتِغَالِ بِهِذَا
الْأَشْغَالِ فَإِنَّ خَوَاجَهَ تَقْشِبَتْ
وَالْبَيْكِ الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ
رِجَالٌ لَا تُلْهِيْهُمْ تَجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ
عَنْ ذُكْرِ اللَّهِ بِلِ الْحَقِّ أَنَّ التَّوْسِيمَ
بِزِيْتِي الْفَقَرَاءِ وَدَوَامِ التَّعْلِقِ
بِاللَّهِ يَكُونُ غَالِبًا مَظْنَةً لِلرِّيَاءِ

اور ہمیشہ پذکر متعلق خدارہنا اس طرح پر کہ
لوگوں پر خفیہ نہ رہے اس میں اکثر دکھانے
اور سُنّت نے کامنٹھے تو بہتر یہ ہے کہ
وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور احتجاج
فی الطاعات والوں کا ساہہ اور دل ہمیشہ
حق جل شانہ کے ساتھ رہے چاچ خواجہ
علی رامیتني ہے نبی مضمون فارسی کی بیت
میں ادا کیا۔

وَالْسُّمْعَةُ فَالْأَوَّلُى أَنْ يَكُونَ الرِّئَى
رِىَّ الْعِلْمِ وَالْدِيَارَةِ وَالْجِهَادِ
إِلَى الطَّاعَاتِ وَيَكُونُ الْقَلْبُ مَعَ
الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ أَخْوَاهُ جَهَنَّمُ بْنُ
الرَّسَامِيَّةِ بِالْفَارَسِ سِيَّةٍ۔

شعر

از دردن شوآشنا رواز بروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیاروشن کم ہی بود اندر جہاں
یعنی اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانداں یہی پیاری چال کر
نہیں جہاں میں۔

ف۔ مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں دفع یا کاری
کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے کے علماء کی وضع اور لباس ختیار
کرے اور یا حق رہے اکثر عوام کو اُس کے ساتھ عقیدت نہ ہو گی یہی گمان کریں گے
کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیرٹے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس
فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے۔

حکایت۔ ایک شخص نے خواجہ نقشبندی سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکہ متصور ہوا اور اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ
الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا۔ **بِحَالٍ لَا تُلِهِمُهُمْ بِحَارَةٍ وَلَا بَيْحَقَّ عَنْ**
ذِكْرِ اللَّهِ۔

اور یاد کر دے مراد ذکر اللہ ہے یا بقیٰ

يَادَ حَرَدَ دَأَمَّا يَادَ كَرَدَ فَمَعَنَاهُ

واثبات یا بااثبات محسود چنانچہ اس کی تفصیل مذکور ہو گئی۔

ذکر اللہ تعالیٰ اماماً یا تفیی و الاشبات
او بalaشباتِ المُحَرَّرِ كَمَامَرَ
تفصیل۔

ف۔ یاد کرد سے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اس ذکر کو تکرار کرتا ہے جس کو مرشد سے سیکھا ہے یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر ہے بوصہ محبت اور عظم کے اس واسطے کے ذکر یعنی یاد رفع غفلت کا نام ہے کذافی الحاشیہ العزیزیۃ۔

اور بازگشت یعنی رجوع کرتا اور چھپنا اس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ عز و جل سے بھضور دل کے اے میرے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا اور آخرت کو چھپوا تیرے ہی دل سے اپنی نعمت کو مجھ پر پوکا کرو اور پورا وصال اپنا مجھ کو نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے میں نے سُنا فرماتے تھے کہ پیر شرط عظیم ہے ذکر میں تو لا اُن نہیں کہ سالک اس سے غافل ہواں واسطے کو جو تم نے پایا اسی کی برکت سے پایا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ذا کر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اس کے بعد اُسی طرح کہے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میر ام طلوب ہے لیکن اس ذکر سے تو ہی مقصود ہے اس واسطے کے کیمہ ہر خاطر نیک اور بیدک نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ

بازگشت | وَأَمَّا بازگشت
فَمَعْنَاهُ أَن يَرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ
طَائِفَةٍ مِّنَ الذِّكْرِ ثُلَثَ مَرَاتٍ
أَوْ خَمْسَ مَرَاتٍ إِلَى الْمُنَاجَاةِ
فَيَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَجَامِعِ
هِمَّتِهِ يَارَبِّ أَنْتَ مَقْصُودِي
تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لَكَ
أَتَمِّمْ عَلَى تَعْمَلَكَ وَارْزُقْنِي
وَصُولَكَ التَّامَ سَعَيْتُ سَيِّدِي
الْوَالِدَ قُدُّسَ سُوْرَهُ يَقُولُ هَذَا
شَرْطٌ عَظِيمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَتَبَغِي
أَن يَغْفَلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَلَمَّا لَمْ
يَخْدُمَا وَجَدْنَا إِلَّا بِبَرْكَةِ هَذَا

کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ یا طن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعاے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اُس کو انتشار اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائے گا اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اس واسطے ذکر میں شرط عظیم مضمہ اکہ ذاکر کے دل میں وسوسہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مخروہ ہو جاتا ہے اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ مضر ہے۔

اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکھے اور دوسرے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور بیشمار رہے سوکھی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں نہ چھوڑ رے کھظور کر کے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اُس کے ابتدائے قبور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اُس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پھر اُس کا دور کرنا مشکل ہو گا تو یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکہ خلوٰۃ تختہ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خظور کرنے سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل میں رکھنا نہ چاہیے بزرگوں کے نزدیک یہ امر ممکن ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تازمان دراز حاصل رہتی ہے۔

اور یادداشت تو عبارت ہے توجہ صرف

نگاہداشت | وَأَمَّا نَگَاهَدَاشت
فَهُوَ عَبَارَۃٌ عَنْ طَرِیْرِ الْخَطَرَاتِ
أَحَادِیْثِ النَّفْسِ فَیَتَبَعَّیْ اَتِ
یَکُونَ اسْتَالِکُ مُتَقِّطًا فَلَایَدُعُ
خَطَرَۃً یَخْطُرُ فِی قَلْبِهِ قَالَ حَوَاجِهُ
نَقْشِبَنْدٌ یَکْتَبُعِیْ اَنْ یَصْدَ حَالَسَالِکِ
فِی اَوَّلِ مَا یَظْهَرُ لِاَنَّهَا اَذَا ظَهَرَتْ
مَا لَكَتْ لِاَنَّهَا النَّفْسُ وَأَشَرَّتْ لَهَا
فَیَعْسُوْرُ زَوْ اَلْهَافَهُذَا طَرِیْقٌ تَحْصِیْلِ
مَلَکَتِ خُلُوٰۃِ الْمَرْدِھِنِ
عَنْ خَطُورِ الْخَطَرَاتِ وَأَحَادِیْثِ
النَّفْسِ۔

یادداشت | وَأَمَّا يَادِداشت فَعَبَارَۃٌ

سے جو خالی ہے الفاظ اور تخلیلات سے واجب
الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ
ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل
نہیں ہوتا مگر فنا کے تام اور بقا کے کامل
کے بعد واللہ اعلم۔

عَنِ التَّوَجُّهِ إِلَيْهِ الظَّفَرُ فِي الْمُجَدَّدِ
عَنِ الْأَنْقَاظِ وَالْخَيْلَاتِ إِلَى
حِقِيقَتِهِ وَاحِدِ الْوُجُودِ وَالْحَقِيقَةِ
أَنَّهُ لَا يَكُنْ تَقْيِيمُ إِلَّا بَعْدَ افْتَأَءِ
السَّامِ وَالْبَقَاءِ السَّابِقِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعے الفاظ اور
تخلیلات کے ہو یہ دولت نہیں ایمان دلایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے۔ جَعَلْنَا اللَّهَ مِنْهُمْ
بِرَّا حُمَّتِيَ الْوَسِيْعَةَ اِمِيْنَ۔

وقوف زمانی | وَأَمَّا وَقْوَفُ
زَمَانِيٍ فَقَدْ كَرَّنَا لِقَسِيْرَةً -

اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تمہم نے ہوش درد
کی تفسیر میں بیان کیا (یعنی بعد ہر ساعت کے تأمل کرنا
کہ غفلت آئی یا نہیں درصیورت غفلت ہتھیفار کرنا
ادیانہ کو اُس کے ترک پر ہمہت باندھنا۔)

اور وقوف عددی تو عدد طاق کی
ما ففکت کرنے کا نام ہے اور اُس کا
بیان ہو چکا (یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا ہے (حفت)
اور وقوف قلبی عبارت ہے اس

قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے
موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی لیسی ہے
جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے
مشائخ قادریہ کے تزدیک (یعنی تما پنے غیر کے
سوال وجہہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی
کا دل میں دخل نہ ہونا بت در تج تھا خدا ہی
میں توجہ مخصوص بوجاوے)

وقوف عددی | وَأَمَّا وَقْوَفُ
عَدَدِيٍ فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى
عَدَدِ الْوَشِرِ وَقَدْ مَرَّ بِيَانُهُ -
وقوف قلبی | وَأَمَّا وَقْوَفُ
قَلْبِيٍ فَمَعَنَا الْتَّوَجُّهُ إِلَى الْقَلْبِ
الْأَذِيْنِ هُوَ مُوْدَعٌ إِلَى الْحَائِنِ
الْأُنْسُرِ تَحْتَ الشَّدُّ وَالْحِلْمَةِ
فِي هَذِهِ الْتَّوَجُّهِ كَالْحِلْمَةِ فِي
مُرَاعَاتِ الضَّرَّ بَاتِ عِشَدَ
الْحِيلَةِ بِنِيَّةً -

ف۔ مولانا نے فرمایا توجہ دلی اس طرح پر ہو کر اُس پر واقف رہے اتنا کے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اُس کو ذکر اور اس کے مفہوم سے مہمل دے بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبندیہ نے حبیس نفس اور رعایتِ عد کو ذکر میں لازم ہمیں فرمایا اور وقوف قلبی تو ان کے نزدیک اتنا کے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل ہمیں ہوتا بدوں وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے۔ **شعر**

عَلَى بَيْضِ قَدْلِكَ كُنْ كَانَكَ طَائِرُ

فَمِنْ ذِلِّكَ الْأَخْوَالُ فِي دَكَ تَوَلُّ

ای متول ۱۲
یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے

تجھیں حالات عجیبہ پیدا ہوں گے۔

تصرفات نقشبندیہ أَوَّلَنَقشبندِيَّةٍ

تَصْرُفَاتٌ عَجِيْبَةٌ مِنْ جَمِيعِ الْهِمَمَةِ

عَلَى مُرَادٍ فِي كُنْ عَلَى وَقْتِ الْهِمَمَةِ

وَالسَّاتِرِ فِي الْطَالِبِ وَكَفْعِ الْمَرْضِ

عَنِ الْمَرِيْضِ وَرَأْصَدَتِ التَّوْبَةِ

عَلَى الْعَاصِي وَالْمُتَصَرِّفِ فِي قُلُوبِ

النَّاسِ حَتَّى يُحْبُّوْ اَوْ يُعَظِّمُوْ اَوْ

فِي مَدَارِكِهِمْ حَتَّى تَمَثَّلَ فِيهَا

وَاقْعَاتٌ عَظِيْمَةٌ وَالْأَطْلَاءُ عَنِ

نِسْيَةٍ اَهْلِ اَللَّهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ

وَاهْلِ الْقُوْمِ وَالْاَشْرَافِ عَلَى

حَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَحْتَلُهُ فِي

الْمَسْدُورِ وَكَشْفِ الْمُفَارِعِ

اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات
ہیں ہم تباہ دھنائی کی مراد پر لپس ہوتی ہے
وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں
تاشیکرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا
اور عاصی پر توبہ کا فاضہ کرنا اور لوگوں کے
دول میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور علم
ہو جاویں یا ان کے خیالات میں تصرف کرنا
تاہن میں واقعات عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ
ہو جانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں
یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر
اور جو ان کے سینوں میں خلجان کر رہا ہے
اُس پر مطلع ہونا اور وقایع آئندہ کا مشتوف
ہونا اور بلا کے نازل کو دفع کر دینا اور

سوائے اُن کے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تجھلوکے کتاب کے دیکھنے والے اُن میں سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطوری نہ نہ کے۔

اور اس قسم کے تصرفات کا ملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں۔ تو ان کی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سواباتی متوطین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطق کی طرف منوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے سُکرائے پھر ڈوب جائے اپنی نسبت میں جمعیت خاطر سے اور یہ تصرف اُس کے بعد ہو گا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو ملکہ راستہ ہو کر ہر دم اُس کے قابویں ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہو گی۔ اُس کی لیاقت اور استناد کے موافق اور بعضی نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملائیتی ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اسکی صورت کو خیال کر کے۔

الْمُسْتَقْبِلَةِ وَدُفْعَةِ الْمُلْسَلَةِ
الْمَسَانِدَةِ وَعَيْرِهَا وَكُنْ نِنِهَا
عَلَى نِمُوذِجٍ مِّنْهَا۔

طریقہ تاثیر طالب | اَمَّا هذِهِ الْعُوْقَفَاتُ
لِعَنِ تَوْجِهِ دَادَنَ | عَنْدَكُبَرَائِهِمْ
اَصْنَاعِ الْفَنَاءِ فِي الْكُوْكَبِ وَالْبَقَاءِ بِهِ
فَلَهَا شَانٌ عَظِيمٌ وَ اَمَّا عِنْدَ سَائِرِهِمْ
فَالْمَسَانِدَةِ تَيْرِفِي الْطَّالِبِ اَنْ يَتَوَحَّدَ
الشَّيْخَةِ لِلْفَسِيْهِ الْمَسَانِدَةِ وَيُصَادِمُهَا
بِالْهُمَّةِ الْتَّامَّةِ الْقُوَّيَّةِ ثُمَّ
يَسْتَغْرِقَ فِي نِسْبَتِهِ بِالْجَمِيعِيَّةِ
وَهَذَا الْبَعْدُ اَنْ تَكُونَ نَفْسُ الشَّيْخِ
حَامِلَةً لِنِسْبَتِهِ مِنْ نِسَبِ الْقَوْمِ
وَكَانَتْ مَذَلَّةً رَاسِخَةً فِيهَا
فَتَتَتَقَلُّ نِسْبَتُهُ اِلَى الْطَّالِبِ
عَلَى حُسْنِ اِسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَشْتُرُ بِهِذَا التَّوْجِهِ
الذِّكْرُ وَالصَّرْبُ عَلَى قَلْبِ الْطَّالِبِ
وَإِذَا غَابَ الْطَّالِبُ فَإِنَّهُ
يَتَحَسِّلُونَ صُورَتَهُ وَيَتَوَجَّهُونَ
إِلَيْهَا۔

اور ہمہت تو عبارت ہے اجتماع خاطر اور قصد کے مفہیموں ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ نہ سما دے سو اس مراد کے جیسے پیا سے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خیر دی اُس نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ بعض شیوخ نقی اور اشیات میں مشغول ہوتے ہیں اور لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا مٹانے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اسکے مناسب جو مدد ہو سوائے اللہ کے۔

اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ در صاحب نیت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اُس پر ہمہت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اُس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوائے اس تصور کے تو مرض کی بیماری اُس شخص کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امتعاجیات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اُس کے خلق میں۔

ف- مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی

حقیقت ہمت] وَآمَّا الْهِمَّةُ
فَعَبَادَةٌ عَنْ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَ
تَأْلِيدُ الْعَزِيزِ مَتِّي صُورَةُ الْمُتَّسَعِ
وَالْطَّلَبُ بِحِكْمَتٍ لَا يَجْتُرُ فِي الْقَلْبِ
خَاطِرٌ مِسْوَى هَذَا الْمُرَادُ كَطَلَبِ
الْمَاءَ لِلْعَطْشَانِ وَأَخْيَرَنِي مِنْ
آثِقٍ بِهِ أَنَّ مِنَ الشَّيْوُخِ مَنْ
يَشْتَغِلُ بِالنَّفِقِ وَالْإِثْبَاتِ وَيَعْنِي
بِهِ لَكَرَّا دَهْدِي كَالْأَفْقَوْ أَوْ لَأَ
سَارَاقَ أَوْ مَائِنَا سِبْ هَذَا إِلَّا اللَّهُ
فَإِنَّهُ الْفَاعِلُ بِهَذَا الْفَعْلِ۔

ف- مولانا نے فرمایا مخبر موثوق سے مراد آخون محمد ولیل ہیں اور بعض مشارخ سے مجددی مشارخ مراد ہیں۔

سلب مرض] وَآمَّا رَفِعُ الْمَرْضِ
فَعَبَادَةٌ عَنْ أَنْ يَتَخَيَّلَ لَفْسَهُ
الْمَرْيُصَ وَأَنْ يَهْذِي هَذَا الْمَرْضُ
وَيَجْعَلَ الْهِمَّةَ بِحِكْمَتٍ لَا يَجْتُرُ فِي
قَلْبِهِ خَطَرٌ دُونَ هَذَا فَإِنَّ
الْمَرْضَ يَنْتَقِلُ إِلَيْهِ وَهَذَا إِمَّا
بَعْجَارَبٌ صُنْعَ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ۔

شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دلو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشنوع دل ہوا رزبان سے بھی کہے۔ یامن مُحَمَّدُ مُضْطَرٌ إِذَا دَعَا وَيَكْسِفُ السُّوءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلاء معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا۔

اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اس کے کچھ اُس میں تاثیر کرے اس طرح پر کہ گویا اُس کی ذات اس کی ذات سے مل گئی اور دلوں والوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نہ متروک کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہوا و حلق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا۔

اور تصرف کرنا والوں کے دل میں تا اُن میں محبت آ جاوے یا اُن کے محل اور اک میں تصرف کرنا تا اُن میں واقعات متمثلاً ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ القوت ہمت طالب کے نفس سے بھر جاوے اور اُس کو اپنے نفس سے منصل کر لے پھر محبت یا واقع کی صورت کو خیال کرے اور اُن کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُس میں اثر ہو گا جس کی طرف ہوا اور اُس

طریقہ توبہ بخشی اُدَمًا إِفَاضَةُ
الشَّكَوَيْةُ فَصُورَتُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ
نَفْسَهُ ذَلِكَ الْعَاصِي بَعْدَ أَنْ
أَثْرَفَ فِيْهِ نُوْعَ تَأْثِيرٍ كَانَ
نَفْسَهُ أَفَاضَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَ
وَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اِتْصَالٌ
مَا شَاءَ يَسْتَأْنِفُ فَيَنْدَمُ وَ
يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فَإِنَّ ذَلِكَ
الْعَاصِي يَتُوبُ عَنْ قَرِيبٍ۔

طریقہ تصرف قلوبِ والتَّصْرُفُ
فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يُجْبِيَ الْأَوْفَى
مَدَارِكِهِمْ حَتَّى يَتَمَثَّلَ فِيهَا
الْوَاقِعَاتُ صُورَتُهُ أَنْ يَصَادِمَ
نَفْسَ الْطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهِمَةِ
وَيَجْعَلَهَا مُتَصِّلَةً بِنَفْسِهِ ثُمَّ
يَتَخَيَّلَ صُورَةً الْمُحِبَّةِ وَ
الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَحَّدَ إِلَيْهَا
بِمَجَامِعِ قَلَبٍ فَإِنَّ الْمُتَوَجَّهَ إِلَيْهِ

میں مجتہ ظاہر ہو جاوے کی اور واقعہ
اُس کے ذہن میں صورت پکڑا جاوے گا۔
اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہوئے
کا یہ طریقہ ہے کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر
وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر
وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے
خالی کر دلے اور اپنی روح کو اُس کی روح
تک پہنچاوے چند ساعت یہاں تک
کہ اُس کی روح سے متصل ہو اور مل جائے
پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے
پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں
پاوے تو البتہ دہی اُس شخص کی نسبت
ہے۔

اور اشراف خواطیر یعنی دل کی باتوں
کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی
ذات کو ہربات اور ہر خطرے سے خالی
کرے اور اپنے نفس کو اُس شخص کے نفس
تک پہنچاوے پھر اگر اُس کے دل میں کچھ
کھٹکے اور کوئی بات علم ہو بطریقہ پر تو پڑنے
کے تدوہی بات اُس کے دل کی ہے۔

اور وقارع آندہ کے کشف کا طریقہ
یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے

یَتَأْتِرُّمْ وَيَظْهَرُ فِيهِ الْحُبُّ
وَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعُتُ -

طریقہ اطلاع وَأَمَّا الْإِطْلَاعُ
عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ
نِسْبَتِ اَهْلِ اللَّهِ اللَّهُ فَطَرِيقَةٌ
أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ يَدِيْهِ وَرَبْتَ
كَانَ حَيّاً أَوْ عِنْدَ قَبْرِهِ إِنْ
كَانَ مَيْتَاً وَيُقْرِنُ بِنَفْسَهُ
عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَلِيُضَعِّفَ بِرُوحِهِ
إِلَى الْمُرْدُجِ هَذَا الشَّخْصُ سَرَّاً مَانَأْ
حَتَّى يَتَصَلَّ بِهَا وَيَخْتَلِطَ ثُمَّ
يَرْجِعَ إِلَى نَفْسِهِ فَكُلُّ مَا وَجَدَ
مِنْ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هَذَا
الشَّخْصِ لَأَفْحَالَةَ -

طریقہ اشراف خواطر وَأَمَّا الْإِشْرَافُ
عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيقَةٌ أَنْ يُقْرِنَ
نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَخَالِطُهُ
لِيُضَعِّفَ بِنَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا
الشَّخْصِ فَإِنْ اخْتَلَطَ فِي نَفْسِهِ
حَدِيثٌ مِنْ قِبَلِ الْإِنْعَكَاسِ
فَهُوَ خَاطِرٌ -

طریقہ کشف وَقَاعِ آسَدَهِ وَأَمَّا الْكَشْفُ
الْوَقَاعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَطَرِيقَةٌ

سوائے اُس واقعے کے دریافت کے انتظار
کے پھر جب اُس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے
اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی
طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت
ملاءِ اعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع
کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اُن ہی
کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُس پر
حال گھل جاوے گا خواہ ہاتھ کی آواز سے
یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھ کر یا خواب
میں۔

اَن يُفْرِّغ لَهُنَّا كَعْنَ كُلِّ شَكْرٍ
اَنْ اَنْتَظَارَ مَعْرِفَةً هَذِهِ الْوَاقِعَةِ
فَلَذَا النَّقْطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيدٍ يُشِّدُّ
وَكَانَ الْاَنْتَظَارُ كَطَلَبِ الْكَمَاءِ
لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْبُوا بِنَفْسِهِ
زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ إِلَى الْمُلَدَّا
الْاَعْلَى اَوِ السَّاَفِلِ يَقْدُرُ اِسْتِعْدَادًا
وَيَنْجَرُ اِلَيْهِمْ فَانَّهُ عَنْ قَرِيبٍ
يَنْكَثِفُ عَلَيْهِ اَلْأَمْرُ بِهَتْفٍ
هَلِيقٍ اُوْرُوْيِقَدَ اِقْعَدَتِي فِي الْيَقْطَةِ
اَوْرُوْيِيَّا فِي الْمُنَامِ۔

ف۔ ملاءِ اعلیٰ ملائکہ کرو بین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل
اسرار قضا و قدر ہیں اور ملار سافل وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں اُن سے نیچے ہیں۔

اور بلاۓ نازلہ کے دفع کرنے کا
ی طریقہ ہے کہ اس بلاکو اُس کی صورت مثالی
کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت
اور دفع کرنے کو بیوتوت تمام خیال کرے
پھر اپنی ہمت کو اُس پر منتقل کرے اور اپنی
روح کو ساعت بساعت ملاءِ اعلیٰ یا ملار
سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور ان
ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ
دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم۔

طَرِيقَهُ دَفَعَ بِلَّا وَأَمَادَ فِي الْبَلِيَّةِ
الثَّاَزِرَتْ فَطَرَ يُقْدُرُ اَنْ يَنْخَيَّلَ
تُلُكَ الْبَلِيَّةَ لِصُوْرَتِهِ الْمَثَالِيَّةَ
وَيَنْخَيَّلَ مُصَادَّمَتَهَا وَدُفَعَهَا
لِفُوَّقَ تُمَّ يَجْمَعَ هَمَّتَهُ عَلَى اَذْلِكَ
وَيَرْبُوا بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ
زَمَانٍ إِلَى حَيْزِ الْمُلَدَّا الْاَعْلَى اَوِ
السَّاَفِلِ وَيَنْجَرُ اِلَيْهِمْ فَانَّهَا
عَنْ قَرِيبٍ تَسْدَرُ دَفَعَ وَاللَّهُ
اَعْلَمُ

اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو ان کے
قام مقام ہیں منتقل کرنا ہے اڑ دینے والے
کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثیر
کرنا مفترور ہے اور ملا دینا اُس کے ساتھ
اور اُس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ
بدن کے جباروں سے پاک ہو گئے ہیں
وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اُس
کے واصل کرنے پر قادر ہیں والد اعلم
اور یہ جو اشغال ہم نے مذکور کئے وہ
ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے
تھے۔

اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے
طریقے میں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم
اُن کو محبل ذکر کریں معلوم کر کے حق
تعالیٰ نے انسان میں جو بیٹھے پیدا کئے
ہیں جن کے حقاًق جُداجُد اہیں بذات خود
چنانچہ سیمی ظاہر ہوتا ہے شخُّ موصوف کے
اور اُن کے تابعینؒ کے کلام سے بیان
ستہ جہات اور اعتبارات ہیں نفس
ناطقہ کے توبہ نفس ناطقہ ایک اعتبار
سے مسمی بقلب ہے اور دوسرے اعتبار
سے اُس کا روح نام ہے وعلیٰ بذال القیاس

وَشَرُطُ هَذِهِ لِكَانَتْ مُنْصَرَفَاتٍ
وَمَا يَجِدُ رَجُلًا إِلَّا تَصَالُ
نَفْسٌ الْمُؤْشِرِ بِنَفْسِ الْمُؤْشِرِ
قَيْلُهُ وَالْأَدْنَامُ بِهَا وَالْأَفْصَاءُ
إِلَيْهَا وَالْأَصْحَابُ التَّجْرِيدُ مِنْ
غَوَّاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُونَ هَذَا
الْإِتِّصَالُ وَيَقْدِرُونَ عَلَى
تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَهَذَا
الَّذِي ذَكَرْنَا كُمَّا مِنَ الْأَشْعَالِ
هُوَ الَّذِي كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِي
الْوَالِدِ فَدِسْ سُلُوكًا۔

اشغال طریقہ مجذیہ | وَ لِلشیخِ
احمَدَ السَّرِّهِنْدِیِ اشغال
اُخْرَی فَلَنَذْ كُرْهَا بِالْأَجْمَالِ
إِعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي
الْإِنْسَانِ سِتَّ نَطَائِفَ رَهِی
حَقَائِقٌ مُفْرَدَاتٌ بِحِبَالِهَا مَاهُو
ظَاهِرٌ كَلَامُ الشِّیخِ وَ اتَّبَاعُهُ اُوچھا
وَ اعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ
فِھِی سَمَّیَ بِاعْتِبَارٍ قَلْبًا وَ بِاعْتِبَارٍ
اُخْرَ رُوحًا إِلَى عَيْرِ ذَلِكَ وَھُوَ
الَّذِي اخْتَارَ لَكَ سَيِّدِي الْوَالِدِ

لہ منفر دة

باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا اختار ہے اور مجھ کو ان لطائف کی صورت بتادی تو اوقل ایک دارہ یعنی کھنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اس دارے کے اندر دو دارے بنایا اور کہا کہ یہ روح ہے یہاں تک کہ چھوٹا دارہ کھا اور کہا کہ یہیں ہوں یعنی حقیقت نسانی جس کو آدمی عربی میں آنکے تعبیر کرتا ہے اور فارسی میں من اور ہندی میں میں بولتا ہے اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مدعای پھر اس حدیث سے استدلال کرتے تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ مقرابن آدم کے جسم میں دل ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف ستہ اور مجھکو اس حدیث کے الفاظ محفوظ نہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ مصل

ثابت نہیں۔

اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرہندی² کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے سر لطیف کو تعلق اور انتیا طب ہے بدن کے بعض اعضا سے ترقیت کا تعلق بائیں چھانی

و صَوَّرَنِيْ صُوَرَ هَافَرَ سَمَّ
دَائِرَهُ وَقَالَ هِلْمُ الْقَدْبِ
ثُمَّ دَائِرَةً أُخْرَى
فِي هَذِهِ الْدَّائِرَةِ وَقَالَ
هِيَ الرُّوحُ إِلَى أَنْ سَرَّ سَمَّ
الْدَّائِرَةِ السَّادِسَةِ
وَقَالَ هِيَ أَنَّا وَسَمَّعْنَاهُ
يَقُولُ بَعْضُهُمَا فِي الْبَعْضِ
وَلِسْتَنَدَلُ عَلَى ذَلِكَ
بِالْحَدِيْثِ الْدَّائِرِ
عَلَى الْسُّنْنَةِ الصُّوفِيَّةِ
إِنَّ فِي حَسَدِ ابْنِ
أَدَمَ مَقْلِبًا وَ فِي الْقَدْبِ
رُوحًا إِلَى أَخْرَى
وَلَمْ أَحْفَظْ لِفَظَهُ

وَبِالْجُمْلَةِ فَقَرَضُ الشِّيْشَةِ
أَخْمَدَ السُّرِّهِيْدِيَّ أَنَّ كُلَّ
نَطِيقَةٍ مِنْ تِلْكَ الْمَلَطَّاِفِ
لَكَدَ إِذْتَبَاطُمْ بِعُضُوِّ مِنَ الْجَسَدِ

کے بیچے دو انکل پر ہے اور روح کا ارتباً دراہنی چھاتی کے بیچے بمقابلہ دل ہے اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط کی طف مائل ہے اور اخفی کامقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس کا مقام رماغ کے بین اوقیں میں ہے اور ہر ایک عضویں اعضائے مذکورہ سے نفس کے مانند حرکت ہے تو شیخ محمد رح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر کرتے ہیں لاکی لفظ پھیلاتے ہوئے جیع لطائف مذکورہ پر اور اللہ کے لفظ کو دل پر پڑ بگا کر واللہ اعلم

فَأَنْقَلَتْ بِمُحْتَثِ الشَّدِّي الْأَيْسَرَ
بِأَصْبَعَيْنِ وَالرُّوْحُ مُحْتَثَ
الشَّدِّي الْأَيْمَنَ بِحَذَاءَ
الْقَلْبِ وَالسِّرُّ فَوْقَ الشَّدِّي
الْأَيْمَنَ مَا يَلَدَ إِلَى وَسْطِ
الصَّدْرِ وَالْخَفْيُ فَوْقَ الشَّدِّي
الْأَيْسَرِ مَا يَلَدَ إِلَى الْوَسْطِ وَالْأَخْفِي
فَوْقَ الْخَفْيِ وَالسِّرُّ فِي الْوَسْطِ
وَالنَّفْسُ فِي بُطْنِ الْأَوَّلِ مِنَ
الرِّدَمَانِ وَفِي كُلِّ مِنْ هَذِهِ
الْأَعْصَاءِ حَرَكَةٌ نَبِضَةٌ فَالْيَسِّرُ
يَا مُرِبِّي مَحَانَةَ تِلْكَ الْحَرَكَةِ
وَتَخْيِيلَهَا كِبِيرًا شَمِ الْدَّارَاتِ
قَمَّ يَا مُرِبِّي سَقِيٍّ وَالْأَثْبَاتِ
مَادًا لِلْفَظْلَةِ لَا عَلَى اللَّطَّافَيْفِ
كُلُّهَا وَصَارَ بِالْفَظْلَةِ لِلْأَمَلَةِ
عَلَى الْقَلْبِ وَاللَّهُ أَعْلَمَ -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدر دی کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدرا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور اخفی کے مابین ہے اور اخفی سب لطائف میں الطف اور احسن ہے اور روح الطف ہے قلب سے مشائخ مجدر دی میں مشغول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں لطائف

مذکورہ ست القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اُس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر طبقے میں درجہ پر درجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر طبقے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفعی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچاوے اور کلمہ الا اللہ کو دماغ میں ونڈھے پر پستان راست پر پہنچاوے اور کلمہ الا اللہ کو بطالف خمسہ پر پھیرتا ہو ادل پر ضرب کرے۔

سالویں فصل

حقیقت نسبت اور اسکی تحریکیل کا بیان

مرجع مشارع کے طریقوں کا
نفاذی کی تحریکیل ہے جس کو صوفی نسبت
کہتے ہیں اس واسطے کے فیضت الدُّعَوْ جعل
کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے
اور اُن کے زدیک میسُنی سبکینہ اور نور ہے۔
اور نسبت کی حقیقت اور مہیت
وہ کیفیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول
کر گئی ہے از قسم تشبیہ یہ فرشتگان یہاں
پاناطریف عالم جبروت کے
اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ
بندے نے جب طاعات اور طہارات
اور اذکار پر مدراومت کی تو اُس کو ایک
صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس
ناطقہ میں ہے اور اس توجہ کا ملکہ را سخن
پسیرا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ
ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے نطلع
جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں

مَرْجُعُ الْطُّرُقِ كُلِّهَا إِلَى تَحْصِيلِ
هَيَّا تَعَالَى لِفُسْانِيَّةِ شَمَيْهِ عِنْدَهُمْ
بِالشَّيْبَةِ لِأَنَّهَا لِنِسْبَةِ وَارِتِبَاطِ
بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِينَةِ
وَبِالنُّورِ -

وَخَقِيقَتِهَا الْيَقِيْنَةُ حَالَتْ
فِي التَّفْسِيرِ النَّاطِقَةِ مِنْ مَبَابِ
الشَّنِيْبَةِ بِالْمَلَكَةِ أَوِ التَّطْلُعِ
إِلَى الْجَبَرُودِ -

وَتَفْصِيلُهُ أَنَّ الْعَبْدَ
إِذَا دَأَدَمَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالظَّهَارَاتِ
وَالْأُذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ
قَائِمَةٌ بِالْمَفْسِرِ النَّاطِقَةِ وَ
مَلَكَةٌ رَّاسِخَةٌ لِهَذَا التَّوْجِيرِ
فَهَذَا حِسْنَاتٌ لِلنِّسْبَةِ حَتَّى
كُلِّ مِنْهَا أَتُوَاعُ كُثِيرًا

جنسیں ہیں ہر جنس کے نیچے احوال کثیرہ
داخل ہیں۔

سو نیخلہ احوال مذکورہ کے مجتہ اور
عشق کی نیت ہے تو اس میں مجتہ کی
صفت حکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر۔
اوہ نیخلہ احوال مذکورہ نفس شکنی
اور بیزاری لذات کی نیت ہے اور والد
مرشد اس کو نیت ہبیت کہتے تھے۔

اوہ نیخلہ اُن کے مثابہ کی
نیت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے
مجرو بیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف
متوحہ رہنا اسی کا نام نیت مثابہ ہے
حاصل کلام بالاجمال یہ ہے کہ حضور مج
اللہ رنگ بر نگی ہے بحسب اتصال یعنی
محبت یا نفس شکنی یا اُن کے غیر کی یاد رشت
کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ
محضوں کا ملکہ راسخ یعنی کیفیت تو یہ
قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت
مسنی پنیت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت
ہیں اور صاحب اسرار پر نیت کو علیحدہ عالم
دریافت کرتا ہے اور اشغال قادر یہ اور
چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ است غرض اُن

قِمْتُهَا نِسْبَةُ الْمُحَبَّةِ وَ
الْعِقْقَى كَتَلُونُ الْمُحَبَّةُ صَفَةٌ
شَرِّاسْخَةٌ فِي الْقَلْبِ -
وَمِنْهَا نِسْبَةُ لَسْرِ النَّفْسِ
وَالْتَّبَرِيُّ عَنْ حُفْظُ طِهَارَةِ كَانَ
سَيِّدِي الْوَالِدُ لِسِمِّيَهَا نِسْبَةٌ
أَهْلِ الْبَيْتِ -

وَمِنْهَا نِسْبَةُ الشَّاهَدَةِ
وَهِيَ مَلَكَةُ الْمَتَوَجِّبِ إِلَى الْمُجَرَّدِ
الْبَيْسِيَطِ وَبِالْجُمْلَةِ فِلَلْحُصُورِ
مَعَ اللَّهِ الْوَانٌ يَحْسُبُ إِقْرَانٌ
مَعْنَى مِنَ الْمُحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ
النَّفْسِ أَوْ غَدْرِهِمَا بِالْيَادِ دَاشَتْ
وَالنَّفْسُ تَقْوُمُ بِهَا مَلَكَةٌ دَاسْخَةٌ
مِنْ هَذَالِلَوْنِ وَتَسْمَى قِلْدَكَ
الْمَلَكَةُ نِسْبَةٌ وَالنِّسَبَ
كَثِيرَةٌ جِدًا وَصَاحِبُ الْبَيْرِ
يُذْدِرُ بُكْلُ نِسْبَةٍ عَلَيْهِ دَتَهَا
وَالْفَرَضُ مِنَ الْأَشْعَالِ كَحْصِيلُ
نِسْبَةٌ وَالْمَوَاصِبُ عَدِيَّهَا وَ
الْأَسْتِعْرَاقُ فِيهَا حَتَّى مَلَسِيَ

نیت کی تحصیل ہے اور اس پر دوام اور
مواظیت کرنا اور اس میں دوپے رہنا تاکہ
نفس اس مواظیت اور مشق داکی سے ملکہ
راسخ پیدا کرے۔

النَّفَسُ مِنْهَا مَلَكَتْ رَأْسَهُ -

ف۔ حاشیہ منہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مآل کار بیان کیا
کنیت ہے پھر اس کو دو قسم پر تقسیم کیا ہے تطلع ای الجھوت کے چند اصناف شمار کئے
بھرجن اصناف کا قاعدة کلیہ بتایا سواں کو تأمل کرتا کہ توراہ یا ب ہو۔

اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نیت مذکورہ

نہیں حاصل ہوئی مگر انہی اشغال سے
بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اس کی تحصیل
کا ایک طریق ہے انہی میں کچھ انحصار
تھیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے
کہ حضرات صحابہ اور تابعین سکینیہ یعنی
نیت کو اور ہمی طریقوں سے حاصل کرنے
کے سو منحملہ ان کے طریق تفصیل کے
مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات پر
خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی
محافظت کے ساتھ اور بختم اس کے طہارت
پر اور موت کی یاد پر حوصلات کی کامنے والی
ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعو
کے واسطے ثواب مہیا کیا ہے اور حجہ گنگاروں
کے واسطے عذاب یعنی فرمایا اس کو ہمیشہ یاد

وَ لَا تَنْدُنْ أَنَّ النِّسْبَةَ لَا يَحْصُلُ
إِلَّا بِهِذِهِ الْأَشْغَالِ بَلْ هَذِهِ
طَرِيقَةُ الْحِصْنَةِ لِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْنٍ
فِيهَا وَ غَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِنِي
أَنَّ الصَّحَابَةَ وَ الْتَّابِعِينَ كَانُوا
يُحْصِلُونَ السَّكِينَةَ بِطُرُقٍ
أُخْرَى فِيمَا الْمُوَاظَبَةُ عَلَى
الصَّلَوَاتِ وَالشَّبِيَحَاتِ فِي
الْخُلُوَّةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلَى شَرِيْطَةِ
الْخُشُوعِ وَالْحُضُورِ وَ مِنْهَا
الْمُوَاظَبَةُ عَلَى الظَّهَارِ وَ ذَرِّ
هَذِهِمُ الْلَّذَّاتِ وَمَا أَعْدَهُ اللَّهُ
لِلْمُطْعِيْعِينَ مِنَ التَّوَاقِ لِلْعَاصِيْنَ
لَكُمْ مِنَ الْعِذَابِ فَيَحْصُلُ الْفِكَاكُ
عَنِ الْلَّذَّاتِ الْحِمِيَّةِ وَالْقِلَّاعُ

رکھنا ہے تو اس مواظیبت اور بیاد کے سبب لذات حییہ سے انفکاک اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور مجھم لاؤس کے ظیبیت ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اس کے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کر نبی اللہ کی بات سُنْتے پر اور ان احادیث کے تامل کرنے پر جن سے دل زم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؓ اشیائی مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظیبت اور دوام کرتے تھے تو ان کو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخ اور ہیئت نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر جو افظت کیا کرتے تھے بقیہ عربی اور یہی مقصود متواتر ہے شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوراثت چلا آیا ہمارے مرثویوں کے طریق میں اس میں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں اور تحریص نسبت کے طریق رنگ برنگ ہیں۔

عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَاظِبَةُ عَلَى تِلَادَةِ الْكِتَابِ وَالْمَتَدَبِّرِ فِيهِ وَالسِّمَاعُ كَلَامُ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيْثِ مِنِ الْتِرْقَاقِ وَبِالْجُمْلَةِ فَكَانُوا يُوَاظِبُونَ عَلَى هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مُدَّةً كَثِيرَةً فَتَحَصَّلُ مَلَكَةُ رَاسْخَةٍ وَهَيْئَةُ نَفْسَانِيَّةٍ فِيهَا فِطْنَوْنَ عَلَيْهَا بَقِيَّةُ الْعَمَرِ وَهَذَا الْمَعْنَى هُوَ الْمُتَوَارِثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيقِ مَشَارِعِنَا لَا شَكَّ فِي ذَلِكَ وَإِنْ احْتَلَفَ الْأُلُوَانُ وَاحْتَلَفَ طُرُقُ تَحْصِيلِهَا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سُننا کہ قول فیصل اس بات میں یہ ہے کہ نسبت صحابہ اور تابعینؓ کی نسبت احترمی ہے اور وہ نسبت ہمارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقویٰ اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو ان کے کلام کا محل اصلی اور ان کے خاص اور عام کا ملٹج اوری یہی ہے تو تجھے کو

لائق ہے کہ ان حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو تم نے بتایا گموں کی جیو چنانچہ ان کے
قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے سا منصف سے فرماتے تھے کہ ائمہ الہبیت
رضی اللہ عنہم کی احوال کوئی نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مارے
ہے اور ان کا سلسلہ عالم احوال میں خطرہ القدس کے ساتھ ہنچ عجیب و رسوخ غیر متعلق
ہے اور تم نے مشاہدہ کیا کہ ان کا قول عالم احوال کے باطن دریا طن میں زیادہ تر ہے خارج
کی نسبت واللہ اعلم مترجم

مترجم گہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عدم النظر سے شہرہت
ناقصین کو جزو سے اکھاڑ دیا یعنی نادان کہتے ہیں کہ قادر یہ اور پشتیہ اور نقشبندیہ کے
اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعینؓ کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سینہ ہوئے خلا صہ
جو اب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیاؓ کے طریقہ رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے ہیں
وہ ام زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طبق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں تو
فی الواقع اولیاؓ کے طریقہ طریقہ مجہدین شریعت کے مانند ہوئے مجہدین شریعت نے استنبط
احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرائے اور اولیاؓ کے طریقہ نے باطن شریعت کی تحصیل
کی جس کو طریقہ کہتے ہیں تو اعد مقر فرمائے تو یہاں بدعت سینہ کا مگان سر اسر غلط ہے
ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کو سب صفاتے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی
تحصیل نیت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ ان کو بسبب
بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہؓ کرام کو قرآن اور
حدیث کے فہمی قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل
لہ مثال اس کی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے اور چیز پڑھ لے سکتا ہے ادمی اور جب آفتاب
غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی پڑھنے کے لئے اپس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں آفتاب رسالت طلوع
کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جمال یا کمال پر
وہ کچھ حاصل ہوتا تھا کہ اب چلوں میں وہ نہیں حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالمتاب غروب
ہوا حاجت پڑی ان اشغال کی اُس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کے لئے ۱۲ ق

والمرشد قدس سرہ سے میں نے
سُنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے
تھے جس میں حسین اور سید الاولیاء علی
ترضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ یہ نے
علیٰ ترقی کرم اللہ و جہم سے پوچھا اپنی
نسبت سے کہ آیا یہ دہی نسبت ہے جو تم
کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
حاصل تھی تو مجھ کو امر کیا نسبت یہ استقر
کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا
یہ نسبت دہی ہے بلا فرق۔

پھر معلوم کرنا چاہیئے کہ نسبت پر
مداومت کرنے والے کے حالات رفع
الشان نوبت بنت ہوتے ہیں گا ہے کوئی
اور کبھی کوئی تو سا لک اُن حالات رفعیہ
کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات
ذکرہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس
اور دل کے اندر اڑ کرنے کے علامات ہیں۔

محمد احوال رفعیہ کے مقدم رکھنا
ہے طاعات الہی کا اُس کے جمیع ماسوپ
اور اُس پر غیرت کرنا سو المبتا مالک
نے مؤطایں عبداللہ بن ابی بکر فرمے روایت

عرب اُس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَةِ
قَدِّيسَ سِرُّهُ يَدْكُرُوا فِعْلَةَ
لَهُ طَوِيلَةَ رَأَى فِيهَا الْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمْ فَقَالَ سَالَتْ عَلَيَّاً كَرَمَ
اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْ تَسْيِيْتِهِ هَلْ هِيَ
الَّتِي كَانَتْ هِنْدَ كُمْ فِي زَمَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَنِي بِالْإِسْتِغْرَاقِ فِيهَا
وَتَأْمَلَ حِدَّا شُمَّ قَالَ هَيَّ
هَيِّ بِلَا فَرْقٍ۔

ثُمَّ يَصَاحِبُ الْمُدَادَمَةَ
عَلَى السَّكِيْنَةِ أَحْوَالِ رَفِيقَةَ
تَنْوِيْهَ مَرَّةً فَلَيَعْتَمِمَ السَّالِكُ
وَلَيَعْلَمَ أَنَّهَا عَلَمَاتُ قَبُولِ
الطَّاعَاتِ وَتَأْثِيرِهِ فِي صَمِيمِ
النَّفْسِ وَسُوْبِدَاءِ الْقَلْبِ۔

وَمِنْهَا إِيْثَا رُطَاعَةُ اللَّهِ
سُبْحَانَهُ عَلَى جَمِيعِ مَا سَوَّا
الْغَيْرُونَ عَلَيْهِ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكٌ
فِي الْمُؤْطَاعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

کی کہ ابو طلحہؓ انصاری اپنے باغ میں نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوشنگ اڑی سوار دھرا دھر جھانکتی پھر تی بھتی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے پیچاں اور زمین پر چھکے تھے کہ اس کا نکلا دشوار ہوا تو ابو طلحہؓ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اس کے ساتھ دوڑایا کیا چھرا بینی نماز کی طرف متوجہ ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ لکھنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انحضرت سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یا باغ خیرات ہے اللہ کی راہ میں اس کو رکھیے اور درجیے جہاں کہیں چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس آیت میں اشارہ ہے قطیق مسحی اس سو در و الا عنان مسحور اور معلوم ہے۔

ابی بکرؓ رہ آتی ایسا طلحہؓ الانصاریؓ کا نیصلیؓ فی حارثیؓ لکھ قطراً مسیؓ فطیقؓ یتیرؓ و میلتمسؓ مخرجهؓ فاجبہؓ ذیلک فجعل یتبعد بصیرہ ساعۃ شم رجحہ ای صلاتیہ فاداہو لادید ری کم صلی فقال قذاصا بنتیؓ فی مالیؓ هذہ فتنۃ فجاءہ ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ اذی اصا بید فی حارثیؓ من الفتنۃ و قال یا رسول اللہ هو صدقۃ اللہ فضعہ حیث شدت و قصہ سلیمان علیہ السلام المشاہد لیکھا فی قولہ عز من فائل فطیق مسحیا میاسوق والا عنان مشهورۃ معلومۃ۔

مترجم کہتا ہے قصہ مذکورہ جملائیوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈیاں اور گردنبیں کاٹی جاوی ٹھلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک لہ یا اسرائیلیات ناقابل قبول علماء کے ہیں تغیر کبیر میں صحت یوں کی گئی ہے کہ گھوڑوں ملاحظہ کر کے حضرت سلیمان نے ان کی گردنوں اور پنڈیوں پر ہا نخ پھر رکھا۔ صحیح۔

طاویت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہ فتنے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سیلمانؓ نے گھوڑوں کو مر و ادالا۔

اور سبجد حالت رفیعہ نذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس طرح پر کہ اُس کا اثر یہ دن اور جوان بیرون طاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول میں یہ حدیث روایت کی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصوں کو حق تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھ گایا ہاں تک کہ پانچواں شخص فرمایا وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی مکان میں یاد کیا پھر اُس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر

لہ اس کے آگے یہ ہے اُس دن کہ نہیں سایہ ہو گئے سایہ اُس کا ایک تو امام عادل اور تجویان کے شوونا پیا اُس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کر دل اُس کا مسجدی میں نکال رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے ہاں تک کہ پھر آدمی مسجدی اور وہ شخص کو محبت رکھتے ہیں آپس میں اونچ جھی ہوتے ہیں محبت اور جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تہائی میں پس جاری ہوئیں آنکھیں اسکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کو بُلایا اُس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا اُس نے کہیں ڈرتاہ میں اللہ سے اور وہ شخص کو دیا کچھ صدقہ پس پوشریدہ دیا اُس کو یہاں نک کر دھ جانا یا کہیں ہاتھ اُس کے نے اُس چیز کو کہ خرچ کیا دابنے ہاتھ اُس کے نے یعنی اس طرح کچھ دیا کہ دابنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خبر نہ ہوئی اُس کی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوہ۔

وَمِنْهَا لَعْنَةُ الْجَوْفِ مِنْ
اللَّهِ تَعَالَى بِحَيْثُ يَظْهَرُ عَلَى
ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْجَوْفِ لَهُ
أَثْرٌ أَخْرَجَ الْحُفَاظَ فِي الْأَصْنُوْلِ
أَنَّ النَّسَّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَبْعَةٌ يُظْلِمُهُمُ اللَّهُ فِي
ظَلَمٍ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجَلٌ
ذَكَرَ اللَّهَ خَالِدًا فَفَاصَتْ عَيْنَاهُ
وَفِي الْحَدِيْثِ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَامَ عَلَى قَبْرِ
فَبَكَى حَتَّى ابْتَلَثَ رَحْيَتَهُ

کھڑے ہوئے تو اساروئے کے داڑھی تر ہو گئی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا
کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سینے مبارک
سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے
کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ
مبارک سے جیسے ہاندی سس سس بولتی ہے۔

وَكَانَ إِرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
بِاللَّيْلِ أَسِنَ يُزُّ كَأْزِنِيزَ
الْمَرْجَلِ.

ف - مولانا نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ مرد جو
روی اللہ کے خوف سے یہاں تک کہ دودھ مختن میں پھر جاوے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہ مرد کثیر البکا تھے آنکھیں دمکھتی تھیں آنسوؤل سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور
جیر بن مطعم نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی۔
تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف
امُّ خُلُقُوا مِنْ غَيْرِ شَكِّيْعَ اَمْ
هُمُ الْخَالِقُونَ

او بِمُجْمَلِ حَالَاتِ رَفِيعِ سَچَّا خَوَابَ ہے
حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ بنی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب
نیک مرد سے نبوت کے چھیالیں حصوں میں
سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ
باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر مبشرات
صحابہؓ نے کہا اور مبشرات کیا ہیں یا رسول اللہ
فرمایا نیک خواب جس کو نیک مرد پکھ یا اُس

وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
قَدْ أَخْرَجَ الْحُفَاظُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الرُّؤْيَا الْحَسِنَةُ مِنَ الرَّجُلِ
الصَّالِحِ جُزُّهُ مِنْ سِتَّةِ وَالْعَيْنِ
جُزُّهُ مِنَ النُّبُوٰتِ وَأَنَّهُ قَالَ
لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوٰتِ
إِلَّا مُبَشِّرَاتٌ فَقَاتُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ

لہ اس کو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ کا مختن میں پھر جانا محال ہے ایسے ہی اس کا
دوزخ میں جانا محال ہے۔ ۱۲

کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے
وہ نبوت کے چھیاں یہیں حصوں میں سے
ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ
اُن کے واسطے بشارت ہے زندگانی دینا
میں تفسیر کیا گیا ہے برداۓ صالحین اس
آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیا و
سچا خواب مراد ہے۔

بِيَارَ سُوْلَ اللَّهِ قَالَ اسْرَؤُّ يَا
الصَّارِحَةُ بِيَرِلَهَا اَلْرَجُلُ
الصَّارِخُ اَوْ تُرَى لَكَ جُزُّ عَمَّنْ
سِتَّةٌ وَّ اَرْبَعَيْنَ جُزُّ عَمَّنْ
النَّبُوَّةُ وَ بِهِ فُسُرُّ قُولُهُ تَعَالَى
لَهُمُ الْبُشُّرُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کے خواب کی تعبیر فرمایا کرتے تھے تا اینکہ بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اُس کی تعبیر فرماتے تھے۔

اور برویاۓ صالح سے مراد بھی ملی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہے خواب میں
یاد کیھنا جنت اور نار کا یاد کیھنا صالحین
اور انبیا علیہم السلام کا اس کے بعد دن کانات
متبرکہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ
محترم یا سجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآل
وسلم کا یاد کیھنا یا بیت المقدس کا اس کے بعد
رتبہ ہے وقائع آئندہ کے دیکھنے کا نہ طالق
رویت کے واقع ہوں یا وقائع گذشتہ
کا یاد کیھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا
دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور رکھی کا پینا
چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایات
ذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا یاد کیھنا

وَالْمُرَادُ بِالْتُّرْؤُّيَا الصَّالِحَةِ
رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمُنَامِ اَوْ رُؤْيَا
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَوْ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ
وَالْأَنْبِيَا اَعْلَمُ بِهِ رُؤْيَا الْمُشَاهِدِ
الْمُتَبَرِّكِ تَبَيَّنَتِ اللَّهُ الْحَرَامُ
وَمَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتُ الْمَقْدِسِ
شُمَّ رُؤْيَا الْوَقَائِعَ الْأَقْتَيْمَةِ
الْمُسْتَقْلِلَةِ فَقَعَ كَمَارَ اَى
اَوْ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْشِهِ
اَوْ رُؤْيَا الْاَنْوَارِ الْطَّبِيَّاتِ
كَشْرُبِ اللَّبَنِ اَوْ الْعَسْلِ وَالسَّمِّ

جا گئے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے کہ ایک مر قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ سے تھے تا آخر قصہ۔

كَمَا هُوَ مَذُكُورٌ فِي الْتَّابُرُ يَا
مِنَ الْأُصُولِ وَرُوْيَةِ الْمَلَائِكَةِ
فِي الْحَدِيْثِ إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ ذَاتَ لِيَلَتٍ فَظَهَرَتْ
ظُلَّةٌ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَانِيْجِ إِلَى
اَخْرَى الْقِصَّةِ۔

ف۔ قصہ مذکورہ جملہ صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسید بن حُضیر رضی تھی کے وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چاغوں کے ماندر و شیخی اتنا قریب آگیا کہ ان کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آخر حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تھجھل معلوم ہے کہ وہ کیا تھا انھوں نے کہا کہ نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے تیر سے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھ جاتا تو صحیح کے وقت اُن کو بوج کیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے۔

مترجم کہتا ہے روایت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہؓ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اُس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت میں نہیں پکڑ سکتا مولاناؒ نے فرمایا و دھہ اور شہد کے ماند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے احمدؓ اور ترمذؓ نے عائشہؓ صدیقہ سے روایت کی کہ کسی نے ورق بن توفیل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجۃ الکبریؓ نے کہا کہ اُس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ہبھور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اُس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوڑھی ہوتا تو اُس پر باب سفید نہ ہوتا۔

اور مجملہ حالات نیجہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سو

فَرَاسَتْ صَادِقَةً وَمِنْهَا الْفَرِزَا سَهْ
الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ

البته حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈر وک وہ بواسطہ نور الہی کے نظر کرتا ہے۔

اُوْسَاطِقَ نَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اِتَّقُوا
فِرَاسَتَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ
بِنُورِ اللَّهِ۔

مترجم کہتا ہے فراست صادقة سے ٹھیک اُنکل مراد ہے۔

اور بخیل حالت رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اُس کا جس کا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعض شخص غبار آلو دپریشان مورپھانے پھیپڑو والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لانا اگر قدر قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تحقیق تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے زدیک اُس کی ایسی دعا ہوتی ہے کہ جیسا اُس نے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے حالت رفیع جو مذکور ہوئے اور مانند ان کے اور حالت یلند دلالت کرتے ہیں مرد کی صحت ایکاں پر اور اس کی طاقت کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کر جانے پر اُس کے قلب کے باطن میں تو ساک ان کو غنیمت جانے۔

پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے درواز عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فنا فی اللہ اور بقای اللہ سے اور میرے

وَمِنْهَا إِجَابَةُ الدُّعَاءِ
وَظُهُورُ مَا يَطْلُبُ مِنَ
اللَّهِ وَتَعَالَى بِجُهْدِهِ هَمْتَهِ
كَالْيَهُ الْأَشَارَةُ فِي
الْحَدِيثِ رَبُّ أَغْبَرَ
وَأَشْعَثَ ذَنْبِ طَمَرَيْنِ
لَا يُعْبَأُ بِهِ لَوْا قَسْمَرَ
عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّ كَوَافِرَ
بِالْجُنُمَلَةِ فَهَذِهِ لَا
الْوَقَائِمُ وَأَمْثَالُهَا
ذَالَّةُ عَلَى صِحَّةِ
إِيمَانِ الرَّجُلِ وَ
قِبْوَلِ طَاعَاتِهِ وَسَوَابِيَةِ
النُّورِ فِي صَمْبَيْنِ قَلْبِهِ
فَلِيَغْتَنِمُهَا۔

ثُمَّ بَعْدَ حُصُولِ النَّسِيَّةِ
شُرُوجٌ أَخْرَ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللَّهِ
وَالْبَقَاءُ مِنْهُ وَالْحَقُّ عِنْدِي أَنَّهُ

نزویک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بواسطہ مشائخ سند متصل سے متواتر نہیں بلکہ یہ تو خدا کی ہیں ہے جس کو اپنے بندوں میں سے چاہے عنایت کرے یہ دون توارث کے اور اس مدعہ کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اُن کے پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہیں پہوچا بلکہ مجھ کو تو گوشہ ربانی پوچھ گئی سو اُس نے مجھ کو اللہ تک پہوچا دیا یہ کلام مطابق ہے اس حدیث مردی کے کہ سرمایہ کشیوں میں سے ایک کوشش جن اور انسان کے عمل کے مقابل ہے اس کو یاد رکھنا با یہ نہ خواجہ نقشبند کے مرشدوں کا سلسلہ معروف اور مشورہ سے سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا کے وہی ہونے کی نہ کسی ہونے کی تو ہماری اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ جل شانہ رہنا ہے۔

لیکن مُتَوَارِثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَا سِطَّۃُ الْمُشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَصَلِّ بِلَهْ هُوَ مُؤْهِبَةٌ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَیٰ يَهْبِبُهُ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ مِنْ غَیْرِ تَوَارِثٍ وَمِمَّا يَشَهِدُ لِهَذَا الْمُعْنَى مَارُویٌّ أَنَّ خُواجَةَ نقشبند سُلَیْلَ عَنْ سُلْسِلَتِ شِیْوخِهِ فَقَالَ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى اللَّهِ بِالسُّلْسِلَتِ بِلَهْ وَصَلَّتْ إِلَى جَدُّبَةٍ وَصَلَّفَتْ إِلَى اللَّهِ قُصِيَّةٌ لِمَا وَرَدَ جَدُّبَةٌ مِّنْ جَدُّ بَاتِ اللَّهُ تَوَارِثِي عَمَلَ الشَّقَلَيْنِ هَذَا مَعَ أَنَّ سُلْسِلَتَ شِیْوخِهِ مَعْلُومَةٌ وَمَعْرُوفَةٌ قَمَنْ شَاءَ هَذَا الْعُرُوجَ فَلَيَرْجِعْ إِلَى سَائِرِ كُتُبِنَا وَإِلَهُ الْهَادِیِّ۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے حاشیہ متنہیں فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تفصیل بیان کیا ہے جس کو شوق ہو وہ اُس کتاب کو دیکھو۔

آٹھویں فصل

خاندان ولی اللہی کے اعمال مجرم کا بیان

اس فصل میں والدرشد قدس سرہ کے بعض فائدے مذکور ہیں لیکن حضرت کے خلذانی اعمال مجرم کا اس میں ذکر ہے۔

والدرشد قدس سرہ نے مجھ کو وصیت کی یا معنی کی مواظیفت کی ہر دن گیا رہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چاہیں بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیا رہ بار اور فرمایا کہ یہ دو توں عمل غنائے دلی اور ظاہری دو توں کے واسطے مجرم ہیں۔

فِي شَجَنْ مِنْ قَوَاعِدِ سِيَدِي
الْوَالِدِيْ قُدْسَ سِيرَةً -

برائے کشائش ظاہری باطنی اور صافی
سِیدِی الْوَالِدِيْ قُدْسَ سِيرَةً
بِمُواظَبَتِيْا مُغْتَبِيْ كُلُّ يَوْمٍ مِائَةً
دَالَّفَ مَرَّةٌ وَسُورَةُ الْمُزَمِّلِ
أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ
فَإِحْدَى عَشْرَ مَرَّةً وَقَالَ هَذَا
مُحَرَّبَانِ بِلِغْنَى الْقَلِيلِيَّ وَالظَّاهِرِيَّ
كَلِيَّهِمَا -

لہ اور بعض مثالیخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتا لیں بار بھی منقول ہے اور بعض سے نامزدین پڑھنا اس کا اس طرح کہ عشا کے بعد دو رکعتوں میں اکتا لیں بار پڑھنے اس طرح کہ اکلیں بار پہلی رکعت میں اور بیس بار دوسری رکعت میں اور مولی فخر الدین صاحب رحمۃ اللہ کے مریدوں میں مجرم اسکا ایک طریق یہ ہے کہ بعد سنت فخر کے ایکبار اور ہر نماز کے پنچگانہ میں سے دو رہ بار کہ شب و روز میں گیارہ بار ہجوجادے اور اس فقیر کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھنے اُس کو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَرَبْتُ هَذَا
الْعَمَلَ فَوَجَدْتُ شَكْرَ بَلْقَ - ۱۲ ق۔

اور مجھ کو وصیت کی درود کی بھیشیگی
پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے
ہم نے پایا جو پایا۔

وَأَوْصَلَنِي بِمُؤْطَبَةِ الصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّ يَوْمٍ وَّقَالَ بِهَا وَجَدْ نَا
مَاءَ جَدْنَا -

اور سُنایں نے والد مرشد سے فرماتے
تھے کہ جب کوئی تیر سے پاس اپنے دانت کے
درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اُس
کو ریاح ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پڑی
پاک لے اور اُس پر پاک ریتادال اور ایک
کیل یا کھوٹی سے اُس پر ابجد ہو ز حلقی لکھ اور
کیل کو الف پر زور سے داپ اور ایک بارہوڑہ
فاتح پڑھ اور درد والا آدمی اپنی انکلی کو درد
کے مقام پر زور سے رکھ رہے چھ اُس سے پوچھ
کہ تھکلو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے
اور نہیں تو کیل کو درد سے حرف یعنی پے کی
طرف نقل کرے اور دو یار سورہ فاتح پڑھے
اور پوچھ پہلی یار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں
اگر صحت ہو گئی تو فہم اولاد اور نہیں تو جیم کی
طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے

بِرَأْكَ دَرَدَنَانِ وَسَمِعَتْهُ
لِيَقُولُ إِذَا
دَرَدَ سُرُورَ دَرِيَاحَ جَاءَكَ مَنْ

يَنْتَأْتِمْ فِرْسَنَأَوْرَاسَنَةَ أَوْ
تُوْجَعُهُ السَّرِيَاحُ فَخُذْ لَوْحَهَا
طَاهِرًا وَّضَعْ عَلَيْهِ رِمْلَةً طَاهِرًا
وَالْكُتُبِ بِمِسْمَارٍ أَبْجَدْ هَوَزْ
حُلْقَى وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْأَيْفَرِ
وَاقْرَأْ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَصَاحِبِ
الْأَلَمِ وَلِضَرِ إِصْبَعَهُ عَلَى مَوْضِعِ
الْأَلَمِ لِيَقُولَهُ ثُمَّ سَلَّمَ هَلْ
شُفِيقَتْ قَارُونَ شُفِيقَ فِهَا وَالْأَنْقَلَتْ
الْمِسْمَارَ إِلَى الْبَأْءَ وَقَرَأَتْ
الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلَتْهُ
كَالْأُولُ دُلْ قَارُونَ شُفِيقَ فِهَا وَالْأَنْقَلَتْ

لہ ظرف جلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اُس کے میں نے لکھ ہیں جو چاہے
اُس میں سے دیکھ لے اور صلواۃ تجینا کا ستر بار ہر روز ڑپھنا قضاۓ حواج کے لئے ایک بزرگ
سے مجھ کو پہنچا ہے اُس کی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے۔ ۱۲

اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابنا جاوے
اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھنا جاوے تو
آخر حرف تک تو نہ پہنچے گا مگر یہ کہ خدا
اس کے اندر سی شفاعة نایت کرے گا۔

اور میں نے والد مرشد سے سُنافریات
تھے کہ جب تھکلو کوئی حاجت پیش آئے
یا کوئی شخص تیرا گا تب ہو اور تو چاہے کہ
حق تعالیٰ اُس کو سالم اور غائب پھر لاوے
یا کوئی تھکلہ بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ
اس کو صحت بخشے تو سورہ فاتحہ کو اکتا لیں
بار بخیر کی منت اور فرض کے درمیان میں
پڑھ۔

الْمُسْمَارَ إِلَى الْحُمْمَ وَ قَرَأَتْ
الْفَاتِحَةَ ثَلَاثًا وَ هَكَذَا فَلَا
تَصِلُ إِلَى أَخِرِ الْحُرُوفِ إِلَّا
وَقَدْ شَقَّا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى ۔
بِرَأْيِ دَفْعَةِ حَاجَةٍ وَ سَمْعَتْهُ يَقُولُ
وَرَدَ إِذَا عَنَتْ
عَامِي شَفَاعَةِ مَرِيضٍ لَكَ حَاجَةٌ
أَوْكَانَ لَكَ غَائِبٌ فَأَرْدَتْ
أَنْ يَرْجِعَهُ اللَّهُ سَالِمًا غَانِمًا
أَوْكَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَأَرْدَتْ
أَنْ يَشْفِيَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَأَقْرَأَ
سُورَةَ الْفَاتِحَةِ إِحْدَى وَ
أَرْبَعِينَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ
الْفَجْرِ وَ قَرْضِهِ ۔

ف۔ مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جیسا کہ فاتحہ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور مجموع یعنی تپ دا لے
کے منہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالیٰ اُس کو فائدہ بخشے۔

اور میں نے سُنَا ان یہی حضرت سے
فرماتے تھے کہ جس کو بیاولا کتا کاٹے اور

بِرَأْيِ گُزِيدَنِ دَفْعَةِ حَاجَةٍ يَقُولُ
سَكَ دِلْوَانَهُ مَنْ عَصَمَهُ الْكَلْبُ

اے اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہنچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اُس پر الحمد کتا ہیں
با رسانہ وصل میں بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشا اللہ تعالیٰ وہ
مرض اس کا جاتا ہے گا اور اگر فرستہ د ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے ۔ ۱۰

اُس کے دیلوان ہو جانے کا خوف ہوتا ہے
ایت کو ردنی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ
إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدَ الْفَظْرِ وَيَدَا
تک اور اُس کو ہمدرے کہہ دن ایک ٹکڑا لکھایا
کر لے۔

اور میں نے اُن حضرت سے سُنافر ماتے
تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے
اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔

متزجم ہتا ہے یہ علی حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم۔

اور میں نے اُن حضرت سے سُننا
فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت
إِنَّ الَّذِينَ أَمْنَوْا وَعَلَوْا الصَّلَوةَ
سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ
سے بہ دعا کرے کہ اُس کو جگا فی جس وقت کا کر
ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اُسکو جگا دے گا اُسی وقت۔

الْمَجْنُونُ وَخَيْفَ عَلَيْهِ الْجَنُونُ
فَأَكَبَ لَهُ هَذِهِ الْأَيَّةُ عَلَى أَذْيَعِينَ
كُسْوَةٌ مِّنَ الْخُبْرِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ
كَيْدَهَا وَأَكَيْدُهَا فَمَهِلَ الْكُفَّارُ
أَمْهَلُهُمْ رُوَيْدَهَا وَمَرَّهَا أَنْ
يَأْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كَسْرَةً۔
بِرَأْكَ دَفْعَ فَاقِمَا وَسَمْعَتْهُ يَقُولُ
مَنْ قَرَأَ مُسُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ
لِيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقِتَّا۔

بیدار شدن از شب | و سمعتہ
یقُولُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ
إِنَّ الَّذِينَ أَمْنَوْا وَعَلَوْا الصَّلَوةَ
إِلَى أَخِرِ مُسُورَةِ الْكَهْفِ وَسَأَلَ
اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يُؤْقِظَهُ فِي أَيِّ
سَاعَةٍ أَرَادَ أَيْقَظَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِيهَا

لہ سنا اس فیقرے اپنے اُستاد مولانا الحق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو بادلائتا
کاٹے تو ایک ٹکڑا باتات کا خоторے سے گڑیں لپیٹ کر کھلاوے تو انشا اللہ تعالیٰ زہر اُس
کا ہمیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

۱۲ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حزب الیحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی محدث
سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو بارہ روز پڑھ
لیا کرے تو اُس کو فاقہ نہیں پہنچے گا۔

مترجم کہتا ہے سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہیں۔

إِنَّ أَنْذِيْنَ أَمْتُنَا وَعَمَلُوا الصَّلِّيْخَتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفَرْدَسِ
نَزُّلَ لَهُمَا دِيْنَ فِيْهَا لَمْ يَعْوُنَ عَنْهَا حَوَّلَهُ قُلْ لَوْكَاتِ الْحَمْرَادَادَا
تَيْكِلِمَاتِ رَبِّيْ تَنَفَّدَ ابْحَرْدَقِيلَ آنْ تَنَفَّدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَتَوْجِنَّا
بِمُشَلِّبِ مَدَّادَاهُ قُلْ إِنَّمَا آنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوْحَى إِيْ آنَّهَا لِهُمْ
إِلَهٌ وَاحِدٌ هُ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلِيَعْمَلْ عَمَلًا مَا حَاجَأَ
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا هـ۔

یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے
کذافی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

اور سنایں نے حضرت والدے فرماتے
تھے کہ اس تعلیم کو لکھ اور بڑکے کی گردن میں
لٹکا ہتھ تعالیٰ اُس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ
سے آخر تک تعلیم مذکور ہے ترجیح اُس کا یہ
ہے کہ بواسطہ کلمات آئیہ کے جو اپنی تاثیریں
پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان
اور کاٹنے والے کیرے اور نظر لگلنے والے
کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی دس
لا ہوں ولا قوہ الاباللہ العلی عظیم کے قلعے میں۔

لہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین کے لئے یوں تعلیم کرتے تھے اعیذ
کُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْتَّامَاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ
او رُمَّلَتْ تھے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم ع تعلیم کرتے تھے ساتھ اس دعا کے سعیلیں اور سخت کو روایت کی
یہ مسلم فہمے اور معمول مولانا عبد العزیز صاحب و مولانا سعیج صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس عکس لکھنے کا تھا اعوذ
بکلمات اللہ التامات من کل شر شیطان و هامتو من کل عین لامت

عمل حفظ اطفال | وَسِعْتَهُ
يَقُولُ اكْتُبْ هَذِهِ الْعَوْدَةَ
وَعَلْقَهَا فِي عُنْقِ الْطِّفْلِ يَحْفَظُهُ
اللَّهُ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ هُ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
الْتَّامَاتِ مِنْ شَيْكِلْ شَيْطَانٍ
وَهَامَةٍ وَعَيْنٍ لَامَةٍ مُحَصَّنَتُ
بِحُصْنِ اَنْفُرِ الْفِلَ لَأَحْوَلَ وَلَا تُوْقَةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هـ

اور سُنایں نے اُن سے فرماتے تھے کہ
یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر کے امان اور بُناد
ہے ہر آفتاب سے پڑھا کرے اُس کو صبح اور شام
ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ
کے نام سے خداوند اتو میرا رب ہے کوئی
معبد برق نہیں سوائے تیرے بھی پر میں
نے بھروسا کیا اور تو ہی ماک ہے عرش
عظیم کا اور نہ بچا وہ ہے گناہ سے اور نہ قوت
ہے بندگی پر گھر اللہ کی توفیق سے جو بلند
اور بزرگ جو اللہ نے چاہا ہو اور جو نہ چاہا
نہ ہو ایں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ
ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے
علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو
شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوند ایں پناہ
ما نگتا ہوں اپنی ذات کی براہی سے اور ہر
چلنے والے جاندار کی براہی سبھیں کی چوٹی کو
تو تھامے ہوئے یعنی تیرے قبضہ قدرت میں
ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو ہر
چیز کا نہ گبان ہے الہیتے میرے کام کا بنا نے
والا اللہ ہے جس نے قرآن اُتارا اور وہ نیکو
کاروں کو درست رکھتا ہے سو اگر وہ نہ
مایں اور گردن کشی کریں تو کہ مجھکو اللہ کافی
ہے کوئی معبد برق نہیں سوائے اُس کے

برائے امان ازہر آفت | و سمعتہ
یکقولُ هذَا الْذِي أَعْمَلَ مِنْ
كُلِّ أَفَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا وَمَسَاءً
بِسْمِ اللَّهِ الْلَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلُ
وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَكَانَ وَمَا لَمْ
يَشَاءْ مَا يَكُنْ أَنْشَهَدَ أَنَّ
اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ
اللَّهُ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
وَأَخْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ ذَآبَةٍ أَنْتَ أَخْذُ
نَّا صَيْمَهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ
مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
حَفِيظٌ إِنَّ وَلِيَ يَعْلَمُ اللَّهُ الَّذِي
نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّ الظَّالِمِينَ
قَارَنْ تَوَلَّ وَأَقْلَلَ حَسِيَ اللَّهُ لَكَ
إِلَهٌ إِلَّا هُوَ عَلَيْكَ تَوَكَّلُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

اسی پریس نے اعتماد اور بھروسائیا اور وہی
مالک بے عرش غنیم کا۔
اور بیس نے حضرت والد سے سنا فرماتے
تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے فیض
اُس کو چاہیے یوں کہے کہ فیض عمن فیض
حُمَعَسَقَ حُمَيْثَ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ
کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف
کے تلفظ کے ساتھ اور بائیس ہاتھ کی انگلی
کو قیض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کو زدیک
پھر دلوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کئے
چلا جاوے پھر دلوں کو کھول دے اس
کے سامنے جس سے ڈرتا ہے۔

مترجم کہتا ہے لفظ اول سے گھیعَصَ اور لفظ ثانی سے حَمَعَسَقَ مراد
ہے لعینی جب کاف کے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ماکہ لعینی دوڑا
حرف بولے تو دوسری انگلی بند کر لے اور یا یہ تھتنا نیہ کے بعد تیسرا انگلی اور عین
کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کر لے اور علی ہذا القياس لفظ ثانی کے ہر
حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیس ہاتھ کی بند کرے۔

اور بیس نے سُنا حضرت والد ماجدؓ
فرماتے تھے کہ چھٹے آیتیں ہیں قرآن کی جن
کا آیات شفانام ہے بیمار کے واسطے ان
کو ایک برتن میں لکھ اور پانی سے دھو کر
پلاوے آیات مذکورہ وَيَسْفِ سے آخر
تک ہیں۔ ان آیات شفانام کا ترجمہ یہ ہے۔

بِرَاسِ خُوفِ حَامِمٍ | وَسَمِعَتُهُ يَقُولُ
مَنْ حَادَتْ ذَارُسُلَطَانِ فَلَيَقُولُ
كَمْ يَعْصِنَ كُفَيْتُ حَمَعَسَقَ حُمَيْثَ
وَلَيُقِضِّنَ كُلَّ رَاضِيَعِ مِنَ الْمُبِيرِ
الْيَمِنِيِّ عِنْدَ حُلَّ حَرَمٍ فِي مِنَ الْلَّفَظِ
الْأَوَّلِ وَمِنَ الْيَمِنِيِّ عِنْدَ حُلَّ حَرَفِ
مِنَ الشَّانِيِّ ثُمَّ لِيُفَخِّهُمْ بِأَجَيْعَا
فِي وَجْهِهِ مَنْ يَخَافُ مِنْهُ۔

آیات شفانام کے مریض | وَسَمِعَتُهُ
يَقُولُ سِتُّ آیَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ
سُمَيٰ يَا يَاتِ الشِّفَاءَ يَكْتُبُهَا
لِلْمَرِيْضِ فِي إِنَاءٍ يَمْحُوُهَا
بِالنَّبَاءِ وَيَتَرَبَّ وَيَشْفِي صُدُورَ
قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَشَفَاءٌ لِمَا فِي

(۱) اور اللہ مومنوں کے سینوں کو شفا بخشتے گا (۲) اور امراض سینہ کے لیے شفایں (۳) ان کے پیٹ سے پینے کی چیز نہ لکھتی ہے جو کہ مختلف رنگ ہیں اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے (۴) قرآن سے جو کچھ ہم نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے شفا اور چوتھے ۵۵ اور جب میں ہمارے ہاتھوں تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے (۵) آپ نے مجھے کہ وہ مومنوں اور میں نے حضرت والد سے سُننا فرماتے تھے تین تین آیتیں ہیں کہ جارو کے اثر کو دفع کرنی میں اور شیطان اور چوروں اور درندے کے جانوروں سے بناہ ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورہ بقرہ کا اول سے اور آیتیں الکرسی اور دو آیتیں اس کے بعد کی خالدہون تک اور تین آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی بیتہاما فی الشَّمَوَاتِ سے آخر تک اور تین آیتیں سورہ اعراف کی ایت ربکُم سے مُحْسِنِینَ تک اور سورہ بنی اسرائیل کی کچھ پلی آیت یعنی قُلْ اذْعُوا اللَّهَ أَوْ اذْعُوا الرَّحْمَنَ سے آخر تک اور دس آیتیں صافات کے اول سے لازم پ تک اور دو آیتیں سورہ الرحمن کی یا ماعشر الحجَّ سے تنتصراں

الْمُصْدُورِ بِحُجَّةٍ مِّنْ بُطُّوْنِهَا
شَوَّابٌ مُّخْتَلِفٌ الْوَعْدُ فِيهِ
شَفَاءٌ لِّتَاسِ وَتَرْزِلُ مِنْ
الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ
لِلْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا مَرِضَتْ فُهُوَ
يَشْفِيْنَ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا
هُدَىٰ وَشِفَاءٌ -

سی و سُمہ آیت بِرَأْيِ وَسَمِعْتَنَا يَقُولُ
دَفْعَ ازْسَحْرُومِيْفَطَتْ
اَيَّةٌ تَنْفَعُ مِنَ
اَزْدَرْدَانُ دَرْنَدَكَانَ اَسْحَرْوَتَلُونُ

حِزْرَأَمِنَ الشَّيْطَانِ وَالْكُصُوصِ
وَالسِّبَا عَارِجُ اِيَّا يَاتِ مِنْ اَوَّلِ
الْبَقَرَةِ وَآيَةُ الْكُرُبَيِّ وَآيَاتِنِ
بَعْدَهَا لِلْخَلِدُونَ وَثَلَاثَ مِنْ
اَخْرِ الْبَقَرَةِ وَثَلَاثَ مِنْ الْعَرَافِ
إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ إِلَى مُحْسِنِينَ
وَآخَرُ بَنِي اِسْرَارِيْلَ قُلْ اَدْعُوا
اللَّهَ أَوْ اَدْعُوا الرَّحْمَنَ وَعَشْرُ
آيَاتِ مِنْ اَوَّلِ الصَّفَتِ إِلَى
لَا زِبٌ وَآيَاتِنِ مِنْ سُوْرَةِ
الرَّحْمَنِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ إِلَى
تَنْتَصِرَوْانِ وَآخَرُ اَحْتَلُونَ اَنْزَلْنَا

تک اور آخر سورہ حشر کی کو اُندر لئیا
سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن بیجی
قُلْ أُوْحَىٰ كَيْ وَأَتَّلَّ نَعَالَىٰ حَدَرَتِنَا
سے شَطَطَاتٌ تک تو یہی آیات مذکورہ
تینتیس آیت سے مسمی ہیں اور ہمارے
والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ
اور قل یا آیہ الکافرون اور قل ہو
اللہ احمد اور قل اعوذ برب
الفلق اور قل اعوذ برب الناس
زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول
آیت یعنی قُلْ أُوْحَىٰ سے شَطَطَاتٌ تک یہ تھے۔

هَذَا النُّقْرَانُ وَآيَاتُنَّا مِنْ قُلْ
أُوْحَىٰ وَأَنَّهُ تَعَالَى حَدَرَتِنَا
إِلَى شَطَطَاتٍ فَهَذِهِ هِيَ الْأُدْيَاتُ
الْمُسَمَّاَتُ مُتَلَّثِّيَةٌ وَتَلَيِّنَتْ أَيَّةً
وَكَانَ سَيِّدِي اَنُوَالِدُ يَزِيدُ
عَلَيْهَا الْفَعَالَجَتَّةُ وَقُلْ يَا آيَهَا
الْكُفَّارُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
الْمُوَوَّذَتَيْنَ وَيَأْتُكُمْ مِنْ أَوْلَىٰ
السُّوْرَةِ قُلْ أُوْحَىٰ إِلَى شَطَطَاتِ

ف۔ مترجم کہتا ہے حضرت مصطفیٰ قدس سرہ آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور
اختصار کے کہ واقف سمجھ لے گا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات
مذکورہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش نہ کرنی پڑے۔

الْتَّمِذِيلُكَ الْكِتَابُ لَارَبِّيْ فِيْهِ حُدُّىٰ لِلْمُتَقْدِيْنَ هُذَا الَّذِيْنَ يُوْمِنُوْنَ
بِالْعَيْنِ وَيُقْيِمُوْنَ الصَّلَوَةَ وَمِتَارِزَ قَنْهُمْ يُنْفَقُوْنَ هُذَا الَّذِيْنَ يُوْمِنُوْنَ
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ هُوَ بِالْأَخْرَيِّ هُمْ يُوْقِنُوْنَ
أَوْلَيْكَ عَلَىٰ هُدُّىٰ مِنْ رَبِّهِمْ وَأَوْلَيْكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ه
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَنْجَى الْقَيْوُمُ طَرَدَ تَأْخُذَهُ سِنَّتَهُ وَلَا تَوْمَطُهُ
مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ هُوَ ذَا الَّذِيْ يَسْفَعُ عِنْدَهُ لِلْأَيَادِيْنَ ه
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ هُوَ ذَلِكَ مُجْبِطُوْنَ لَتَّهُ مِنْ عِلْمٍ
لَا يَمَا شَاءَ هُوَ بِسِعَتِ كُرْسِيِّهِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ هُوَ ذَلِكَ حَفْظُهُمْ ه
وَهُوَ أَعْلَىُ الْعَظِيْمُ ه لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّيَنِ ه قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنْ الْغَيْرِ ه

فَيَنْتَ يَكْفُرُ بِالْطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ
لَا فِيْصَامَ لَهَا حَوْلَ اللَّهِ وَسَمِيعٌ عَلَيْهِ ٥

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يَخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا أَوْلَيَاهُمُ الطَّاغُوتُ يَخْرِجُهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا حَالِدُونَ ٦
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدِدُ دُرْمَانًا فَإِنْ فُسِّكَ
أوْ تُخْفِيْهُ يُخَاهِيْنُّمْ يَهُوَ اللَّهُ ٧ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ٨
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٩

أَمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ هُكُلُّ أَمَنَ
بِاللَّهِ وَمَلَكَاتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا فَرْقَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رَسُلِهِ
وَقَاتُوا سِعْنَا وَأَطْعَنَا غُفرَانَكَ رَبَّنَا وَلَكَ الْمُصِيرُ ١٠ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ
نَفْسًا لَا وَسْعَهَا حَيْثَمَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اتَّسَبَتْ هَرَبَّنَا لَهُ
تُؤَاخِذُنَا إِنْ نَسِيَّنَا ١١ وَأَخْطَلَنَا حَرَبَّنَا وَلَا تُحْمِلْنَا عَلَيْنَا كُلُّهُ الْمَاحْمَلَةَ
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا هَرَبَّنَا وَلَا تُحْمِلْنَا مَا لَدَنَا قَةَ لَنَّا بِهِ ١٢ وَأَغْفُ
عَنَّا وَقَفْ وَأَغْفِرْنَانَا وَقَفْ وَأَرْحَمْنَانَا وَقَفْ أَنْتَ مَوْلَانَا وَقَفْ فَانْصُونَا عَلَى الْقُوْمِ
أَنْكَافِرِينَ ١٣

إِنَّ رَبَّكُمْ أَنَّهُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُعْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَتَّىٰ يَنْتَلِعَ وَأَشْمَسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِإِمْرِهِ الْأَكْلُهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ١٤

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَعُّعًا وَحْقِيْةً طَانَةً لَا يُجِيْبُ الْمُعْدَنِينَ هَلَّذِنْفُسٌ وَافِي
الْأَرْضِ يَعْدَرُ أَصْلَاحَهَا أَدْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنْ
الْمُحْسِنِينَ ١٥

قُلْ إِذْ دُعَوَ اللَّهُ أَوْ إِذْ دُعَوَ الرَّحْمَنُ حَأْيَا مَا تَدْعُوا فَلَمْ يَأْسِمْ أَسْمَاءُ
الْحُسْنَى وَلَا يَجْهُرُ صَلَاتِكُ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا وَلَا تَعْنَى بَيْنَ ذَلِكَ سَيِّلَاهُ
وَقُلْ هُنَّ الْمُحْمَدُ بِنَبِيٍّ أَذْيَى لَمْ يَتَحْدُدْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الْدُّولِ وَكَبِيرٌ هُ تَبْيِرَاهُ
وَالصَّفَاتُ صَفَاهُ فَالرَّازِّ أَحْرَوَاتِ رَجْرَاهُ فَالْمَتَالِيَاتِ ذَكْرَاهُ
إِنَّ رَبَّكُمْ نَوَاحِدُهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَلَا رَبِّ رَضِيَّ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمُسْتَأْرِقِ هُ إِنَّا زَيَّنَاهُ السَّمَاءَ الْمُنْيَا بِرِزْيَنَةٍ وَإِنَّكُو أَكِيرٌ وَحَفْظَانَ
مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَتَارِدِهِ لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمُلَأِ الْأَعْلَى وَيُقْدَمُونَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَأَصْبَكَ هُ إِلَّا مَنْ خَطَّفَ
الْخَطْفَةَ فَأَتَبْعَثُهُ شَهَابَ ثَاقِبَ هُ فَاسْتَفْتَهُمْ أَهْمُمْ أَشَدَّ خَلْفًا
أَمْ مَنْ خَلَقْنَا رَأْخَلَقْنَا هُمْ مِنْ طَيْبِنَ لَأَرِبَّهُ

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْوُسُنِ إِنْ أَسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُ وَأَمِنْ أَقْطَارَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُ وَلَا تَنْفُذُ وَنَ لِلَّهِ سُلْطَانُهُ فَبَأَيِّ
أَدَاءِرِ تِكْمَائِكِ بَأْنِ هُ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَمَخَاسِرٌ
فَلَا تَنْتَصِرُونَ هُ

لَوْ أَتَرْتَبَاهُ الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ شَرَائِيَّةَ حَاسِعًا مُتَصَدِّدًا
مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِنَكُ الْأَمْثَالُ نَضَرُوهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَلَّوْنَ
هُوَ اللَّهُ أَذْيَى لَا إِلَهَ إِلَّاهُو هُ عَالِمُ الْعَيْنِ وَالشَّهَادَةُ هُوَ الرَّحْمَنُ
الرَّحِيمُ هُوَ اللَّهُ أَذْيَى لَا إِلَهَ إِلَّاهُو حُكْمُ الْمُلَكُوتِ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ مِنَ الْمَهِيمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَارُ الْمُتَكَبِّرُ مُسْبَحَانَ اللَّهِ عَمَّا
يُشَرِّكُونَ هُ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لِلْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى
يُسْتَعْجِلُ كُلَّ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ هُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
قُلْ أَدُّحِي إِلَى أَنَّهُ أَسْتَمَعُ نَفَرُ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَوْعَنَا

ثُرَّاتٌ بَعْدَهُ دَى إِلَى الرَّشِيدِ قَامَتَأَيْمَانَهُ بِهِجَاجٍ وَلَكِنْ تُشْرِكُ بِسْرَتَنَّا
أَحَدَاهُ دَائِنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَتَّامَا تَعْلَمَ صَاحِبَتَهُ وَلَادَهُ دَائِنَّهُ
كَيْ أَنْ يَقُولُ سَيِّفُهُنَا عَلَى أَهْلِهِ شَطَطَهُ

اور میں نے حضرت والد سے سُنا

فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر
ہو تو نیلا تاگا لے اور اس پر سورہ رحمٰن
پڑھا اور سبے بار کہ تو فیما تی الاءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ پر پھونچے تو ایک گردے
اور اس پر پھونک ڈال اور دھاگے کو
ڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ
اُس کو اس بیماری سے آرام دے گا۔

برائے حفظ چیچک | وَ سَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِذَا أَظَهَرَ مَرَضُ الْحَصْبَةِ
خَدَّا خَيْطًا أَزْرَقَ وَ اتَّرَأَ سُورَةً
الرَّحْمَنِ وَ كُلَّمَا مَرَرَتْ عَلَى
قَوْلِهِ تَعَالَى فِيَّ الْأَعْرَبِ كُلَّمَا
تُكَذِّبَانِ هَ فَاعْقِدْ عُقْدَهُ
وَ الْغَيْثُ فِيهَا وَ عَلِقْ اَلْخَيْطَ فِي
عُنْقِ الصَّيْرِ يُعَافِيَهُ اللَّهُ تَعَالَى
مِنْ ذِلِّكَ الْمَرَضِ۔

نامہ میں اصحابِ کھف برائے امان اذ غرق و آتش زدگی و غارت گردی د
دزدی ۔

اور میں نے حضرت والد سے

فرماتے تھے کہ اصحابِ کھف کے نام امان
ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گری اور چوری
سے آہی سے آخر تک دعا کرے۔

وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَسْمَاءُ أَصْحَابَ
الْكَهْفِ أَمَانٌ مِنَ الْعَرَقِ وَ الْحَرَقِ
وَ الْهَبْ وَ السُّرْقِ۔

اللَّهُمَّ إِنْ حُرْمَةَ يَمْلِيْخَا مَكْسَلِمِيْنَا كَسْفُ طَطْ دُرْفَطِيُّوْنُ
كَشَا فَطِيُّوْلُسْ تَبِيُّوْلُسْ يُوَاِنُسْ بُوْسْ وَ كَلِبُرُمْ قَطْمِيْرِ
وَ عَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَ مِنْهَا جَارِرُ۔

اور میں نے حضرت والد

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے

برائے حاجت روای | وَ سَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِذَا اعْتَرَضَتْ

فرماتے تھے کہ جب تھکلو کوئی حاجت دریش
اوے تو یا پریدیم انجھائیں بالخیر
پیا بیدیم کو بارہ سویار پڑھ بارہ دن تک
کر حق تعالیٰ تیری حاجت برلاوے گا
اوہ ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں
تک بھکو میرے والد مرشد نے اجازت دی
ہے مخلدہ اور اعمال کے کہ جن میں مجھ کو اجازت
فرمائی ہے۔

حاجات مشکلہ کے برآنے کے واسطے
چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ
فاتحہ کے بعد لارا لارا آنٹ
سبھتک رانی کنٹ میں الظالمین
فاستجبنا اللہ ونجینا میں الفیم
وکذلک ننجی المٹومین کو سو
بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ
کے رہات رانی مسنتی الفڑھ و آنٹ
اڑھم الرّاحمین سویار پڑھے
اور تیسرا رکعت میں بعد فاتحہ کے دافعہ
امری کی ای اللہ مارا اللہ بصیر

لک حاجتہ فاقر ایا بیدیم
ان عجایب بالخیر یا بیدیم ادھا
و مائتی مرڑہ اٹناعشر یو م
فیات اللہ یقضی حاجتک هر کہ
عڑا ستم اجائزی حسیدی الولید
یہا فی جملہ ما اجازتی۔

تماری رفیعہ فضائے حاجت | فضائے الحاجات
المہمہتی رکم آذ بع ترکعت
یقرہ فی الاوی بعده الفاتحہ
لارا لارا آنٹ سبھتک رانی
کنٹ میں الظالمین
فاستجبنا اللہ ونجینا میں الفیم
وکذلک ننجی المٹومین ہمائہ
مرڑہ و فی المثانیتی رہت ای مسنتی
الفڑھ و آنٹ اڑھم الرّاحمین ہ
مائہ مرتہ و فی المثالیثتی و اوس
امری کی ای اللہ مارا اللہ بصیر

لہ صلوٰۃ الحاجت جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ قلقلیں وغیرہ کتب حدیث میں
منذکور ہے پڑھنا اس کا افضل سب سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
منقول ہے ۔

بِتَالْعَبَادَةِ سُوْبَارِرِ ۖ هُوَ اور حَقْهِيْ کو عَتَّ
بَیْنَ بَعْدِ فَاتِحَتِهِ کَے قَاتُوا حَسِبَنَا اللَّهُ
وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سُوْبَارِرِ ۖ هُوَ پھر سلام
پھر کے رَأْتِ رَأْتِ مَعْلُوْبٍ فَأَنْتَصَرُ
سُوْبَارِ ۔

بِتَالْعَبَادَةِ مَا شَاءَ اللَّهُ مَرَّةٌ وَّ فِي الرَّاعِيْةِ
قَاتُوا حَسِبَنَا اللَّهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ
مَا شَاءَ اللَّهُ مَرَّةٌ تَمَّ يُسَلِّمُ وَ يَقُولُ
رَبِّ إِلَيْكُ مَعْلُوْبٍ فَأَنْتَصَرُ مَا شَاءَ
مَرَّةٌ ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ چاروں
آیتیں اُمِّ اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہوادہ
بُجھ کو تجھیب آتا ہے اُس شخص سے کہ بواسطہ ان کے دعا کرے اور قبول نہ ہو فائدہ جلیلہ
حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چاریاں یہ فرمایا کہ جو عمل کر جصول ہر مطلب میں جلالی
ہو یا جمالی حکم میں کیریت احر کے ہے اور اُس کو اُمِّ اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے ۔
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِلَيْكُ دُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ۖ

رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا ز والنون علیہ السلام کی ہے کہ چھلی کے پریٹ
میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کرے گا قبول ہوگی اور حق

لہ جناب مولانا عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بچ تفسیر سورہ نون کے جب یہ آیت لَوْلَا آنَتْ
تَدَآءَكُنَّ تَعْمَلَتِ الْأَيْتَ کے لکھا ہے کہ مثاں کچھ معتبرین سے واسطے دفعہ ہر غم داندہ کے آیت
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ الْأَيْتَ کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور طریق اُس کے پڑھنے
کے دو ہیں ایک تو یہ کسو لاکھ بار بہیت اجماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن
تہنا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط ہمارت اور استقبال
قبلہ کے پڑھے اور پیارہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور لمجھ لمجھ اُس پانی میں ہاتھ اپناؤال کر
اپنے بدن اور منہ پر پھر تارہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی۔
اور طفہ جلیل میں در ضمن دعاء دفعہ نعم کے قول حضرت امام جعفر صادقؑ کا بیچ فضائل ان چاری
آیتوں کے خوب لکھا ہے جو چالے ہے سو دیکھ لے ۔

یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امریں چاہے اس آیت سے دعا کر لے اور مشائخ اُس کی تسریعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور الفاق رکھتے ہیں اور طریقہ دعا کا انکھوں نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر و طریقے ہیں ایک یہ کہ یارہ دن تک پہنیت حصول مطلوب یارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو یارہ سوبار پڑھے اول اور آخر جنہ بار در در پڑھ کے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لکھ چکیں ہزار بار پڑھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُس کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے۔

فَإِنَّمَا نَنْهَاكُمْ عَنِ الْعِمَّةِ مَوْكِدِيَّةً لِكُلِّ الْمُؤْمِنِينَ

اور جس کو شیطان باو لکر ڈالے

یعنی جس پر آسیب کا خلل ہو تو اُس کے

بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سَلِيمَانَ وَالْقَيْنَاعَلَىٰ

کُرُسِيِّهِ جَسَدًا أُنَّمَّ أَنَابَ ه

اور دفع آسیب کا یہی عمل ہے

کہ اُس کے کان میں سات بار اذان دے

اور سورہ فاتحہ اور قل اعوذ بر باللہ

اور قل اعوذ بر الناس اور آیت الکرسی

اور سورہ طارق یعنی والسمار والطارق اور

سورہ حشر کی آیتیں یعنی ہوالہ اللہ الذی سے

آخر تک اور سورہ صافات ساری پڑھے

آسیب جل جاوے گا۔

اور آسیب زدہ کے واسطے یہ

وَبَئِنْ حَبَطَهُ الشَّيْطَانُ
يَقْرَأُ فِي أُذْنِهِ الْمُبَدِّيَ سَبْعَ
مَرَّاتٍ وَلَقَدْ فَتَنَ سَلِيمَانَ
وَالْقَيْنَاعَلَىٰ كُرُسِيِّهِ جَسَدًا
شَمَّ أَنَابَ ه

وَأَيْضًا يُؤْذِنُ فِي أُذْنِهِ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ
وَالْمُعَوَّذَاتِ وَآیَةَ الْكُرْسِیِّ
وَالطَّارِقَ وَآخِرَ سُورَةَ الْحَسْنَىٰ
وَسُورَةَ الْقَصْدَتِ كُلُّهَا فِيَانَ
الشَّيْطَانَ يَحْرُقُ۔

وَأَيْضًا يَقْرَأُ فِي أُذْنِهِ

بھی عمل ہے کہ اُس کے کان میں آخر سورہ
ہمتوں کی یہ آیتیں پڑھے۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ نے تمہیں یہ کارپیا ایک
ہے اور تم ہماری طرف نہ لوٹا ہے جاؤ گے۔
اللہ پادشاہ بحر بن بلند ہے (ترک وغیرہ سے)
اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ ہر عرش
کریم کا رب ہے اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود
کو پکارے جسکی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو
تو اس کا حساب اسکے لیے کہ پاس ہو گا کہ وہ کافروں کو
فلح یا بیاب نہیں کرتا۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے میراب
مغفرت اور رحم فرماد کہ تواریخ الرحمین ہے۔

اور دفعہ آسیب کا یہ بھی عمل
ہے کہ پاک پانی پر سورہ فاتحہ اور
آیتہ الکرسی اور پانچ آیتیں اقل سورہ
جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُس کے
منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجائے
گا اور جب بھی مکان میں جن معلوم ہو تو
اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی میں
چھینٹے مارے تو وہاں پھر داؤے گا۔

مترجم کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں۔

عَلَّالَ بَيْبَ زَرَدَ بَرَادَ دَفَعَ جَنَ اِزْخَانَ | قُلْ أُذْحِي اِلَىٰ أَنَّهُ اِسْتَمَعَ لَفْرُ
مِنْ اِحْجَنٍ فَقَالُوا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي اِلَى الرُّشْدِ فَامْتَأْنِي

وَكُنْ شُرُوكٌ بِرَبِّنَا أَحَدًا هُوَ أَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا تَحْدَدُ صَاحِبَتَهُ
وَلَا وَلَدًا هُوَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطَا هُوَ أَنَّهُ ظَنَّنَا
أَنَّنَّ تَقُولُ إِلَهُنُّ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبَا هُوَ

اور واسط قریب ہو نے شیطان
کے گھر سے اور ان کے پتھر چینکے کے لئے
یہ آیت پڑھے إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ
كَيْدًا وَأَكَيْدُ كَيْدًا هَ فَمَهِلْ
الْكُفَّارُ يَنْ أَمْهَلُهُمْ رَوْيَدًا
چار لوگوں کیلواں پر ہر کیل پر چیس
چھیس یا رپھراؤں کو گھر کے چاروں کونوں
میں ٹھوک دے۔

اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ
اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں
لکھے۔

اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے
ہر کی بھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ
آیت لکھے۔ وَلَوْاَنَ قُرْآنًا سُرِّتُ
بِهِ الْجَيَالُ أَذْقُطَعْتُ بِهِ الْأَرْضُ
أَوْ كُلِّمَ يَمِرُّ الْمُوْتَى بِنَّ اللَّهِ الْأَمْرُ
جَمِيعًا ه پھر اس تعویذ کو اس کی گرد میں
باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ
چالیش لوگوں پر سات سات بار اس آیت
کو پڑھے۔

وَلِإِنْهَامِ الشَّيْطَانِ بِالْبَيْتِ
وَرَمِيْهِمْ بِالْجُحْجَارِ تَبَرَّأُهُنَّهُنَّهُنَّ
الْأَدْيَاتِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا
إِنَّ رَوْيَدًا هُ عَلَى أَرْبَعَةِ مَسَامِيرٍ
عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسَاءِ عَشْرِيْنَ
مَرَّةٌ شَمَّ يَدِ فِنَّهَا فِي أَرْبَعَةِ
أَطْرَافِ ذِلْكَ الْبَيْتِ۔

برائے دفع جن از خاتم ایضاً
اسْمَاءُ أَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي جُدَّرَانِ
الْبَيْتِ۔

بانجھ پن دور کرنے کیلئے وَلِلْعَقِيمَتِ
يَكْتُبُ هُنَّهُنَّ الْأَيَتَتِ فِي سَرَقَّ
الْغَرَالِ بِالرَّزَّعْفَرَانِ وَمَاءَ
الْوَرَدِ شَمَّ يُعَلِّقُ فِي عُنْقِهِمَا
وَلَوْاَنَ قُرْآنًا سُرِّتُ بِهِ
الْجَيَالُ إِلَى جَمِيعًا وَأَيْضًا يَقْرَأُ
عَلَى أَرْبَعَيْنَ قَرَنْفَلًا عَلَى كُلِّ
وَاحِدٍ سَلْعَمَ مَرَّاتٍ أَوْ لَظْلُمَتِ
إِنْ نُورِهِ تَأْكُلُ كُلَّ يَوْمٍ وَاحِدًا

اور ایک لوگ کہہ دن کھاوے اور شروع کرے
جیس کے غسل کے ہونے سے اور ان دونوں
میں اُس کا زور ج اُس سے صحبت کرتا رہے۔

وَ ابْسَدَأْتُ مِنْ وَقْتٍ
فَرَأَغْتِهَا مِنْ غُسْلٍ
الْمُحِينِسِ وَ يُوَاقِعُهَا رَوْجُهَا
فِي تِلْكَ الْأَيَامِ -

اُدْكُظُلْمَاتٍ فِي بَعْرِلَتِي يَعْشَاهُ
مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ
سَحَابٌ طُلْمَتْ بَعْضُهَا
فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ
لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ
اللَّهُ لَكَنُورًا فَمَا لَكَ مِنْ نُورٍ ه

فِي مُولَانَةٍ فَرِمَا يَا اور شرط اس علی کی یہ بھی ہے کہ لوگ رات کو کھاتے اور اس پر پانی نہ پئے۔
برائے اسقاطِ جنین اور جو عورت بچے
اسقاط کر دی ہو تو ایک تاکا گسٹ کارنکا اس
کے قد کے پر ایک لے اور اس پر نوگریں لگاؤ
اور ہر گرہ پر وَاصِبُرْ وَمَا صَبَرُكَ
لَاَيَا نَهَا وَلَا تَخْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَلَا تَلْفُ فِي فَيْقٍ مِمَّا يَمْلُرُونَ ه
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقُوا وَالَّذِينَ
هُمْ مُحْسِنُونَ ه اور قل یا ایتھا
الکافرون پڑھے اور بچو نک۔

برائے درزہ اور جس عورت کو درزہ
یعنی اڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے
تو پرچھ کاغذ میں یہ آیت لکھی: وَالْقَتْ

وَالْقَتْ نَمِصُ جَنِينَهَا
يَا حُدْخِيَطًا مَحْصَرًا عَلَى
مَقْدَارِ طُوْبِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ
تَسْعَ عَقْدِيَنْفُثُ فِي كُلِّ مِنْهَا
وَاصِبُرْ وَمَا صَبَرُكَ إِلَّا يَا إِلَهِ
إِلَى مُحْسِنُونَ ه وَقُلْ يَا آیَتِهَا
الْكَافِرُونَ إِلَى اَخْرِهَا -

وَالْقَتْ ضَرَبَهَا الْخَاصُّ يَكْتُبُ
فِي رُقْعَتِي وَالْقَتْ مَا فِيهَا وَخَلَّتْ ه
وَأَذْنَتْ بِرَبِّهَا وَحُقْتَ رَاهِيَّا

مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ لَهَا ذَنْتْ لِرِبِّهَا
وَحَقَّتْ هِبْهِيَا أَشْوَاهِيَا اُوْرِسْ
پُرْپِے کوپِک کپڑے میں پیٹے اور اُس کی
یا سی ران میں باندھ تو وہ جلد جنگی
میں کہتا ہوں مجھکو یاد ہے جلال الدین یونی
کی کتاب درمنثور سے برداشت اعشر ہڈک
یہ کلمہ یعنی راہیا اشکراہیا جناب موسیٰ علیہ
السلام کی دعا ہے معنی اُس کے یہی کہ اے
زندہ قبیل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے

اَشْرَاهِيَا وَيَلْفُ الرُّقْعَةَ فِي
ثُوبٍ طَاهِرٍ وَلِعَلِقَهَا فِي قَنْدِهَا
الْيُسْرَى فَإِنَّهَا تَلِدُ سَوِيعَاتُهَا
حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدِّرِّ الْمُنْتُورِ
عِنْ الْأَعْمَشِ أَنَّ هَذِهِ الْكِلَمَةُ
دُعَائِهِمُو سُلْطَانِ الْسَّلَامُ مَعْنَاهَا
يَا حَسِيْرَ قَبِيلَ كُلِّ شَدِيْرَ وَيَا حَسِيْرَ
بَعْدَ كُلِّ شَكِيْرَ -

ف - مترجم کہتا ہے راہیا بکسر ہمزہ و آشراہیا فتح ہمزہ و شین لفظیوناں
ہے یعنی وہ ازلی کہ کبھی اُس کو زوال نہیں اور شراہیا کہنا بدون ہمزہ کے خطاب سے بزعم
علماء یہود کے کذافی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حققت تک

شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاؤے تو بھی جلد جنے -

برائے نزد کے فرزند رئیسہ نژادیہ اور جو
عورت سوائے لاکی کے لڑکا نہ جانتی ہو تو جمل
پر تین ہمینے گزرنے سے پہلے ہر کی جھنپی
پر عفران اور گلاب سے اس آیت کو کھکھ
آئندہ یعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْتِي وَمَا
تَغْيِضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَرْدَادُ وَ
كُلُّ شَكِيْرٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارِهِ عَالِمٌ
الْغَيْبُ وَالشَّهَادَةُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ
اور اس آیت کو کھکھ یا زگریا ایسا
نُبَشِّرُكُمْ بِعِلَامِ اسْمُنْدَیْجَیْلِمْ

وَالْتَّقِيُّ لَا تَلِدُ لَا اُنْتِي يَلْتُبُ
قَبْلَ أَنْ يَمْضِيَ عَلَى الْحَبَلِ ثَلَاثَةُ
أَشْهُرٍ عَلَى رَقِ الْغَرَالِ بِالْعَفْرَانِ
وَمَاءُ الْوَرْدِ هَذِهِ الْأَيَّةُ أَنَّهُ
يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْتِي وَمَا تَغْيِضُ
الْأَرْحَامُ وَمَا تَرْدَادُ وَكُلُّ شَكِيْرٍ
عِنْدَهُ بِمِقْدَارِهِ عَالِمٌ الْغَيْبُ
وَالشَّهَادَةُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ
وَهَذِهِ الْأَيَّةُ يَا زَگْرِيَا إِنَّا
نُبَشِّرُكُمْ بِالْأَيَّتِيْرَ ثَمَنْ كِتَابٍ بِحَقِّ

بَخْعَلْ لَئِنْ قِيلُ سَوْيَاهْ پھر بَرَكَه
بَحْقَنْ مَرْيَمْ دَعِيَتِي إِبْنَاصَاحَاطُولَيْ
طَوْيَلْ الْعُمَرِ بَحْقَنْ مُحَمَّدِ دَوَالِيْ
پھر اس تَعْوِيْذِ کو حَامِلَه بَانِدَه رَهے۔
بَرَكَه زَنَی کَه فَرِنْدَشْ شَرِیدَ | اور اس

شَخْصَ نَجِسْ پِر بَجْبُو اعْتَادَه بَه خَرْدِی کَه
جَسْ عَوْرَتْ کَارَٹ کَانِدَنْدَه رَهْتَا ہُو تو
اِجْوَانْ اور کَالِی مَرْتَجَ لَے دَوْنَوْ چِیزَوْں پِیْ
دَوْشَنِی کَے دَنِ دَوِیْ پِر کُوچَالِیْنِیْ بَارِسُورَه
وَالشَّمْ پِر ہُر بَارِ دَوْدَ پِھَرِشَوْعَ
کَرَے اور اُسِی پِر خَتَمَ کَرَے اُسِ کو ہَر رُوز
عَوْرَتْ کَھَا یا کَرَے حَلَ کَ دَن سَے لَادَکَ
کَے دَوْدَھَ چَھَرَانَے تَک۔

اِيْضَا بَرَكَه فَرِنْدَشْ زَنَیْه | اور یَحْبِی اُسِ
شَخْصَ مَعْتَدَه نَجِسْ بَخَرْدِی کَه جَو عَوْرَتْ
سَوَاءَ لَڑَکَی کَ لَڑَکَانِ جَنْتَی ہُو تو اس کَے
پِیَٹ پِر گُولَه لَکِر کَھِنْچَ سَتَرِ بَارِ بَارِ انْگَلِی
کَے پَھَرَنَے کَ سَاکَھَ یَا مَتِینُ کَہے۔
اَعْمَالَ بَرَكَه چَمْزِحَمْ سَاحِرَه کَه | پھِرِمْ بَجَوْعَ
دَرِبَنْدِی ڈَانَ وَتَخْبِيَا گَوِيْنَدَ | کَرَتَه مِنْ پِیْ

مَرْيَمْ دَعِيَتِي إِبْنَاصَاحَاطُولَيْ
الْعُمَرِ بَحْقَنْ مُحَمَّدِ دَوَالِيْ

وَأَخْبَرَنِی مَنْ أَثْقَلَ بِهِ
لِمِقْلَادَتِ لَدَعِيَشُ لَهَا وَ كَلَدُ
يَا حَذْنَانِخُوا ۖ وَ اَنْفِلَفَ الْأَسْوَدَ
وَيَقْرَأُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ فَهِيرَةَ
يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِينَ مَرَّةَ سُورَةَ
الشَّمْسِ يَبْدَأُ كُلُّ مَرَّةٍ بِالصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَخْتِمُ بِهَا تَأْكُلُهَا الْمَرْأَةُ كُلَّ
يَوْمٍ مِنْ حَمْلِهَا لَالِ فَطَامِ
الْوَلَدِ۔

وَأَخْبَرَنِی اِيْضَا اللَّهِتِ لَأَتَلِدُ
إِلَّا اِنْتَنِی آنَ يَخْطَبَ خَطَّاطَ مَسْتَدِیرَاً
عَلَى بَطْنِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ
مَرَّةٍ يَقُولُ مَعَ اِدَارَتِ الْاِصْبَعِ
يَا مَتِینُ۔

ثُمَّ تَعُودُ إِلَى الْكَلَامِ الْاَوَّلِ
فَتَنْقُولُ مِنْ تِلْكَ اَعْزَ اَشِيمِ

لَه مَقْلَادَ بِاَكْسَرْنِی کَه فَرِنْدَشْ شَرِیدَ ص ۱۲

لَه گُولَلَکِرِنِی دَارِرَه ۱۲

چھری ٹھونک دی نظر لگانے والی کے دل میں پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نچے یا قب

لِلصَّيْئِ الَّذِي أَصَابَهُ عَيْنُ
عَائِنَتْ يَخْطُطُ خَطَا مُسْتَدِيرًا
بِالسِّكِينِ وَهُوَ يَفْرَأُ آيَةَ الْكُرْبَى
وَهَذِهِ الْأَيَاتِ دَقْلُ جَاءَ
الْحَقُّ وَرَهْقَ الْبَاطِلِ إِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوقًا وَيُحْقِقُ اللَّهُ الْحَقَّ
يُكَلِّمُتِهِ وَلَوْكِرَةَ الْمُجْرِمُونَ
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحْقِقَ الْحَقَّ
يُكَلِّمَاتِهِ وَيَقْطَمَ دَابِرَ الْكُفَّارِينَ
يُحْقِقَ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْكِرَةَ
الْمُجْرِمُونَ وَيُحْكُمُ اللَّهُ الْبَاطِلَ
وَيُحْقِقَ الْحَقَّ يُكَلِّمُتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الْتَّامَاتِ مِنْ شَرِّ
كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَعَيْنٍ
لَا مَتِّي يَا حَفِيظُ يَارَقِيْبُ يَا كُلِّيْلُ
يَا كَفِيلُ فَسَيِّكِيفِيْلَهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّ
وَهُوَ أَسْمَيْعُ الْعَالَمِينَ هُنَّمَ يَرْكُزُ
السِّكِينَ فِي وَسْطِ الدَّائِرَةِ
وَيَقُولُ رَكِزْتُهَا فِي قَدْبِ
الْعَائِنَةِ ثُمَّ يَسْتَرُهَا تَحْتَ
صَحْفَةٍ أَوْ قَعْدَ.

کے نیچے یعنی طیاق کے نیچے۔
 برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جو
 نظر کا نہیں والے یا جادوگر کو کہے یا فلاں
 اور اُس کا نام لے کر پا کرے نظر کا نہیں کے
 وقت یا اُس وقت جب خود اُس کا ذکر
 کرے تو اُس کا اثر باطل ہو جائے گا۔

برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جب
 نظر کا نہیں اور نظر کا نہیں والا بت ہو جاوے
 تو اس کے مُنڈا اور دلوں ہا ہکھ اور دلوں
 پاؤں اور اُس کی شرمگاہ کو دھونے کو کہے
 ایک بُر تین میں اور اُس پانی کو اُس پر چھڑ کے
 جس کو نظر لگی تو اُسی دم اچھا ہو جاوے میں
 کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت
 کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر
 لگانے والے کو اسی طرح کے ماندھکم کیا یعنی شرمنگاہ
 وغیرہ کے دھونے کا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی
 اور جب کوئی تم سے دھلادے تو دھو دھو دیجئے اگر دفع نظر کے داسٹے کوئی تم سے دھرو
 کرے کہتے دغیرہ دھو دھو دیجئے تو دھو دیجئے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اس
 کا بُر امانت اعیش ہے اور روایت ہے کہ عثمان خان نے ایک خوبصورت رُخ کا دیکھا تو فرمایا
 اس کی مخصوصیت میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اس کو نظر نہ لگے۔

اہ کالا میکا لکوں کے داسٹے دفع نظر کے اثر سے ترمذی میں ثابت ہے ۱۲

وَإِيْضًا مَئْنَ قَالَ لِلْعَائِنِ
 أَوْ اسْتَأْخِرِ يَا أَلَادُنْ وَدَ عَاءُ
 يَا رِسْمِبْ وَقَتْ حِكَمَا يَتَبَ عَنْ
 نَفْسِبِ بَطَنَ عَمَلْهُ

وَإِيْضًا رَدَا تَحْقِقَ الْعَيْنِ
 وَالْعَائِنِ وَمَرَأَتْ يَعْسِيلَ وَجْهَهُ
 وَذَرَاعِيْرَ وَرِجْلِيْهُ وَأَخْلَهُ
 إِذَارِهِ فِي إِنَاءِ وَصَبَتْ ذِيلَهُ
 الْمَاءَ عَلَى الْمَعْيُونِ بَرَأَهُ مِنْ
 سَاعِتِهِ قُدْتُ أَخْرَجَ مَالِكُ
 فِي الْمُوْطَأَ أَمَرَهُ عَلَيْهِ الْصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ لِعَائِنِ قَرِيْبًا مِنْ
 هِزْ وَالْكِيْفِيَّةِ۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگادیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم۔

وَأَيْضًا ذُرْعٌ مِنْ خِيَطٍ طَاهِرٍ ثَلَاثَةَ أَذْرِعٍ وَأَتْرُكُهُ عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهُ ثُمَّ أَقْرَأُهُ هِذَا الْعِزِيمَةَ عَلَى الْمَعْيُونِ ثُمَّ أَذْرَعَ ثَانِيًّا فَإِنْ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُونٌ فَكَرِرَ الْعَمَلَ ثَلَاثًا يَدْهُبُ أَثْرَالِعِيْنِ يُسْمِيَ اللَّهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَارِحَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيْتَهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ أَوْ فُلَانَةَ بَنْتِ فُلَانَةَ بِعِزِيزِ اللَّهِ وَبِسُورَ عَظَمَتِوَجُبِرِ اللَّهِ وَمَا حَرَرَ بِالْقَلْمَمِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِلَى خَيْرِخَلْقِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيْتَهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ أَشْرَاهِيَا بَرَاهِيَا أَذْدُونِيَا أَضْبَيَا ثُمَّ إِلَى شَدَّادِيَ عَزَمْتُ عَلَيْكِ أَيْتَهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهَتْ بَهَتْ إِنْتَهَتْ يَا قَنْطَاعَ الْجَحَا يَا كِرْنِي لَا يَقُوَّى عَلَيْهِ أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ بِأَخْرُجِيْ يَا نَفْسَ اسْتُوِءُ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا أُخْرِجَ يُوْسُفُ مِنَ الْمَقْبِقِ وَجُعِلَ لِمُوْسَى فِي الْجَحَرِيْبِ وَالْأَفَانِسِ بِرِيمَةٍ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ تَعَالَى بِرِيمَى مِنْكِيْ أَخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوَءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِالْفَأَنْفِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ هُوَ اللَّهُ الْقَمْدُهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ هَوَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَخْرُجِيْ يَا نَفْسَ السُّوَءِ بِالْفَأَنْفِ الْأَنْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَنُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُوْمِنِيْنَ هَوَ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلِ تَرَأَيْتَهَا شَعَامَتْصَدِّعَامِنْ خَشِيَةَ اللَّهِ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ هَسْبَنَا اللَّهُ وَنَعْمَ أَسْوَكِيْلُ هَوَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔
 ایضاً برائے چشمِ رحم | اور یہ بھی چشمِ رحم کا عامل ہے کہ ایک پاک تا گاتین ہاتھ کا پالے
 اور اس کے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزَمُتُ عَلَيْكَ سے
 آخر تک پڑھ جیس پر نظر لگی ہے پھر اُس تاگے کو دوسرا بار ناپ سوا کرتیں ہا تھے
 سے بڑھ جاتے یا کم ہو جاتے تو معلوم کر کہ اُس کو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکر
 کر نظر کا اثر درہ ہو گا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ پیشہ اللہ وَلَأَقْوَةَ إِلَّا بِاللَّهِ کو
 تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجاۓ
 فلاں بن فلاں کے اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے۔

بِرَائے مسحود و مریض | اور جس پر جادو کا
 مایوس العلاج | اثر ہو اور اُس
 بیمار کے واسطے جس کی بیماری نے طبیبوں
 کو عاجز کر دیا ہو چکی کے سفید برتن میں
 یہ اسم لکھئے: یا ہی حین لاحی فی حموقۃ
 ملکہ و بقائی یا ہی پھر اُس کو پابنی
 نے دھوکر چالیں دن پیے۔ میں کہتا ہوں
 میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر
 سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے۔

بِرَائے گم شدہ | اور جس کی کوئی چیز کھوئی
 جاوے پھر کھئے یا حفیظ ایک سو نیں ۱۹
 بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت

وَلِمَسْحُورٍ وَالْمَرْيَضِ
 أَنْذِي أَعْيَا الْأَطْبَاءَ مَرْضُهَا
 يَكْتُبُ فِي إِنَاءِ صِبَّيْنِ أَبْيَضَ
 يَا حَيَ حِينَ لَا حَيَ فِي دَيْمُوْمَةٍ
 مُلْكِهِ وَبِقَائِمِ يَا حَيَ قِيمُوْهُ
 بِالْمَاءِ وَيَسُوبُ إِلَى أَرْبَعِينَ
 يَوْمًا قُلْتُ وَرَأَيْتُ سَيِّدِي
 الْوَالِدَ يَزِيدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ۔

وَمَنْ صَنَعَ لَهُ شَعْئِيْنِ فَقَالَ
 يَا حَفِيظُ مَا تَمَرَّةٍ وَتَسْعَ عَتَّبَ
 مَرَّةٌ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَلَنْقَصَانِ

۱۹ یعنی اے زندہ اس وقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو پیغ بادشاہت ہمیشہ
 اپنی کے ادیقا اپنی کے اے زندہ اچھا کرے اس بیمار کو ۱۲

یا بئی راتھماں تک مشقائی
حبتی میں خردل فتکن فی
صخریہ اوری السماء اوری الارض
یا بت پھا اللہ ایک سو ایس بار پڑھ
تو حق تعالی اس کی گم ہوئی چیز کو اس کے پاس
پھر لاوے گا۔

برائے شناختن دزد | اور چور کے پیچائے
کے داسٹے دو شخص آئے سامنے بیٹھیں اور
بڑھنی کو اپنے درمیان میں بھائے رہیں اور
اُس کو کھلے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں
احدیں پر چوری کی تھت ہوا اس کا نام بڑھنی میں
لکھا اور سورۂ ینس کو مِن المکرمین
تک پڑھ سوا اگر وہی شخص چور ہو گا تو بڑھنی
گھوم جاوے گی پھر اگر نہ گھومے تو اس کا نام
ٹھاکر دوسرے شخص کا نام لکھا اور وہیں تک
پڑھے اور اسی طرح ہر شخص منہم کا نام لکھتا جاوے
یہاں تک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص
یہ علی یا ایسا کوئی اور عمل کرے کہ چور پر مطلع ہو
تو اس پر واجب ہے کہ اس کے چار نے پر یقین
نہ کرے اور اس کو بینام نہ کرے بلکہ قرآن کی
پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک
طریقہ ہے حق تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل میں
فرمایا اور نہ پھیپھی پڑا اس چیز کے جس کا تجھہ کو

شُمَّ قَرَأَ يَا بْنَي إِنْهَارِنْ تَكُ
مِشقاَلَ حَبَّةَ مِنْ خَرَدَلِ إِلَى
يَأْتِ بِهَا اللَّهُ طِمَائِهَ مَرَّةَ
وَ تِسْمَعَ عَشَوَةَ مَرَّةَ رَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ
ضَائِتَّهَ

وَلِعِرْفَتِ الْسَّارِقِ يَتَقَابَلُ
اُشَنَّانَ وَ يُمْسِكَانَ الْأَبْرِيْقَ
بِيَنَهُمَا وَ يَجْمِلَتِهِ بَيْنَ
إِصْبَعَيْهِمَا السَّبَّا يَتَيَّنِ وَ يَكْتُبُ
اُسْمَ الْمَتَهِمِ فِي الْأَبْرِيْقَ وَ يَهْرُدُ
سُوْرَةَ تَلِيْسَ إِلَى مِنَ الْمَكْرَمِيْنَ
فَإِنْ كَانَ هُوَ الْأَذِيْقِ سُرَقَ دَارَ
الْأَبْرِيْقَ فَإِنْ كَمْ يَدْرُ فَلِيَمْحُ
اَسْمَهُ وَ لِيَكْتُبْ اسْمَ غَيْرِهِ
وَ هَلَكَ اَحَشِيْيَ يَدُورَ قُلْتُ
وَ يَجْبُ عَلَى مِنِ اطْلَمَ عَلَى الْسَّارِقِ
يَا مَثَالِ هَذِهِ أَنْ لَا يَجْزِي مَدْ
لِسْكَوَقَتِهِ وَ لَا يُشْيِعَ فَاحِشَتَهُ بَلْ
يَتَشَعَّ الْقَرَأَيْنَ فَإِنَّمَا هِيَ طَرِيْقُ
إِتَّبَاعِ الْقَرَأَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَعَلَى
وَ لَا تَنْقُفْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ الْحَمْ

یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک
کا سوال کیا جاوے گا
براے بردہ گریختہ اور اگر تیرا غلام
بھاگ گیا ہو تو ایک کافر میں بکھا اور اس
کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندر ہی کو ہٹھی میں
دو پھرولوں کے نیچے میں رکھ دے یعنی سورہ
فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو بکھ پھر اللہ ہم سے
یا ارحم الرّاحمین تک لکھ پھر
آیت لکھ : آمَّا كَظُلْمَتِي فِي بَخْرِ حَسَّيٍّ
يَعْشَأُهُ مَوْجٌ مَّنْ فَوْقَهُ مَوْجٌ
مَّنْ فَوْقِ سَحَابٍ ظُلْمَاتٌ
بعضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ
يَدَهُ لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ
يَجْعَلِ اللَّهَ لَهُ نُورًا فَمَا أَنْتَ مِنْ
ثُوْبًا وَمَنْ وَرَأَهُمْ بَرَزَّخٌ إِلَيْ
يَوْمِ يُبَعْثُونَ وَصَرَبَ لَنَامَشًا
وَلَسَى حَلْقَتَطَ وَاللَّهُ مِنْ
وَرَأَهُمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ قَرَانٌ
مَحِيدٌ فِي نَوْحٍ مَحْفُوظٌ بھری
دعا پڑھے اللہ ہم اے اسالک سے آفڑک

لہ مقول مولانا آخون رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تھا کہ گم ہوئی چیز کیلئے یا کسی کے لارکے دغیرہ گم ہوئے کیلئے درود شریف
لکھ دیتے تھے کہ اوچی جگل یعنی درخت یا چھوٹی دغیرہ پڑکاٹے۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم اللهم صل علی محمد
وعلی آل محمد وبارث وسلم الف الف مرّة والف الف ذرّة - ۱۲

وَإِذَا أَبَقَ لَكَ إِلَيْنَ فَالْكُتُبُ
فِي قُرْطَابٍ وَاجْعَلْنِي فِي غَطَّاءٍ
وَأَتْرُكُكُمْ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَضَعِيفٍ
بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاقِدَةُ وَ
إِيَّتُكُلُّرِسِي شُمَّ الْكُتُبِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ لِكَ بِأَنَّ لَكَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَمَنْ فِيهِنَّ فَاجْعَلْ
اللَّهُمَّ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا
فِيهِمَا عَلَى عَبْدِكَ فُلَانٌ ابْنِ
فُلَانٍ أَصْبِقْ مِنْ خَلْقِي
حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ لَمْ الْكُتُبِ
أَوْ كَظُلْمَاتِ فِي بَخْرٍ إِلَى فَمَالَهُ
مِنْ نُورٍ وَمَنْ وَرَأَهُمْ بَرَزَّخٌ
إِلَى يَوْمِ يُبَعْثُونَ هَوَضَوْبَ لَنَا
مَثَلًا وَلَسَى حَلْقَتَطَ طَوَالَلَّهُ مِنْ
وَرَأَهُمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ قَرَانٌ
مَحِيدٌ فِي نَوْحٍ مَحْفُوظٌ بھری

شُمَّ

ترجمہ:- الٰہی یعنی سے ان آیات کے وسیلہ سے تیرے بنی محمد اور انکی آل واصحاب پر نزول رحمت وسلامت کی درخواست کرتا ہوں کر لے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے اس فراز شدہ غلام کو اس کے آفے کے پاس پہنچا دے۔

براۓ انجام حاجت اور حب توجہے کر حق تعالیٰ تیری مراد برداشتے تو سورہ فاتحہ کو پڑھ اس درج کر سب سے اللہ الرحمن الرحيم کی سیم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے یکشنبے کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے متبار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرا دن چھاس بار اسی طرح ہر روز دس دس باکر تا جاوے یہاں تک کہ ہفتہ کے دن دس بار پڑھے۔

طلیقہ استخارہ اور حب توجہے کر اپنے خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری خلاصی ہے اس تکنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو دشکر اور پاک کپڑے میں اور قید رو دہنی کروٹ پر لیٹ اور سورہ والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل اللہ

یقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ
هَذِهِ الْآيَاتِ أَنْ تُصَلِّی عَلَى
نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَمَحَاجِبِهِ وَسَلِّمْ وَأَنْ تُرَدِّ الْعَبْدَ
إِلَى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا رَحْمَمَ
الرَّاحِمِينَ۔

وَإِذَا أَرْدُتَ أَنْ يُنْجِيَ اللَّهُ
حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ عَسْوَرَةَ الْفَاتِحَةِ
بِأَنْ تُوَصِّلَ مِيمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَا مَمْ
الْحَمْدُ لِلَّهِ تَبَدَّلُ مِنْ يَوْمٍ
إِلَّا حَدِيدَ بَيْنَ سُنَّتِ الْفَجْرِ وَ
فَرْضِهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَالْيَوْمَ
الثَّالِثُ مِسْتَيْنَ وَهَلْكَةً أَنْقَصْ
كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَ حَتَّى يُكَوَّنَ يَوْمٌ
السَّبْعُ عَشَرَ مَرَّةً۔

وَإِذَا أَرْدُتَ أَنْ تَرَى فِي
مَنَامِكَ مَا فِيهِ مَخْرُجٌ مِمَّا أَنْتَ
فِيْ رَضِيَّنَ الْفَيْقَيْقَ فَتَوَصَّلُ إِلَيْهِ
رِتَابًا طَاهِرَةً وَنُمُّ مُسْتَقْبِلَ
الْفَتْلَكَ عَلَى يَمِيْنِكَ وَإِقْرَأْ
وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلَ
سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

کے عوض سورہ والتین کا سات یار پڑھنا آیا ہے۔ پھر یوں کہے خداوند انجکھوں میرے خواب میں ایسا اور ایسا دھکھلا دے اور میرے اس حال میں کشادگی اور خلاصی کر دے اور میرے خواب میں وہ چیز دکھادے جس سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جائے کو دیت کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا اور نہیں تو اسی طرح دوسروی رات کر سو اگر مطلب حاصل ہو فہرہ المراہ اور نہیں تو تفسیری رات بھی اسی طرح کر ساتویں رات تک انتشار انتشار عالی ساتویں کے آگے نہ پڑھے گا کہ حال کھل جائے کا اس عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے۔

سَبِّعَ مَرَّاتٍ وَّ فِي رُوَايَتِيَّةِ دَلَلَ قُلْ هُوَ اللَّهُ سُورَةُ الْمَتَّيْنِ سَبِّعَ مَرَّاتٍ شَمَّ قُلْ اللَّهُمَّ أَرِنِي فِي مَنَامِي كَذَّا وَ كَذَّا وَ اجْعَلْنِي لِي مِنْ أَمْرِي فَرَجَأْتُهُ مُخْرَجًا دَأْرِي فِي مَنَامِي مَا أَسْتَدِلُ بِهِ عَلَى إِحْجَابِهِ وَ عَوْتِي فَإِنْ رَأَيْتَ مَا يُسْكُنُكَ وَ لَا فَاعْنَلْ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الْلَّيْلَةِ الْثَّانِيَةِ فَإِنْ رَأَيْتَ وَ لَا فِي الْمَالِيَةِ إِلَى السَّالِعَتِ لَا يَعْدُ وَ هَذَا الْأَمْرُ رَبُّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جَرَبَهَا جَمَاعَتُهُ مِنْ أَصْحَابِيْنَا۔

رُقَيْةُ الْحَمُومُهُ اَنْ یَكْتُبَ وَ یُعَلَّقَ عَلَى عَصْدِهِ ۝ بَیْرَأُ سُرِّیْعَاِیْدُنِ اللَّهُ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِیْمِ بَرَأَةٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ إِلَى أُمَّ مِلْدَمِنِ الَّتِي تَأْخُلُ الْحَمُومَ وَ تَشْرُبُ الدَّمَ وَ تَهْشِمُ الْعَظَمَ أَمَّا بَعْدُ يَا أُمَّ مِلْدَمِ إِنْ كُنْتَ مُؤْمِنَةً فَنَحْقِیْ مُحَمَّدَ مَنِّ اللَّهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ إِنْ كُنْتِ یَهُودِیَّةً فَنَحْقِیْ مُوسَیَ الْكَلِیْمِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ إِنْ كُنْتِ نَصْرَانِیَّةً فَنَحْقِیْ مُسَيْبِیْعَ عَیْسَیَ بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ أَنْ لَا ۝ كَلْتِ بِفَلَانَ بْنِ فُلَاتَةَ لَحْمَانًا وَ لَا شَرِبَتِ لَكَدَمًا وَ لَا هَشَمَتِ لَكَ عَظَمًا وَ تَحْوَلَیْ عَنْهُ إِلَى مِنْ اتَّخَذَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا أَخْرَلَا إِلَهًا لَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَ لَا فَانَتِ بَرِیْتَ مِنْ

اللہ تعالیٰ وَاللہ تعالیٰ بِرَّی مُنْدَعٍ وَحَسْبُنَا اللہُ وَلَقَمَ الْوَکِیلُ
وَلَا حُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَحَمْلَ اللّٰہُ عَلٰی سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَآیٰہ وَصَحْبِ وَسَلَّمَ -

اسو نہ نہ تپ | جس کو تپ آتی ہو اُس کا افسون یہ ہے کہ ایک کاغذ میں
جسے اور اُس کے بازوں میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ
سے آخر تک لکھے۔

ف۔ اُمِّ مِلْدَمْ عَرَبِی زبان میں تپ کی کنیت ہے اور بجا ہے فلاں بن
فلانت کے مریض کا اور اُس کی ماں کا نام لکھے -

وَإِيَّضًا يَقْرَأُ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ
مَسْلُوَةً الْعَضُوِّ سُورَةً الْمُجَادَلَةَ
ثَلَثَ مَرَاتٍ -

ادیبی بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ
ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ
تین بار پڑھتے تپ والے پر۔

وَيَمْنَ تِبَّا اَخْتَارِ زِيَرِ لِعِقْدِ كُلِّي سَيِّرِ مِنَ الْاَدِبِ يُمْلَى مَقْدَارِ طُولِ
الْمُرِيْضِ رَاحْدَى وَارْبَعِينَ عَقْدَةً يَنْفُثُ فِي كُلِّ عُقْدَةٍ يُسْمِي اللّٰہُ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَعُوْذُ بِنُورِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِهِ اللّٰہُ وَقُوَّتِهِ اللّٰہُ وَعَظَمَتِهِ
اللّٰہُ وَبُرْهَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَكَنْفِ اللّٰہِ وَجَوَارِ اللّٰہِ وَامَانِ اللّٰہِ
وَحِزْرِ اللّٰہِ وَصُبْحِ اللّٰہِ وَكِبْرِيَاَءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَهَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ
وَكَمَالِ اللّٰہِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ مِنْ شَوَّمًا حِجْدٌ -
براۓ ختازیہ | اور جس کی گردان میں کنٹھ مالا ہو تو چھڑے کے تسلی پر جو مریض کے

لہ معول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا سعید رحمہ اللہ کا تپ کے دفع کے لئے
یہ تھا کہ گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے : قُلْنَا يَا نَارُكُونِي بَرْدًا وَسَلَادًا
عَلَى إِبْرَاهِیْمَ ۝ اور پیٹے کے لئے بیماری دفع ہونے کے لئے سَلَامٌ قَوْلًا
مِنْ رَبِّ رَّحِیْمٍ ۝ ۱۲

تدرکے برابر ہوا کتا لیں گردے اور گرگہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک۔

وَيَسْنُ ظَهَرَتْ عَلَى بَدْنِ الْحُمْرَةِ بِيَرْ قِيَمِ بِهِذَا الدُّعَاءِ
سَبْعَ مَرَاتٍ وَيُسْبِّرُ بِالسِّكِّينِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى أَلِيٍّ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ
الْحَكِيمِ الْكَرِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِعِزَّتِ
اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ أَيَّتْهَا الْحُمْرَةَ جَاءَتْكِ جُنُودُ
مِنَ السَّمَااءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ أَيَّتْهَا أَرْبَعْ أَجْيَمِيَّ دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ
لَمْ يُحِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا أَنَّهُ مِنْ مَلْجَأٍ وَمَا أَنَّهُ مِنْ ظَهِيرَةٍ
بِسْمِ اللَّهِ وَبِالثَّنَاءِ الْطَّيِّبِ عَلَى اللَّهِ أَدْلِهِ يَكْفِيلَكَ وَأَدْلِهِ يَشْفِيلَكَ
مِنْ كُلِّ دَاعِيٍّ يُوْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ أَفْتَأْتَعْتَرِيَّكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
اصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّكَ سَلِيمَانَ كَثِيرًا بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ
الرَّاجِمِينَ۔

برائے سُرخ بادہ اور جس کے بدن پر سُرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس
دعائے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے
وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے۔

وَيَمْنَ يَشْكُوْبَصَوَّةَ يَقْرَأْهُنْدِيَّا إِلَيْتَهَ فَلَشَفَتْنَا عَنْكَ
غَطَاءَ لَكَ فَبَصَرُوكَ الْيَوْمَ حَدِيدُه بَعْدَ كُلِّ صَلْوَةٍ مَكْتُوبَتِه۔
برائے ضعف بصر اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت
پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے۔ فَلَشَفَتْنَا عَنْكَ غَطَاءَ لَكَ فَبَصَرُوكَ
الْيَوْمَ حَدِيدُه

برائے صرع اور جو مرگی میں بستا ہو
تو تابے کی ایک تختی لے سواؤں میں کیش بنے
وَيَمْنَ ابْشَلَى بِالصَّرْدِيَّعَ
يَا حَمْدُ لَوْحَامِنَ النُّحَامِسَ

کی پہلی ساعت میں اُس تختی کے ایک طرف یہ کھدودادے: یا قَهَّارًا نَتَ
الَّذِي لَا يُطَاقُ إِنْتِقَامَةُ یا
قَهَّارٌ اور دوسرا طرف یہ کھدودادے
یا مُذْلٰلٌ كُلٌ جَبَارٍ عَنِيدٌ قَهَّارٌ
عَزِيزٌ سُلْطَانٌ یا مُذْلٰلٌ اور
اللَّهُ تَوْفِيقٌ دینے والا ہے اور مردگار یعنی
اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر
محصر ہے۔

فَيَنْقُشُ فِيْرَاوَلَ سَاعَةَ مِنْ
يَوْمِ الْحَدِيدِ فِي طَرَفِ مِنْهُ یا
قَهَّارًا نَتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ
إِنْتِقَامَةُ یا قَهَّارٌ وَفِي الطَّرَفِ
الْأُخْرِيِّ مُذْلَلٌ كُلٌ جَبَارٍ
عَنِيدٌ بِقَهَّارٍ عَزِيزٌ سُلْطَانٌ
یا مُذْلَلٌ وَاللَّهُ الْمُوْقِقُ وَالْمَعِینُ

نوبیں فصل

آداب و شرائط عالم ریاضی کا بیان

مصنف قدس سرہ نے عالم ریاضی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے
کامل ہے اُس کے آداب اس فصل میں ارشاد کئے۔

حق تعالیٰ نے فرمایا سوکیوں نہیں

نکتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم
حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی
سے ڈراویں جب ان کی طرف پیٹ چاویا
شاید وہ پر سیز کریں نافرمانی سے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَوْلَا نَفَرَ

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
لَيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلَيُنَذِّرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

ف - مولاناؒ نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیئے کہ اپنی نہایت سُنی اور
عده غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا ان کا ہٹھراویں۔ اور ڈرانے کو اس واسطے
خاص کر ذکر فرمایا نہ مژده رسانی کو ڈرانا ہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے
اس پر کہ تفہفہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانوں میں چند لوگوں پر
علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر
بعض اہل شہر علم دینی نہ سکھیں گے تو سب گھنگھار ہوں گے اور معلوم ہو اسی ایت
سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لادے
اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گھنٹے سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف
جھکاوے دُنیا حاصل کرنے کو۔

مترجم کہتا ہے حکیم سنانی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا

نظم

جہل ازاں علم ہے بود صد بار
کہ نداند ہمیں یہیں دیسار
علم داند بعلم نہ کندر کار
عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور
مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت
کرے چند امور پر۔

علم کرن تو تراثہ بتانے
نہ بدان لعنت است بر ابلیس
بل بدان لعنت سنت کاندر دین
الْعَالَمُ الْأَرْبَيْانِيُّ الْأَزِيْنِيُّ
یکنون و ارث الائینیاء و ملک سلیمان
ہو مکن یحافظ علی امور۔
ازال جملہ مصنف حقانی نے پاتخ امریہاں بیان فرمائے۔

مخدوم اُن امور کے جن کی محافظت عالم
ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم
کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور
سلوک اور عقائد اور خواص اور صرف کے
اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول
او سلطنت میں مشغول ہے۔ حق تعالیٰ نے
سورہ جمیں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس
نے بن پڑھوں میں رسول مجھیا اُن ہی میں
سے یعنی وہ بھی اُنی ہے خواندہ نہیں تلاوت
کرتا ہے اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا
ہے اُن کو اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب یعنی
قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث۔

مِنْهَا أَنْ يُدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنْ
الْتَّفْسِيرِ وَالْحَدِيْثِ وَالْفِقْهِ وَ
السُّلُوكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ
وَالصَّوْفِ لَمَّا كَانَ يَشْغُلُ
يَا نَكْلَامَ وَالْأَصْنُوْلَ وَالْمُنْطَقِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ أَنَّذِنِي بَعْثَةً
فِي الْأَمْمَيْنِ رَسُولًا وَمِنْهُمْ يَتَلَوُ
عَلَيْهِمْ أَيَا تِهَ وَيُرَكِّيْهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمْ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

ف۔ مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین مخصر ہے قرآن
اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط
ہیں کتاب اور سنت بجا تے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجا شرح کے اور خواص

اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوتے کہ فہم کتاب اور سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے۔ اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی یوں ہیں اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ حب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی علم دینیہ میں داخل ہیں۔ مولانا نے حاشیے میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم بالذہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث منطق اور امور عامت اور جوہر اور عرض اور بیوی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل میں اور وہ بیوی کلام توبینی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بد عینیہ سے

وَمَا يَجِدُ فِي الْتَّدْرِيْسِ اَدْرِيْسَ

مُرَاعَاتُهُ اَشْيَاءٌ شَوْهٌ الْغَرِيْبُ لُغَةٌ
واجب ہے چند چیزیں ہیں۔

(۱) شرح غریب گرنا با عبارت لغت کے لیے اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے جس ب لغت یا اصطلاح کے۔
(۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد

خوبی کے اسکو بیان کرے

یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب تیج دار کہ شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو

اُس کو موقن صرف اور خوب کے حل کر دے۔

(۳) اور توجیہ مسائل کی اس طرح پر
کرنا کہ اُس کی صورت باندھ دے جزئی
مثالوں سے اور ان کا حاصل بیان کرے۔

وَتَوْحِيْدُهُ الْمَسَائِلِ بِاَبَاتٍ
يُصْوَرَهَا بِالْمُثْلَتِ الْجُزُعِيَّةِ
وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا۔

یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلیہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صفات صاف عبارت سے اُن کی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ اُن کا اس طرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن میں آجائے۔

(۲) اور تقریب دلائل اس طرح پر کرنا کہ تیجہ حاصل ہو جا کے بیب لازم ہونے یعنی مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کے بعض میں۔

وَتَقْرِيبُ الدَّلَائِلِ لِحَصْلَةِ النَّتْبُعَةِ بِلِزَوْمِ بَعْضِ الْمُقْدِمَاتِ لِبَعْضِهَا إِنْدِرَاجِ بَعْضِهَا فِي بَعْضٍ -

یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات پیچیدہ کو اس طرح روای کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر جملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندرج بعض کے بعض میں تیجہ حاصل ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوچ دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو۔

وَفَوَارِدُ الْقِيُودِ فِي التَّعْرِيفِ

(۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات

وَالْقَوَاعِدُ الْكَلِيَّاتِ اور قواعد کلییات۔

یعنی تعریف اور قواعد میں ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تاحد جامع اور رانع غیر متدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے مذکور ہو اکہ دُوَالُ ارث سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کو وہ کلمے کے افراد میں نہیں اور اسی طرح سے قواعد کلییہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ترقہ واجب العمل نہیں تو مرسل غیر ترقہ کی قید سے مرسل ترقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المیب شریف کے مرا سیل امام شافعی کے نزدیک واجب العمل ہیں کذافی الحاشیۃ العزیزیۃ۔

وَجُوہُ الْحُصُورِيِّ الْتَّقْسِيمَاتِ - (۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصہ کیا کتنا

یعنی یہیں استقریاً یا بدلیل عقل بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے۔

وَكَفْعُ لَشَيْهَاتِ اِنْظَاهَرَةِ دُوْخَلَفَيْنِ يُرِى اَنَّهُمْ مُشْتَهَيَانَ (۷) اور دفع کرنا بیہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مہب یا توجیہ یا عیارت کا مشتبہ

لہ یعنی خطوط اور اشارات اور متراء میلوں کے اور عقود یعنی انگلیوں سے گنتا

خیال میں آنایا دو مشتبہ مذہب وغیرہ
کو مختلف گمان کرنا۔

اوْصُشتَهِيَنْ يُرَى أَنَّهُمَا
مُخْتَلِقَانِ مِنَ الْمُذَاهِبِ وَ
الْتَّوْحِيدَاتِ وَالْعِبَاراتِ۔

یعنی اگر دو مذہب یا دو توجیہیں یا دو عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب
جو فی الحقيقة مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں
بقریر برداشت فرق بیان کرے اس کو تقریق ملپتیں کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف
گمان کرے تو اس کے خل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں
کا بدلات مطابقی ہو یا ایک مطابقی اور دو راقعیتی یا التزامی۔

اوْرَدَ فَرَنَ شَبَّهَاتَ ظَاهِرَهُ كَأَنَّهُنْ خَلَازِمَ
آتَاهُنْ كَأَجُوْ تَعْرِيْفَاتِ مِنْ مُمْتَنَهِ بَهْ جَسِيْبَهِ
اسْتَدِرَأَكَ ادْرَخِيْقَيْزَ كَذَكَرَنَا وَعَلَى بَنِ الْقَيْسِ
عَدْمِ جَمِعِ وَمَنْ يَا لَازِمَ آتَاهُنْ كَأَجُوْ بَاهِنِ مِنْ
مُمْتَنَهِ بَهْ چَانِچَرَزِيْنِيْ ہُونَا كَبِرِيْ كَأَدَرِ سَالِبِهِ
ہُونَا صَغِرِيْ كَا۔

وَكُلُّ زُوْمَهُ مَا يَمْتَنِيْ فِي الْعَرِيْفَاتِ
كَمُسْتَدِرَّاَتِ وَذَكْرِ الْأَخْفَى وَ
الْبَرَاهِيْنِ كَجُزِيَّةِ الْكُبْرَى
وَسَلْبِ الصُّغْرَى۔

مترجم کہتا ہے استدر اک عبارت ہے اس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلاؤ اک
اور تعریف میں اخفی کا لانا چنانچہ نارکی تعریف میں کہنا اس طفیل فوک الا سطقوسات
یاد فر کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں
لزوم کا اور قیاس اقرانی میں انداز کا قافی
ہے یاد فر کرنا مختلف کا اس کتاب کی دوسری
عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے۔

اوْقَادِ حِجَّ فِي الْلَّذِذِ وَالْأَنْدَرِ رَاجِ
أَوْ مُخَالَفَتِ عِبَارَاتِ أُخْرَى
أَوْ بِكَلَامِ رَأْمَاءِ مِنَ الْأَرْبَعَةِ۔

وہ امام حیو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب
کی دوسری عبارت سے مختلف ہو یا اس فن کے امام کے مختلف ہو تو اس کی توجیہ کرنا
چاہیے یا منع اور مناقشہ اچالی یہ مصنف کے کلام پر بادی الراے میں نظر آتا ہو اور اس کا

مناظرہ قaudہ مناظرہ پر شستہ نہ کھاتا ہو تو اُس کا دفع کرنا ضرور ہے ہذا صرح مصنف
قدس سرہ فی رسالت اخیری۔

فَالْعَالَمُ لَا يُقْبَلُ تَلَامِذَةُ
فَأَرْدَدَهُ تَسْمَتَ حَتَّى يُبَيِّنَ لَهُمْ
هَذِهِ الْأُمُورُ شَمَ يُبَيِّنَ عَيْنَهَا
فِي دُرْسِهِ۔

ان قواعد جمل کے موقع مخصوص میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معمول
محسوس ہو گیا۔

اور منحلاً ان امور کے جن کی می قفلت
عالم ربیانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال طریق
کی تلقین کرے اور ہم نے ان کو تفصیل
تام قصور سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اُس
کے لئے ایک وقت مقرر کرنا چاہیئے جس
میں لوگوں کے ساتھ میکھے ان کی طرف
متوجہ ہو کر ان پر نسبت ڈالنے کو اس
واسطے کہ محبت الہی تام نہیں ہوتی مگر
استطاعت ممکنہ سے اور بعد اس کے
استطاعت ممیسرہ سے اور قسم ثانی
یعنی استطاعت ممیسرہ سے صحبت ہے
اور غیت دلانا اشغال پر قول سے اور
فعل سے اور دل کے تصرف کے اللہ عالم
اور اُسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت
صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے

وَمِنْهَا أَنْ يُلْعَنَ الْأَشْغَالُ
وَقَدْ ذَكَرْنَا هَا بِالْتَّفْصِيلِ
وَلِيُكُنْ لَكُ وَقْتٌ يَجِدُ
فِيهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجْهًا إِلَيْهِمْ
يُلْقِي عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ فَإِنَّ
جُحَّتَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تَتَّمَ إِلَّا إِلَاسْتِطَا
الْمُمْكِنَةِ شَمَ إِلَاسْتِطَا عَامَةٍ
الْمُمْسَرَةِ وَمِنَ النَّاثِنِيَّةِ لِلْجُحَّبَةِ
وَالْجُحَّتِ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَفَعْلًا
وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ وَإِنِّي بِالإِشَارَةِ فِي
قَوْلِي سَأَتَّعَالَى وَيُرِكِّبُهُمْ۔

اس قول میں دیہیز کی ہم لعینی رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پاک کرتے ہیں۔
اپنے انوار صحیحت سے۔

اور میعلمہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگوں
کا بخیر گیر ہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ
نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ نصیحت کیا کہ اگر نصیحت کرتا فائدہ
دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیئے کہ قصہ
گوئی سے پہ بخیر کر بے کم قدر ہم کو روایت
پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب ان
کے بعد بخیر گیری کیا کرتے تھے مسلمین کی
وعظ اور نصیحت سے اور ہم کو روایت پہنچی ہے
سنت ان ماصدیقہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھی
اور نہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے
میں اور ہم کو برداشت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ
کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے
تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ
قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت
کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرعاً
میں مذکورہ اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے
میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے

وَمِنْهَا أَنْ يَتَحَوَّلُ مِنْ بِالْمُؤْعَظَةِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرْنَ إِنْ تَفَعَّلْتَ
إِذْ كُرِيَ هَ وَلَيَجْتَنِبِ الْقَصْصَ
فَقَدْ رُوِيَنَا فِي الْأُصُولِ أَتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوا
يَتَحَوَّلُونَ بِالْمُؤْعَظَةِ وَرُوِيَنَا
فِي سُنْنِ أَبِنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ
الْقَصْصَ لَمْ تَكُنْ فِي زَمَانِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرُوِيَنَا أَتَ
الْقَحَّابَاتَ كَانُوا يَخْرِجُونَ
الْقُصَاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ
فَعَلِمْنَا أَنَّ الْقَصَاصَ غَيْرُ
مُؤْعَظَةٍ وَأَنَّهُ مَذْمُومٌ
وَأَنَّهَا مَحْمُودَةٌ

نکتے اور وعظ اور نصیحتِ مجدد اور
پسندیدہ ہے۔

اس واسطے کا آخرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے۔

سوقہ کوئی سے مراد ہے کہ حکایات
عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل عمال
یا اس کے غیر کو بیان کرے تامین کرے جو
بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس لفڑا سے
اُس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو اسی طبق
سنت کا خوگز کر دے بلکہ مقصود اہم ازیں
اوری اور ابوجوہر گفتاری اور لوگوں میں ممتاز
ہوتا صاحت بیانی سے اور جسن ایسا حکایا
اور بعمل مثل کوئی سے۔ خلاصہ کلام یہ ہے
کہ قصہ کوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری
امہ ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان
کریں گے۔

قَانِقَصْصُ هُوَ أَنْ يَدْكُرُ
الْحَكَائِيَاتِ الْجَيْنَةَ الْتَّادِرَةَ
وَمُبَايِعَ فِي فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ
أَوْ عَنِيرِهَا بِمَا لِيَسِ بِحَقٍّ وَلَا يَقْصِدُ
فِي ذِلِكَ تَدْرِيجهُ تَلْقِيَنَهُمْ
السُّنَّةَ وَتَمْرِينَهُمْ بِهَا بِإِلِ
الْتَّشْدِقَ وَالْإِبْغَابَ وَالْتَّمِيرَ
عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ
إِيمَادِ الْحَكَائِيَاتِ وَالْأَمْثَالِ وَ
بِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا
أَمْرٌ مُّهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَكَ فَصْلًا۔

شراط تذکیر اور وعظ کوئی میں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کریلا اور قصہ وفات اور
قصیہ معراج کا نہایت طویل عریض کے نقل کرتا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اسی
طرح صحابہؓ کیا کرے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے
کان بھرے ہو جاویں ایسی ہی حکایات مصدقہ ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں
ایو ہریرہؓ سے مردی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبیری چھپی امانت
میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدشیں نقل کریں گے کہم نے اور تمہارے بالپوں
نے نہیں سنی ہوں گی تو ان کی صحیت سے آپ کو چایو اور دور رہیو۔

اور بخملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف
اور بہی عن المنکر ہے وضویں اور نماز میں کہ
اگر دیکھے کسی کو کہ پاؤں کو پورا نہیں دھوتا
ہے تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیوں کو
دوزخ کا یا کوئی تحریل ارکان بہ طہائیت
نہیں کرتا تو کہے کہ پھر پڑھ کر البتہ تو نے
نماز نہیں پڑھی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک
اور گھنکو اور ان کے سوا اور اموریں امر
بالمعروف اور بہی عن المنکر کرنا چاہئے حق تعالیٰ
فرماتا ہے اور جاہیئے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت
الی ایجز کریں اچھے کام کا امر کریں اور بُرے کام
خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ
رسنگار فلاح یا بیں اور امر بالمعروف اور
بہی عن المنکر میں تلطیف اور زمکانی آداب
ہے اور سخنی اور جھوپٹا امر بالمعروف اور بہی عن
المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہے لشوقنا
نے فرمایا اپنے بیوی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
جادہ کر ان سے اُس طریقہ پر جو میک تر ہے۔

وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمُعْرُوفِ
ذَا الْخَيْرِ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُصُوْرِ
وَالصَّلَوَةُ بِأَنْ يَرَى أَحَدًا
لَا يَسْتَوِعُ بِالْعُسْلَ فَيُنَادِي
وَيُنَادَى لِلْعَوَاقِبِ مِنَ النَّارِ
وَلَا يُتَمَّ الطَّمَانِيَّةَ فَيَقُولُ
صَلِّ فَلَمَّا كَمْ تَصَلِّ وَفِي
الْبَيْسِ وَالْحَلَامِ وَغَيْرِهِ يَكُونُ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَتَكُنْ مُّنْكَرُمْ
أُمَّةَ وَيَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ
يَأْمُرُونَ بِالْمُعْرُوفِ وَيَنْهَا
عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْعِلَّةُ هُمْ
الْمُفْلِحُونَ هَذَا الْأَدَابُ فِيهِمَا
الرِّفْقُ وَاللَّيْلُ وَإِنَّمَا الْعِنْفُ
وَالشِّدَّادُ شَانُ الْأَمْرَاءِ وَالْمُلُوْكُ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَجَادَ نَهُمْ
بِالْتَّقْوَى هُنَّ أَحْسَنُ۔

یعنی تلطیف اور نرمی سے۔

وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ الْفَقَرَاءِ
وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ إِلَمْكَانِ
فَإِنْ لَمْ يَقْدِرْ مَوْكَانَ كَهُ
إِخْرَانُ مُوَافِقُونَ حَرَضَهُمْ

اور بخملہ امور مذکورہ کے خبر گیری اور
حسن سلوک ہے فقر اور طالبی سلوکوں سے بقدَّمَ
امکان کے اور اگر مقدور نہ ہو اور اسکے برادران
دینی موافقی مزاج مقدور روا لے ہوں تو ان

کو تحریص اور ترغیب دلوں سے اُن کے ساتھ سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو فضل مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز شک نہ کرنا اُس کے وارث الابنیہ والمرسلین ہونے میں اور ہبھی شخص ملکوت آسمانی میں عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہبھی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک چھلکیاں پانی کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے تو اے مخاطب اُس کا ساتھ نہ چھوڑ یوں کہیں ایسے شخص کی محبت نہ فوت ہو جاوے اس واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت احمد اور اکیس اعظم ہے واللہ اعلم۔

وَحَثَّهُمْ عَلَى النُّوَاسَاتِ فَرَادَهُ
وُجْدَتْ هِدِّيَ الْمِحْفَاتُ
مُجْتَمِعَتِي شَخْصٍ وَّاجِدٍ
فَلَا تُشْكِنَ أَتَّهُوَارِثُ الْأَنْبِيَاءَ
وَالْمُرْسَلِيَّاتِ وَأَتَّهُوَالَّذِي يُدْعَى
فِي الْمَلْكُوتِ عَظِيمًا وَأَتَّهُوَالَّذِي
يَدْعُوكَ خَلْقَ الْهَوْحَقَ الْحَيَّاتَانَ
فِي جَوْقِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ
فَلَا زَمْنَدَ لَيَقُولُ تَشَكَّ فَيَا أَتَّهُ
أَنْكِبْرِيَّتُ الْأَحْمَرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عاد پر جسمی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزرے اور طالیان علم کی فضیلت ذکر کر کے اُن ہی میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا الْبِعْثَةُ مُعَلِّمًا یعنی میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اس میں بھی یہ ہے کہ علم حقانی فی نفس کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور ہبھی سر ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَالَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَّيَّاتِ رَسُولًا مُّنْتَهِمْ وَهُدْنَا اس فضل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لائے۔

وَاعْلَمُمْ أَنَّ كُلَّ مِنْ اُنْتَصَبَ
اوِّلَّمْ کرَكَ جَوْهَرَ بَرَادِتْ اور دعوت
لَهُ فَضْلُ الْعَالَمِ عَلَى الْعَابِدِ کَفْضَلِی عَلَى ادَنَ کَمْ الْحَدِیثِ ۲۲ مُسْجِحِ سَلْمَانَ الرَّقَمِیِ۔

الى اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلن
انداز ہو گا کسی امری امور مذکورہ سے تو اس
میں رخنے ہے تا اینکہ اس کو بند کر لیعنی اس
صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو۔

مَنْصَبٌ أُهْدَى إِيَّتِيَّ وَالدَّعْوَةُ
إِلَى اللَّهِ مَنْقَ مَا أَخْلَى فِي دُشْكَنِ
هُنْدَةُ الْأُمُورِ فَإِنَّ فِيْ ثُلْمَةٍ
حَتَّى يَسْدَّهَا۔

ف۔ یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور باطن دونوں کا جامع ہو
والانقصدان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحریص نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت
والاکتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تا جامع النورین اور جمیع البحرین
اور بیان کاراولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والملیکین ہو جاوے۔

ادمیں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو
چنان امور کی ادا بخملہ یہ ہے کہ اغتیا اور امرا
سے صحبت نہ رکھ مگر بہنیت دفع کرنے کے
ظلہ کے قلق پر مسے یا اُن کو مستعد کرنے کے
واسطے خیر برادریہ وہی وجہ ہے جس سے
اُن احادیث کے درمیان میں جو صحیت ملوٹ
کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور درمیان
اُس کے اکثر علمائے صاحبین نے اُن کی
صحیت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض
دفع ہوتا ہے۔

وَأَنَّا أُوْصَى طَالِبَ الْحَقِّ
بِالْأُمُورِ مَنْهَا أَنْ لَدَيْنَكُمْ
الْأَعْذِيَاءُ لَا لِدَرْ فِعْ مَظْلِمَتِيْعِينَ
الثَّالِسُ أَذْ بَعْثَ عَامَّتِهِمْ عَلَى
الْخَيْرِ وَهُنَّا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيقِ
بَيْنَ الْأَحَادِيْعِ الْمُبَشِّرِيْنَ
ذَمِّ صُحْبَتِ الْمُلُوكِ وَبَيْنَ مَا صَحَّهُمْ
كَثِيرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَّةِ۔

لے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : من تصوف و لم يتفرق فقد تزندق ومن تفرق لم
يتصوف فقد تشقق ومن جمع بينهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہو اور فرقہ نہ حاصل کی پس
بلاشیہ زندقی ہو یعنی تھیث کافر اس لئے کہ اس میں نہیں ہوتادیں کے بر باد کرنے سے اور جو کوئی
فقیہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشیہ زندگی اور پھیکا پھا کا مللا ہے اور جس نے
جمع کیا تصوف اور فرقہ میں پس بلاشیہ تھقیق ہوا۔ ۱۲

اور ازان جملہ یہ وصیت ہے کہ محبت
ن اختیار کرے سو فیان جاہل کی اور نہ جاہل ان
عبادت شعرا کی اور نہ فقیروں کی جو زاہد
ہیں اور نہ مخدیں ظاہری کی جو فقر سے عوادت
رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو
منقول کو ذیلیں سمجھ کر استلال عقلی میں افراد
کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم
صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان
میں حالات بلندیں ڈویا سنت مصطفویہ
میں راغب حدیث اور اثار صاحبہ کرام کا
متوجه حدیث اور اثار کی شرح اور
یہاں کا طلب کرنے والا ان فقیہاں
محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف
مالیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے
کلام سے جن کے عقائد ماخوذ ہیں سنت
سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق تبریز
اور عدم لزوم کے اُن اصحاب سلیک کے
کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے
تشدید کرنے والے نہیں اپنے نقوص پر اور
نہ دقت کرنے والے سنت بوجو پر بڑھ کر
اور نہ محبت اختیار کرے مگر اُس شخص کی جو
متصرف بصفات مذکورہ ہے۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان

وَمِنْهَا أَن لَا يَنْهَى جُهَّاً
الْقُوْفِيَّةَ وَلَا جِهَالَ الْمُتَعَدِّدِينَ
وَلَا الْمُتَقْسِفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءَ
وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحْدِثِينَ
وَلَا الْعَلَّاَةَ مِنَ الْمُحَكَّمَاتِ
وَالْحَلَامُ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صَوْفِيَا
ثَاهِدًا فِي الدُّسَيَادِ إِيمَانَ تَوْجِهِ
إِلَى اللَّهِ مُصَبِّعًا بِالْأَحْوَالِ الْعَلَيَّةِ
رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَنَبِّعًا الْحَدِيثِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَثْرَيَ الصَّحَابَ طَالِبًا الشَّرِحَاتِ
وَبَيَانَهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ
الْمُحَقَّقِينَ الْمَأْتِيلِينَ إِلَى الْمُحْدِثِينَ
عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعَقَائِدِ
الْمَأْخُوذَةِ مِنِ الْسُّنَّةِ النَّاطِرِيَّةِ
فِي الدَّرَيْلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّ عَادَ أَصْحَابَ
السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلَمِ
وَالْتَّصَوُفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى
أَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَّقِّبِينَ زِيَادَةً
عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَنْهَى بِالْأَمَنِ
الْمَصَفَ بِهِذِهِ الْصِّفَاتِ۔

کی صحیت سے منع فرمایا تا صحیت اُن اشخاص کی را ہزن دین نہ ہو جا فقط نیسا را علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

نخست مو عنطت پر صحیت ایں تھنرت کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنیز صوفی جاہل اور عابد یے علم بدعت اور الحادثے مکتر خالی ہوتا ہے۔ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعر

خیالات نادان خلوت نشین بہم برکت دعا قبت کفر و دین اور فقیہ زاہد خشک تو باطن اور برکات قلبیہ نے ناو اقت اور ظاہری مخدشین فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالباً ان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متعدد رہا منکر اور برکات ایکا نیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرکامیں الوجود کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنی کی جامیعت سے مجھ ایجا را اور مطلع الافوار ہو کر وارث سید الابرار ہے۔ ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیا کے سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت بے غایت سے کو تنصیب کرے آئین خم آئین۔

اور اتنا بخوبی ہے کہ گفتگو نہ کرے
فقہائے کیا کے مذاہب میں ایک کو دوسرا سے
پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حق کو
بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اُس
پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو
سو اگر کسی صورت میں فقہائے کے دو قول ہوں
اور دونوں مخالف اور متنبیہ ہوں سنت
سے تو اُس قول پر چلے جیس پر اکثر فقہاء میں
اور اگر دونوں طرف کثرت فقہاء باہر ہے
تو وہ ختار ہے چاہے اس قول پر یعنی کرے
چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب
کو ایک مغرب جانے مدون تھسب کے۔

وَمِنْهَا أَن لَا يَتَكَلَّمُ فِي تَرْجِيمٍ
مَذْهَبِ الْفُقَهَاءَ بَعْضُهَا عَلَى
بَعْضٍ بُلْ يَضْعُهَا كُلُّهَا عَلَى
الْقَبُولِ بِجُمْلَتِهِ وَيَتَبَعَ مِنْهَا
مَا دَأَفَقَ ضَوِيجَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوفُهَا
فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ كِلَّا هُمَا
مُخْرَجِيْنَ اتَّبَعَ مَاعْلَمِيْنَ الْكَلْمَوْنَ
فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْجَنِيْرَاءِ
وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلُّهَا مَذْهَبٌ
وَاحِدٌ مِنْ غَيْرِ تَعَصُّبٍ۔

ف۔ چونکہ جیہو راہیں سنت کے نزدیک مذاہب الارجعی میں حق دار ہے لہذا سب کو مجبلاً حق جانتے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر از ہاں میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تذلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعض حنفی امام شافعیؓ کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعض شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بھیہ سے افضل الخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یوس علیہ السلام سے مجھکو افضل نہ کہو واللہ عالم مصنفؓ نے حاشیہ منہبیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جیس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے اہم میں مذہب درہوار معرف سے مراد ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو تر مذہب اور لبوداؓ اور ان کے سوا اور انکے حدیث نے اُس کی روایت اور ترجیح کی ہو اور سب مذاہب فقہار کو ایک مذہب کرڈا لئے کا یہ مطلب ہے کہ اس کا اعتقاد کرے کہ فی ما بین شافعیہ و حنفیہ کا اختلاف ولیسا ہے جیسے بعض حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں تو وہ شخص در صورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کر شرط قائمین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد ہو جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اُس کی نظریہ وارد ہے سو فقہاء نے اُس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدة کلیہ ظاہر ہو اے جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ مل کر جواب مسئلے کی متفقی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور مُتُون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور نسخہ موقول اور غیر موقول پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علمائے محققین کی بحوزان یکون مصروف فاعن ظاہرؓ اور مسوخ اخلاف الفتوى انتمی اور تقریر شرح تحریر میں (باقی ص ۱۲۳ پر)۔

تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہے۔

شعر

تکیہ پر جائے بزرگان نتوان زدگنی اف
مگر اسباب یزرگی ہمہ آمادہ کنی

اور ازاں جملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے
صوفیوں کے طریقے میں بعض کو بعض پر
ترنج چڑے کر اور جو ان میں مغلوب الحال
ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جو مسامع
وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پر وی
نہ کرے مگر اُس کی جو سنت سے ثابت ہے
اور جس پر وہ اہل علم چلے ہیں اور جو منجلہ
محققین راسخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق
دینے والا ہے اور مددگار۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمُ فِي
تَرْجِيمٍ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضُهَا
عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرُ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ
مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمُمْوَلِينَ
فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَبَعِ هُوَ
نَفْسُهُ إِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي
السُّنْنَةِ وَمَنْهُ عَلَيْهِ أَصْحَابُ
الْعِلُومِ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ الرَّاسِخِينَ
وَاللَّهُ الْمُوْرِّقُ وَالْمُعِينُ۔

ف۔ اولیا طریقت کے طریقیں حصول نیت اور حصول الی اللہ کے جامع ہیں پھر لویں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادریہ اور حیثیتیہ سے اور عکس اس کے کہنا یہ فائدہ ہے جو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اُس کو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نہ کرے سوبیان ہے خواجہ

(باقی حاشیہ ص ۱۶۱) مولانا عبد العلی سعیدی ہیں نیس للعائمی الاصدی بظاہر الحدیث بحوالہ
کوئی مصروف فاعن ظاہرہ اور منسوب خابل علیہ الرجوع ای الفقہاء اور یہ بات
ظاہر ہے کہ اس وقت کے علماء عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے جہاں کماں یکخنفی علی المغلوبین
اے ظاہرہ مغلوبین سے مجازیب و مغلوب الحال مراد ہیں اور مسوؤلین (باقی حاشیہ ص ۱۶۲ پر)

نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ ایں کا مری کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تخلیل حرام صریحًا نہیں کرتے جو ان کا لکا داجب ہوا در پیروی اُن کی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر منسوخ نہیں چنانچہ حضرت مصطفیٰ نے دوسرے رسالے میں فرمایا خُذ مَا صَفَّا وَذُّ مَأْكُورٍ نسبت صوفیہ غنیمت کبریٰ سوت در سوم ایشان پیچ نمی ارزد۔

(بقيہ حاشیہ ص ۱۴) فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں انہیاں شوق اہمی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سنتا گناہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس مجاز یہب یہ عدم انکار ظاہر ہے کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور موذلین کی وجہ عدم انکار کی وجہی ہے جو مترجم علیہ الرحمۃ نے لکھی یہیں مقلدین مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں بنی کہ در المحترا و در نبایا اور بجز وغیرہ سے صریح حرمت غناہ کی تاثیت ہے اگرچہ بعض نے اعراض و اعیاد میں مباح بھی لکھا ہے لیکن جس سب قاعدہ اذ اجتماع الحلال مع الحرام کے مباح کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲۔

دسویں فصل

آدابِ ذکر اور وعظ گوئی کا بیان

اس فصل میں آدابِ تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جس کے بیان کا مصنف قدس
سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔

حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا کچھایا کہ توی مذکر
اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلامِ موعیٰ سے
فرمایا کہ اُن کو یاد دلایا کر واقعِ سابقة کو
تونصِ قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ
گوئی دین میں رکن عظیم ہے اور ہم کو چاہیئے کہ
کلامِ کریم مذکر کی صفت ہے اور تذکیر کی کیفیت
میں اور اس غایت میں جو مذکر کا مقصودِ اصلی
ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استفادہ ہے
اور تذکیر کی ارکان ہیں اور وعظِ سنت و الہ
کے کیا آداب ہیں اور کیا کیا آفیں ہمارے

قالَ اللَّهُ تَعَالَى يَسِّرُ سُولِيْمَانَ
مُحَمَّدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ وَقَالَ
رَبِّكِمْ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
ذَكَرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ فَالشَّذِّذِ كِبِيرٌ
رَبُّكُنْ عَظِيمٌ وَلَنْ تَكُلُمَ فِي صِفَتِ
الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَتِ الشَّذِّذِ كِبِيرٌ
وَالْغَائِيَةُ الَّتِي يَلْمَحُهَا الْمُذَكِّرُ
مِنْ أَيِّ عِلْمٍ بِالسِّتْمَدِ أَدْعُوكَ وَمَا ذَا
أَرْخَانُهُ وَمَا آدَابُ الْمُسْتَقِيْعَيْنَ
وَمَا الْأَفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي وَعْظِ

لہ اور فرمایا و ذکر فان الذکری تنفع المؤمنین یعنی نصیحت کیا کر کر
نصیحت نفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲۔

۱۲۔ مذکر وعظ کہتے والا اور تذکیر وعظ کہتا اور نصیحت کرنی۔

زنانے کے واعظوں کے وعظ میں پیش آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے جس سو مذکور اور واعظ کو ضرور ہے کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل یا نے ہو اور عادل یعنی متین ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہدین علما نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوام اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لاکن تذکیرہ کے نہیں۔
 مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا مُجْمِلًا
 كَا فِيَتِهِ مِنْ أَخْبَارِ السَّلَفِ
 الصَّالِحِينَ وَسَيِّرَتِهِمْ -

اور واعظ کو ضرور ہے کہ حدیث اور فسر ہو اور سلقوں مصالح یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو۔

اور حدیث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ تی حدیث یعنی صحابہ سنت وغیرہ اسے شغل رکھنا ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو اس تادے پڑھ کر سند حاصل کر جپکا ہو اور ان کے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر جپکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقلم کی حافظہ حدیث یا استنباط فقیر ہے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ قرآن کی شرح غریب میں مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ و تاویل سے واقف ہو اور یہ سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اسکو جانتا ہو۔

زَمَانِنَا وَمِنَ اللَّهِ أَلَا سَتِعَانَتُ -

فَآمَّا الْمُذَكُورُ فَلَبَدَّ أَنْ
 يَكُونَ مُكْلَفًا عَدْلًا كَمَا أَشَرَّطْنَا
 فِي رَأْوِي الْحَدِيْثِ وَالشَّاهِدِ -

وَلَعْنِي بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلِ
 بِلُكْثُبِ الْحَدِيْثِ بِأَنْ يَكُونَ قَرَأَ
 لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ
 صَحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَكُوِّيَّا خَبَارِ
 حَافِظِهِ أَوِ اسْتِبْنَاطِ فَقِيهِ وَكَذَلِكَ
 بِالْمُفْسِرِ الْمُشْتَغِلِ بِشَوْرِ غَرِيبِ
 كِتَابِ اللَّهِ وَنَوْحِيَهُ مُشْكِلِهِ
 وَبِسَارِ وَيَعِنِ اسْلَفِ فِي
 تَفْسِيرِهِ -

اور اس کے ساتھ مستحب یہ ہے کہ
فصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرتا ہو
لوگوں کے ساتھ مگر بقدر ان کے فہم کے
اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور موت

وَيَسْتَحْبُّ مَعَ ذِلِّكَ أَنْ يَكُونَ
فَصِيحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدْ
فَهُمْ هُمْ وَأَنْ يَكُونَ نَطِيفًا
ذَوْ جَمِيْقَمْرُوْقَةً۔

ف - مولانا نے فرمایا بالازاز فہم کی گفتگو اس واسطے منہ ہوئی کہ علی مرتفعی کرم اللہ
دیجہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اُس قدر جتنا اُن کی سمجھیں اُوے کیا تم یہ چاہتے
ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تندیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سنیں گے جو ان کی
عقل میں نہیں آتا ہو تو اُس کا انکار کریں گے ۔

مترجم کہتا ہے لیں معلوم ہوا کہ واعظ کو درقاائق تقدیر اور حقائق توحید اور
مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے رو بروز کرنا بہتر نہیں کہ اس میں فضالت کا خوف ہے
مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں
میں یہ حقیقت ہے اُس کا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق ہتا ہو اور واعظ میں مروت
یعنی جو اندر دی اور حسن سلوک کا عمل اس واسطے مطلوب ہوا کہ جس میں یہ صفت حاصل
نہیں وہ اُن لوگوں کے مشابہ ہے جن کا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے
وعظ سے فائدہ تندیب کا حاصل نہیں ۔

اور کیفیت وعظ لوگوں کی یہ ہے کہ
وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز یا
ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اُس
حال میں جب سامعین کو ملال اور افرادی
ہو یہکہ اُس وقت وعظ شروع کرے جب لوگوں
میں رغیت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع
کلام کرے درصورتیکہ اُن میں رغیت باقی ہو۔

وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّذْكِيرِ
أَنْ لَا يُذْكَرَ إِلَّا غِيَّارًا لَا يَتَكَلَّمَ
وَفِيهِمْ مَلَائِكَةٌ إِذَا عَرَفَ
فِيهِمُ الرَّغْيَبَةُ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ
وَفِيهِمْ رَغْبَةٌ۔

ف - مترجم کہتا ہے اس واسطے کے سماں بلاحیث میں تاثیر نہیں ہوئی سعدی

علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع

از ان پیش لیں کن کم گویند لیں

اور یہ کہ وعظ ہے کوپاک مکان میں

بیٹھے چاچے مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پڑھم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر بوجوں کے واسطے خصوصاً۔

اور یہ کہ خصوص نہ کرے کلام کو فقط

خوبی سنا نے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور درانے میں بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہے کبھی اس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدے کے بھی دعید کالانا اور بشارت کے ساتھ انداز اور تحفیف کو ملانا۔

ف۔ اس واسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی یے باک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاں اور نا امیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے موقع پر ڈکرنا چاہئے مصرع چوڑگ تر کہ جراثم و مرہم نہ است

اور وعظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہونہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عاً کرے اور خاص نہ کرے ایک گروکیسا تھے خطاب کو دوسرے گروہ کو حبھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین

وَأَن يَجْلِسُ فِي مَكَانٍ
 طَاهِرٍ كَمَسْجِدٍ وَأَن يَسْتَدِي
 الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةَ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَيَخْتَمُ بِهِمَا وَيَدْعُ عَوْلَمَ مُؤْمِنِينَ
 عُمُومًا وَلِلْحَاضِرِينَ خُصُوصًا۔
 وَلَا يَخْصَّ فِي النَّزَغَيْبِ وَالْتَّرْهِيبِ
 بَلْ هُوَ يُشُوبُ كَلَامَةَ مِنْ هَذَا
 وَمِنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ
 مِنْ أَرَدَ افْ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِيدِ
 وَالِسْتَارَةِ بِالْأَنْدَارِ۔

وَأَن يَكُونَ مُبِيِّنًا لِلْمُعَتَبِرِ
 وَلِيُعَمِّمَ بِالْخَطَابِ وَلَا يَخْصَّ
 طَائِفَةً دُونَ طَائِفَةٍ وَأَن
 لَا يُشَافِرَ بِذَمِّ قَوْمٍ أَوَالْأَنْكَارِ
 عَلَى شَحْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ أَنْ

پرانکار یا المشافہہ نہ کرے بلکہ طریق اشارہ
کچھ چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں
کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔

يَقُولَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَعْلَمُونَ
كَذَا وَكَذَا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بالمتافہہ مذمت اور انکار و اعظم کی عدالت بالطی پر محوال
ہو گا اس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعد نہیں ہے کہ بعض سامعین کا دل منقبض ہو
اور دلوں سے اس کی دیانت اور صدقۃت جاتی رہے تو تنکر کا فائزہ نہ حاصل ہو گا۔
اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور
وَلَا يَتَكَلَّمَ بِسَقَطٍ وَهَزْلٍ۔
بیہودہ نہ یوں۔

ف۔ اس واسطے کہ کلام نحیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہمیت کو کھو دی
ہے تو غرض تذکرہ میں خلل واقع ہو گا۔

اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور
بُلَانِيَ الْكُحُولِ دے ارتقیب کی اور معروف شرعی
کا امر کرے اور منکر سے ہمی کرے اور مرد ہجاتی
رکابی نہیں ہو کہ جس مغل میں جاوے ان
کی خواہش نفسانی کے موافق دعظام شرع کرے
اور غایت و عظیکی جو مقصود ہے سو
مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے
مسلمان کی صفت کو اس کے اعمال میں اور
اس کے حفظ انسان اور اخلاق میں اور اس
کے حالات قلبی اور اس کے اذ کار کی مسافت
یں پھر جائیے کہ اسی سفت تخلیہ کو علی
وجہ اکمال سامعین میں ثابت اور تحقیق کریں
انک اندک ان کے فہم کے معاون تو پہے

وَيُحَسِّنَ الْحُسْنَ وَيُنَقِّيَ
الْقَبِيْحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ
يَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونَ
إِمَّا

وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلْمَمُهَا
فَيَنْبَغِي أَنْ يُزَوَّرَ فِي نَفْسِهِ صَفَةَ
الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ وَحِفْظِ سِنَانِهِ
وَأَخْلَاقِهِ وَأَخْوَالِهِ أَنْفُسِيَّةَ
وَمُدَّا وَمَتَّهُ عَلَى الْأَذْكَارِ وَثُمَّ
رَحْقَقَ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَاتِ بِمَا لَيْهَا
بِالشَّدْرِ تَحْمِلُ عَلَى حَسْبِ فَهْمِهِمْ
قِيَامُرَا وَلَا فَضَائِلُ الْحَسَنَاتِ

حُسَنَاتِ کی خوبیوں اور سیّیات کی براویوں
کا امر کرے لیاں اور شکل اور نماز غیرہ
میں پھر جب اس کے خونگ موجا دیں تو
اُن کو اذ کار کی تلقین کرے پھر جیل میں
میں ذکر کا انہ معلوم ہوتا ہوں کو رغبت اور
شوق دلاؤے زیان اور دل کے رکنے
پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور
اُن کے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے
میں اعانت چاہے ایام سایقہ اور وقایع
گذشتہ کے ذکر کرنے سے مجمل حق تعالیٰ
کے انعام تماہرہ اور رأس کی تصرفی اور
تعذیب کے جواہگی امتوں پر دنیا میں
بھوکی ہے پھر استعانت چاہے موت کی
رہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم
الحساب اور دوزخ کے عذاب ذکر کرنے
سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سستعات
چاہے اُس کے موافق جیسا ہم مذکور
کر چکے ہیں۔

اور دعظت گوئی کی استادا کو کتاب اللہ
سے چاہے اس کی ظاہر نتاویں یعنی تغیریک
موافق اور حدیث نبویؐ سے جو محدثین کے
نزویک معرفہ ہے اور صحابہ اور تابعینؐ
اور ان کے سوا اور مومنین صالیحین کے

وَمَسَاوِيَ السَّيِّدَاتِ فِي الْلَّبَاسِ
وَالزَّرْقَى وَالصَّلْوَةِ وَغَيْرِهَا
فَلَاذَا تَأَدَّ بِوَاقْلَبِيَّا مُرْبِيَ الْأَذْكَارِ
فَإِذَا أَشَرَّ فِيهِمْ قَلْبُكَ رِضْهُمْ
عَلَى ضَبْطِ الْلِّسَانِ وَالْقَدْمِ
وَلَيُسْتَعْنَ فِي تَأْثِيرِ هَذِهِ فِي
قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ الْتَّهَوَّدِ
وَقَائِعَبِهِ مِنْ بَاهِرَةِ فُعَالِهِ
وَتَضْرِيْفِهِ وَتَغْدِيْبِهِ
لِأَمَمِ فِي الْأَدْنَى شَمَّ
بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَشَدَّدَةِ يَوْمِ
الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّاسِ
وَكَذَلِكَ بِتَرْغِيْبِهِ
عَلَى حَسْبِ مَا ذَكَرَ نَا۔

وَأَمَّا اسْتِمْدَادُهُ كَفِيلُكُنْ
مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى شَأْوِيْلِهِ
الْعَاظِرِ وَسُتْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ
الْمُعْرُوفِ وَعِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ
وَأَقَاؤِيْلِ الصَّحَابَةِ وَالْتَّابِعِيْنَ

اقوال سے اور سیرتِ نبویؐ کے بیان کرنے سے۔

وَغَيْرِهِمْ مِنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَ
بَيْكَانِ سِيِّرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہومِ عندِ الاطلاق ہوا اور اعتبارات صوفیات اور اشارات فاضلاته اور نکات اور لفظ شاعرانہ کو مقام و عظیم ذکر کرنا ہرگز لائق اور متناسب نہیں اس واسطے کے سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر جھوٹ کریں گے اور مگرہ ہوں گے چنانچہ ہمارے زیارتے کے واعظین میں سے ایک واعظ نے مقطوعاتِ قرآنیہ کے معنی میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں تک اُس کی جہالت کی توبیت پہنچی کہ اُس نے ظل کی تفسیر کی بحسابِ جمل کہ چودہ عدد ہو کے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہاے چودھویں رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور یہ امتیازی اس کو کہاں کھینچ لے گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معرف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور ان احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے جائز نہیں۔ اور واعظ کو چاہیے کہ یہ وہ قصوب

وَلَا يَذُکُرُ الْقَصَصَ الْمُجَازَةَ
فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا إِنَّهُ ذَلِكَ
أَشَدَّ الْأُذُنَكَارِ وَأَخْرُجُوا أُوْتَئِدَقَ
مِنَ الْمَسَاجِدِ وَفَرَّ بُوْهُمْ وَ
أَكْثَرُهُمَا يَكُونُ هَذَا فِي الْإِمْتَنَاعِ إِمْلَاتَ
الَّتِي لَا يُعْرَفُ صَحَّهَا وَفِي السِّيِّرَةِ
وَشَانِ نُزُولِ الْقُرْآنِ۔

کو جو برداشت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر ذکرے اس واسطے کے صحابہ کرامؐ نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیا ہے اور ان کو مارا ہے اور یہ وہی تھے اکثر ہل کتاب کی روایات میں ہوتے ہیں جن کی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان نزدیک میں۔ اور واعظ کے ارکان تو ترغیب اور

وَأَمَّا أَرْكَانُهُ فَالْتَّغْيِيبُ

ترہیب ہے اور مثال گذر اندا کھلی مشارب
سے اور صحیح تضليل کے نرم کرنے والا
نکات منفعت بخش سویہ طریق ہے تذکر
اور شرح کا۔

اور جس مسئلے کو واعظہ کرے چاہیے
کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب
صوفیہ سے یاد عوات کے باب سے یا عقائد
اسلام سے پس ٹاہر قول یہ ہے کہ بیان
کرے واعظ وہ مسئلہ جس کو جانتا ہو اور
اُس کے سکھانے کا طریق معلوم ہو۔

اور عظی سماعت کرنے والوں کے
آداب سویہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور
ہو و لعب نہ کریں اور شورہ بھائیں اور اپس
میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہرام میں
واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سارے مکوکوئی
خطہ عارض ہو تو اگر اُس کو مسئلہ نہ کورہ
کے ساتھ کوئی تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو
مگر مسئلہ رقیق ہو جس کو عوام کی فہم نہیں
اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار
کرے حاضرین مجسیں میں پھر اگر چاہے تو
اُس کو خلوت ہیں پوچھ لے اور اگر اُس کو
مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جسے مفصل

وَالْمُتَرَّهِيْبُ وَالْمُتَمَثِّلُ بِالْمُمْتَأْلِي
الْوَاضْحَتِيْرُ وَالْنَّقْصَصُ الْمُرْقَفَتِيْرُ
وَالنِّكَاثُ النَّافَعَتِيْرُ فَهَذَا
طَرِيْقُ التَّدْكِيْرِ وَالشُّوْجَرِ
وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَذْكُرُهَا
إِمَامُنَ الحَدَّلِ أَوْ الْحَرَامَ أَوْ مِنْ
بَابِ ادَّابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ
بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ
الْإِسْلَامِ فَالْقُوْلُ الْجَلِّيُّ أَنَّ
هُنَّا كَمَسْئَلَةٍ يَعْلَمُهَا وَ
طَرِيْقًا لِتَعْلِيمِهَا۔

وَأَمَّا ادَّابُ الْمُسْتَعِيْنَ
فَأَنَّ يَسْتَقِيْلُوا الْمُذَكَّرَ وَلَا
يَلْعَبُوا وَلَا يَنْعَطُوا وَلَا يَتَكَلَّمُوا
نِيْمًا بَيْتَهُمْ وَلَا يَكْتُرُوا السُّؤَالَ
مِنَ الْمُذَكَّرِ فِي كُلِّ مَسْعَلَةٍ
بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرُ فِيْنَ كَانَ
لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلَّقًا
فَوْيًا أَوْ كَانَ ذَقْنِيْقًا لَا يَحْمَلُهُ
فُهُومُ الْعَامَّةِ فَلَيُسْكُنْ عَنْهُ
فِي الْمُجَلِّسِ الْحَاضِرِ فِيْنَ شَاءَ
سَائِلَهُ فِي الْخُلُوْقِ وَإِنْ كَانَ
لَهُ تَعْلُقٌ قَوْيًا لَتَقْصِيْلِ

کرنا بھل کا اور مشکل لغت کا ریافت کرنا تو نظر
رسے تا اینکہ اُسکا کلام آخر ہو تو ریافت کرے
اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے
کلام کو تین بار اعادہ کرے۔

اجمایل و شریح غریب فلینظر
حتیٰ را دا انقضیٰ گلادمہ سائے
ولیعید المذکر گلادمہ
شلث مراث

ف۔ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و
السلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار اعادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ میں آجائے۔

سو اگر مجلس میں کسی قسم کی بولی والے لوگ
ہوں اور واعظ اُنکی زبان پر قادر ہو تو اُسکو یہ کہا
چاہیے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پر سیر کرو اپنے قریق
اویں کلام سے یعنی اس واسطے کہ کلام باریک اور یہ
علیٰ العموم فائدہ حاصل نہیں۔

فَاتَ کانَ هُنَالَکَ اَهْلُ
لُغَاتٍ شَتِّیٰ وَالْمُذَكَّرُ يَقْدِرُ
اَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَیٰ اَسْتِئْنَهُمْ قَلِيفَعَلَ
ذِلِّکَ وَلِجُنْذِبِ دَقَّتَ اَنْكَلَامَ
وَاجْمَائِكَ -

اور وہ آفیں جو ہمارے زمانے کے
واعظوں کو پیش آتی ہیں سو ان میں سے یہ کہ
عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات
کے بلکہ غالب کلام ان کا موضوعات اور
محرفات ہیں اور مذکور کرنا ان کا نہ ازول
اور دعاوں کو حین کو ایں حدیث نے موضوعات
میں شمار کیا ہے۔

وَامَّا الْأُدَافَاتُ الَّتِي تَعْتَرِى
الْوَعَاظَفِي زَمَانِنَا فِيهَا عَدَمُ
كَمِيَّزِهِمْ بَيْنَ الْمُوْضُوعَاتِ
وَغَيْرِهَا بَلْ غَارِبٌ كَلَامِهِمْ
اَسْمُوْضُوعَاتُ الْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمْ
اَسْلَوَاتٍ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَهَا
اَنْجِدِ تُونَ مِنَ الْمُوْضُوعَاتِ -

ف سبیل سکایہ ہے کہ علم حدیث اور اثمار کو ایں حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہو اور عظیٰ گون
کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اُسکو بے تمیزی سے ذکر کر ریاحا لانگہ حدیث صحیح میں ثابت
ہے کہ جو عمداً انحرفت صلی اللہ علیہ وسلم پر رجھوٹ باندھ کا دہ جبی ہے۔

لہ لیکن شارحین حدیث نے یہ سمجھا ہے کہ یہ تکرار کلام نہیں الشان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام
میں ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم۔

مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں میں ہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اس واسطے کو خود بھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دلوں برابر ہیں عذاب میں۔

ادرازان جملہ بیانغہ ذکر کرنا
داعظوں کا کسی شے میں ترغیب اور
ترہیب سے۔

وَمِنْهَا مُبَارَكَةٌ لَهُمْ
فِي شَيْءٍ مِّنَ الْتَّرْغِيبِ
وَالْتَّرْهِيبِ۔

ف- چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دُورِ کعت فلانی فلانی سورہ سے فلانے دن اور فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضاۓ نماز کا عذاب دُور ہو جاتا ہے یا جو کوئی بھتگ پیے اُس نے گویا اپنی ماں سے کعیہ معظم میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تیزی اور یہ احتیاطی اور افتراضی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

ادرازان جملہ قصہ کر بلاؤ اور وفات کی قصہ خوان
اور اُس کے سوائے اور موسووں میں قصہ گوئی
اور ان میں خطبہ گوئی کرنا۔

وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةٌ
كَرِيلًا وَالْوَفَاقَةَ وَعَيْرِذَلِكَ
وَخَطْبُهُمْ فِيهَا۔

ف- اس واسطے کے ایسے امور کا درج تردن سابق میں نہ تھا اور ودایات موضوعہ اور ضعیفہ سے مکتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرشیہ تیار ہوتا ہے تاریقہ اور گریہ زیادہ ہو سچان اللہ کیا اُٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد میں جمع اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اُس پر طعن اور شنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیزی داری میں نہ جاوے اور ان کے بدعتات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُس کے ایمان میں حرف آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمنِ اہل بیت ہے۔ شعر

بیریدہ زاصل کار و پیوستہ بفرع
کم معتقد خدا و بسیار بشرع

گیارہوں فصل

سلسلہ طریقت حضرتِ مصنف کا بیان

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہے۔

ہماری صحبت اور طریقت اور رسول کے آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح مشہور اور مقبول نہیں کیا تھا یعنی مصنف سے تامینہ رسالت پر یعنی میں کوئی واسطہ مقطوع نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہیں۔

صَحَّيْتُنَا وَ تَعْلَمْنَا لِاَدَابِ الطَّرِيقَةِ
وَ اَسْلُوبِ مُتَّصِلَّتِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالسَّنَدِ
الصَّحِّحِ الْمُسْتَقِيْعِضِ الْمُتَّصِلِ وَ اَنْ
تَمْ يَتَبَثَّ تَعْلِيْمُ الْاَدَابِ وَ لَا تَنْدُكَ
الْاَسْعَالِ۔

یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے انتقال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے۔
تو بینہ متعیف دلی اللہ تعالیٰ کہ حق تعالیٰ اُس سے عفو کرے اور اُس کو اس کے سلف صاحبین کے ساتھ ملا دے زمان دراز صحبت رکھی اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدا راضی ہواؤں سے اور ان کو راضی کرے اور انہی علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور ان سے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھا اور ان سے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے سُنے اور جو ان پر اُن کے مرشدوں پر واقعات اور حالات اور کرامات گزے اُن سے مسموع

فَالْعَيْدُ الْفَعِيْفُ وَ لِيَ اللَّهُ عَفَا
اللَّهُ عَنْهُ وَ اَحْقَنَ سَلْفَنِي لِصَاحِبِيْنَ
صَحِّبَ اَبَا اَمَّا الشَّيْخِ الْاَجَلِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ اَرْضَاهَ دَهْرَ اَطْوَيْلًا
وَ تَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَ تَنَاهِبَ
عَلَيْهِ بِاَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَ رَأَى مِنْهُ
الْكَرَامَاتِ وَ سَأَلَهُ عَنِ الْمُشَكَّلَاتِ
وَ مَمِّمَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ فَوَّاً دِلَاطَرِيقَةِ
وَ الْحَقِّيْقَةِ وَ مَاجَرَى عَلَيْهِ وَ عَلَى
شُيُّوخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَ الْحَوَالِ

ہوئے اللہ سچان مولف اور باتی ان کے مستفیدوں کی طرف سے ان کو نیک بدل دے۔ اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدوں کی صحبت میں رہے بزرگ تراث میں سے تین مرشد ہیں اول ان میں خواجہ خرد ہیں جو شیخ احمد شریعتی اور شیخ المداراد خواجہ حسام الدین کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ عبدالرحیم کے سید عبداللہ میں جو شیخ احمد بنوری کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد بہریندی کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت میں رہے اور تیسرا خلیفہ ابوالقاسم ہیں وہ ملا ولی محمد کی صحبت میں رہے۔

ف۔ سرینہ شہر لاہور کے قریب اور بنور بروز نور قصیہ ہے بہریندی کے توابع سے پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنی کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا مہذاب الدین کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبداللہ احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابوالعلاء امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالحق کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبداللہ مذکور کی صحبت میں رہے۔

وَالْكَرَامَاتِ جَزَاءُهَا سُبْحَانَهُ عَنْهُ
وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفْرِيَّهِ خَيْرًا -
وَصَحِّبُ هُوَ شُيوخُ خَاتَمَتِ شِرَّا
أَجَلُهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوْ تُهُمْ خُواجَةٌ
خُرَدٌ صَحِّبَ الشِّيْخَ أَخْمَدَ السُّرِهِنْدِيَّ
وَالشِّيْخَ الْهَدَاءَذَوَّخُواجَهَ حُسَامَ
الدِّيْنِ صَحِّبُوا خُواجَهَ مُحَمَّدَ بَاقِيَّ
وَثَانِيَهُمُ السَّيِّدُ مُعَنِّدُ اللَّهِ صَحِّبَ
الشِّيْخَ أَدَمَ الْبُنُورِيَّ صَحِّبَ الشِّيْخَ
أَخْمَدَ السُّرِهِنْدِيَّ صَحِّبَ خُواجَهَ
مُحَمَّدَ بَاقِيَّ وَثَالِثَهُمُ الْخَلِيفَةُ
أَبُو الْقَاسِمَ صَحِّبَ مُلَادَوَلِيَّ مُحَمَّدَ
صَحِّبَ الْأَمِيرَأَبَا الْعُلَاءَ -

ف۔ سرینہ شہر لاہور کے قریب اور بنور بروز نور قصیہ ہے بہریندی کے توابع سے
شُمَّ الْخُواجَهَ مُحَمَّدَ بَاقِيَّ
صَحِّبَ خُواجَهَ مُحَمَّدَ أَمْكَنْيَ
صَحِّبَ أَبَاهُ مَوْلَانَا مُحَمَّدَ درویشَ
صَحِّبَ مَوْلَانَا مُحَمَّدَ زَاهِدَ
صَحِّبَ خُواجَهَ عَبَيْدَ اللَّهِ الْأَحْرَارَ
وَالْأَمِيرَأَبَا الْعُلَاءَ صَحِّبَ الْأَمِيرَ
عَبَدَ اللَّهِ صَحِّبَ الْأَمِيرَجَنْجِيَّ صَحِّبَ
خُواجَهَ عَبَدَ الْحَقَّ صَحِّبَ خُواجَهَ
عَبَيْدَ اللَّهِ الْأَخْرَازَ الْمَذْكُورَ -

اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اُن میں سے مولانا یعقوب چرخی اور خواجہ علام الدین نجید والی ہمیں وہ دو نوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلاد اسٹا اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علام الدین عطار کی بھی صحبت میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علام الدین خواجہ محمد پارسی اسکی صحبت میں رہے اور دو نوں یعنی عطا رادر پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ رُمیروں سے ہیں۔

ف۔ چرخ قریہ ہے غزنی کے تواج سے اور عجمدوان بکسر غین مجرم ایک موقع ہے بخارا کے تواج سے اور نقشبند کتاب یاف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والد ہمی پیشہ کرتے تھے۔

اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بایا سماںی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بایا سماںی خواجہ علی رامیتی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالایحہ فخری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف یوگری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبد الحق نجفی والی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمیری کی صحبت میں رہے۔

وَالْخُواجَةُ أَخْرَارُ صَحِبٍ
شُبُّونَ حَالَثِيرِينَ مِنْهُمْ مُوْلَدَتَا
يَعْقُوبُ الْجَرْحِيُّ وَخَوَاجَةُ عَلَاءُ
الرِّبِّينَ الْغَعْجَدَ دَانِيَ صَحِبَا
خَوَاجَهُ نَقْشِبَنْدُ بِلَادِ اسْطَةٍ
صَحِبُ الْأَوَّلِ يَصْنَاعُ خَوَاجَهُ
عَلَاءُ الرِّبِّينَ عَطَّارُ وَالشَّانِي
خَوَاجَهُ مُحَمَّدُ بَارْسَادُ هَمَارِنْ
رَكْبَارِ أَصْحَابِ خَوَاجَهُ نَقْشِبَنْدُ۔

وَالْخُواجَةُ نَقْشِبَنْدُ صَحِبٍ
شُبُّونَ حَالَثِيرِينَ أَجَلَهُمْ خَوَاجَةُ
مُحَمَّدُ بَايَا سَمَّا سَمَّا وَخَلِيفَتُهُ
الْأَمِيرُ سَيِّدُ كُلَّ الْأَوَّلِ وَالْخُواجَةُ
مُحَمَّدُ صَحِبُ خَوَاجَهُ تَعْلِيٌّ
بَايَا سَمَّا نَقْعُنْوَى صَحِبُ خَوَاجَهُ مُحَمَّدٌ
أَبَا الْحَسِيرَا نَقْعُنْوَى صَحِبُ خَوَاجَهُ
عَارِفُ رِيُوْكِرِيُّ صَحِبُ خَوَاجَهُ
عَبْدُ الْحَالَاقَ الْغَعْجَدَ دَانِيَ صَحِبَ
خَوَاجَهُ يُوسُفَ الْهَمَدَانِيَّ

صَحِّبَ عَلَيْهِ الْفَارَمِيَّ

ف۔ سماں لفظ سین و تشدید سیم قریب ہے طوس کے توابع سے اور امتیں قصیب ہے بخارا کے توابع سے اور فتحہ لفظ فاد سکون غیب مجھہ قریب ہے بخارا کے توابع سے اور یہ لوگ ریکسرا رے مھلہ قریب ہے بخارا کے مضادات سے اور فارم مد قریب ہے طوس کے توابع سے۔

علیٰ فارمی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتراؤں میں سے دو ہیں ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی ردقاق کی صحبت میں رہے وہ ابوالقاسم نصر آبادی اور ابوالحسن حضری کی صحبت میں اور دونوں عیینی نصر آبادی اور حضری شبیلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائف جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علیٰ فارمی کے ابوالقاسم گرگر کا نی بی جو ابو عنان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودبار کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے۔

صَحِّبَ شُبُّيُّوْخَ الْكَثِيرِيُّونَ
أَجَلَّهُمُ الْثَنَانُ أَحَدُهُمَا الْأَمَامُ
أَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ صَحِّبَ أَبَا
عَلَيْهِ الْدَّقَاقَ صَحِّبَ أَبَا الْقَاسِمِ
الْبَشْرَ أَبَا إِدِيَّ وَأَبُو الْحَسِينِ
الْحَصْوَرِيُّ صَحِّبَ أَبَا الشَّبَلِيَّ صَحِّبَ
سَيِّدَ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَةَ
بَعْدَ إِدِيَّ وَالثَّانِي حُواجَةَ
أَبُو الْقَاسِمِ الْكُرَّيْحَانِيُّ صَحِّبَ
أَبَا عُثْمَانَ الْمُغْرِبِيَّ صَحِّبَ أَبَا عَلَيْهِ
إِنْكَارِيَّ صَحِّبَ أَبَا عَلَيْهِ الرِّوَدَ بَارِيَّ
صَحِّبَ جُنَيْدَ الْبَعْدَادِيَّ

ف۔ ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیری کے مصنف ہیں جو حقیقت و لایت اور ادیا را اللہ کے بیان میں نہایت عدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور ردقاق لفظ دال و تشدید تفاوت ہے اور کرگان بصیر کاف عربی و تشدید رے مھلہ و کاف عجی ایک گانوں کا نام ہے اور رودباری منسوب بنا ہی کہ اُن کے آباد کا منشا تھا۔

اوْ جَنَيْدَ الْبَعْدَادِيُّ صَحِّبَ

اَهْ سَرِ لِفْظِ اُولِ وَ كَسْرَتَانِي وَ يَاَتَ تَحْتَانِي مَشَدَّدَ مَعْنَى جو اندر و سردار و قطعی عیینی پارچہ فروش کجس کو پر اپچے کہتے ہیں ۱۲

کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی
صحبت میں رہے اور معروف کرخی یہت مرشد
کی صحبت میں رہے بزرگ تراؤں میں دو مرشد
ہیں ایک تو امام علیؑ میں موسیٰ رضا ہیں وہ
اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ کی صحبت میں رہے
وہ اپنے والد امام جعفرؑ صادقؑ کی صحبت میں
رہے وہ اپنے والد امام محمد باقرؑ کی صحبت
میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدینؑ
کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جیسینؑ
کی صحبت میں رہے۔ وہ اپنے والد امام جومنینؑ
علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید
المرسلین صلی اللہ علیہ و آله و سلم کی صحبت میں
رہے اور معروف کرخی کے درسرے مرشد
دادک طائی ہیں جو نصیل عیاض اور حبیب
عجمی اور زدۃ التوں مصری کی صحبت میں رہے
اور تینوں حضرات تابعین اور تین تابعین
میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے
بزرگ تراؤں میں سے حسن بصری ہیں اور
یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے
اُن میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادراؤں کے
احادیث کے حافظ تو یہ مسلسلہ ہے صحبت کا اسکی
صحت اور انصال میں کچھ شک نہیں۔

خَالِدُ الْمُسَيَّبِ اسْقَفِيَّ صَحِيبَ
مَعْرُوفَ الْكَرْدَنِيَّ صَحِيبَ شُبُوْخَا
كَثِيرِيُّنَ أَجَلُهُمُ اثْنَانِ أَحَدُهُمَا
الْإِمَامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّزْقِيَّ صَحِيبَ
آبَاءِ الْإِمَامَ مُوسَى الْكَاظِمِ
صَحِيبَ آبَاءِ الْإِمَامَ جَعْفَرَ
الصَّادِقَ صَحِيبَ آبَاءِ الْإِمَامَ
مُحَمَّدَ يَا الْيَاقِرَ صَحِيبَ آبَاءِ
الْإِمَامَ زَيْنَ الْعَابِدِيَّنَ صَحِيبَ
آبَاءِ الْإِمَامَ حُسَيْنَ صَحِيبَ آبَاءِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيَّنَ عَلَى بْنِ أَبِي
طَالِبٍ صَحِيبَ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيَّنَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
ثَانِيَهُمَا دَادَ الطَّائِيَّ صَحِيبَ
فُضَيْلًا وَجَيْبَ الْمُعْجَمِ وَذَالْتُونَ
صَحِيبُوا شُبُوْخَا كَثِيرِيُّنَ مِنَ
الْمَتَّابِعِينَ وَتَبَعُهُمْ أَجَلُهُمُ
الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ صَحِيبَ هَوَلَاءَ
اصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَسَقْ خَادِمُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَافِظُ سُنْتِهِ فَهَذِهِ مِسْلِسَةُ
الصَّحِيبِ لَا شَكَّ فِي صَحَّتِهَا وَأَتَصَالُهَا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابوالحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالے میں کیوں نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت ادبیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحت کی من و عن عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو و لیکن ادبیت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابو علی فارمدی کو ابوالحسن خرقانی سے روحی فیض ہے ان کو بازی دیسٹامی کی روحانیت سے اور ان کو امام جعفر صادق علی کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا۔

او را امام جعفر صادق علی کو انساب ہے
اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ
کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انساب ہے
سلمان فارسی سے ان کو ابی بکر صدیقؓ
سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے۔

اور ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جن
کے بعض میں بنابر صحیت کے اتصال ہے
اور بعض میں بنابر بیعت یا خرقہ پوشنی
کے توبہ نہ صعیف ولی اللہ نے طریق لیا
اپنے والد شیخ عبدالرحیم سے انھوں نے سید
عبد اللہ سے انھوں نے شیخ ادم بنوری سے
انھوں نے شیخ احمد سرہنی سے انھوں نے
اپنے والد شیخ عبدالاحد سے انھوں نے شاہ
کمال سے۔

وَيَلِدُ مَا مِنْ جَعْفَرٍ لِصَادِقٍ۝
إِنَّا لِنَتَسَابُ إِلَى حَدِّهِ كَمِنْ أُمِّهِ
الْقَارِسِمِ يُبَنِّي بِكُرْبَلَةِ الصَّدِّيقِ
عَنْ سَلْمَانَ الْفَازِيِّ عَنْ أَبِي
بَكْرِ الصَّدِّيقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
وَمِنْهَا سَلَّا سِلْمُ أُخْرَى
الْإِنْصَافُ فِي طَرَفِ مِنْهَا بِالصَّحْبَةِ
وَفِي طَرَفِ مِنْهَا بِالبَيْعَةِ أَوِ الْخَرْقَةِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ عَنِ الْمُضْعِيفِ
وَلِلَّهِ أَحَدٌ الْطَّرِيقَةَ عَنْ
أَبِي سَيِّدِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
السَّيِّدِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ الشَّيْخِ
أَدَمَ عَنِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السُّوْهِنِيِّ
عَنْ أَبِي سَيِّدِ الشَّيْخِ عَبْدِ الدَّاهِرِ عَنْ
شَنَاعَ كَمَالٍ۔

اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر
سے بھی طبیق ملا اور ان کو اپنے دادا شیخ
کمال مذکور سے اُن کو سید فضیل سے اُن
کو سید گدار حسن سے اُن کو سید شمس الدین
عارف سے اُن کو سید گدار حسن بن الجسن
سے اُن کو شمس الدین صحرائی سے اُن کو سید
عقیل سے اُن کو سید بہار الدین سے اُن
کو سید عبدالوہاب سے اُن کو سید شرف الدین
قتال سے اُن کو سید عبدالرزاق سے اُن
کو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالغفار
جلیانی سے اُن کو ابو سعید خرمی سے اُن
کو ابو الحسن قرقشی سے اُن کو ابو الفرج طرسی
سے اُن کو ابو الفضل عبدالواحد تکمیلی سے
اُن کو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تکمیلی سے
اُن کو ایوب کرشی سے اُن کو اُس سند سے
جو قبل اس کے مذکور ہو جکی یعنی جنید بغدادی
سے تاشاہ ولایت علی مرتضیٰ رضا۔

ف۔ اور شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسب نفس کشی کی ریاضت کے ملزم
بضم میم و تشدید راء محلة مشدودہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچ ہے۔

اور بھی ہمارے مرشد تاشاہ عبدالرحمٰن
ادب آموز ہوئے اپنے نانائی شریف الدین خدم

سند سلسلہ قادریہ وَآیضًا عَنْ
شیخ سید کشید رعن جردہ شیخ
کمال ای مذکور رعن اس سید
فضیل عَنِ السَّيِّدِ كَدَار حُمَنْ
عن السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّینِ عَارِفٍ
عَنِ السَّيِّدِ كَدَار حُمَنْ بُنْ اَكِي
الْحُسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّینِ
الْحَكْمَرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلٍ عَنْ
السَّيِّدِ بَهَاء الدِّینِ عَنِ السَّيِّدِ
عَبْدِ الْوَهَابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرْفِ
الْدِینِ قَتَالِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَاقِ
عَنْ اَبِي سَعِيدِ امامِ الطَّرِيقِ اَبِي مُحَمَّدِ
عَبْدِ الرَّقَادِ الرَّحِيلِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدِ
الْمَخْرَقِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقَرْشَشِيِّ
عَنْ اَبِي الْفَرَّاجِ اَنْطَرْ طُوسِيِّ
عَنْ اَبِي القَضَى عَبْدِ الرَّوَاحِدِ
الْتَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِي الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّعِيزِ
الْتَّمِيمِيِّ عَنْ اَبِي يَكْرَانِ الشِّبَابِيِّ
لِسَنَدِهِ المَذْكُورِ۔

بضم میم و تشدید راء محلة مشدودہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچ ہے۔
وَآیضًا تَأَدَّبَ شَیْخُنَا
عَبْدُ الرَّحِیْمِ عَلیِ الرُّوحِ جَدِّ الْأَمَمِہ

کی روح سے اور انہوں نے اُن کو اجازت طریقت دی اُن کے پیہا ہونے سے چند سال کے پہلے بطریقِ کرامت کے اور شیخِ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطبِ عالم سے اور اُن کو نجمِ الحق چاہیلہ سے اُن کو شیخ عبد العزیز سے۔

اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے ان کو سند حاصل ہے اپنے باپ دادوں سے اُن کو شیخ عبد العزیز سے اُن کو قاضی خان یوسف ناصحی سے اُن کو حسن بن طاہر سے اُن کو سید راجی حامد شاہ سے اُن کو شیخ حسام الدین بیانک پوری سے اُن کو خواجہ نور قطب عالم سے اُن کو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل میں لا ہو رہی ہیں اور مسکن میں بیکالی اُن کو اخی سراج عثمان اور حصی سے اُن کو سلطان المذاہج نظام الدین اولیا سے اُن کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اُن کو خواجہ قطب الدین بختیار کالکی سے اُن کو خواجہ معین الدین سخنی یعنی سیستانی سے اُن کو خواجہ عثمان ہارونی سے اُن کو

الشیخ رفیع الدین محمد پر و اجازت کے قبل اُن یوں لکھ دیں سینین پڑھیں قطب العالیٰ عن نجم الحق چائیلہ عن اشیخ عین العزیز

جور سالہ عزیز یہ کے مصنف ہیں۔
وَكَمْ طُرُقٌ أُخْرَى أَجَازَ لَهُ
السَّيِّدُ عَظَمَتُ اللَّهُو الْكَبِيرُ أَبَا دَيْشِ
عَنْ آبَائِهِ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ قَاضِيِّ حَانَ يُوسُفَ التَّاصِحِيِّ
عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِيرٍ عَنْ سَيِّدِ
رَاجِيِّ حَامِدُ شَاهِ عَنِ الشَّيْخِ
حُسَامِ الدِّينِ الْمَانِكِ پُورِیِّ
عَنْ خُواجَةَ نُورِنَطِبِ الْعَالَمِ
عَنْ آبَیِّ عَلَذَّةِ الْحَقِّ بْنِ أَسْعَدَ
اللَّادُهُورِیِّ الْبَنْکَالِیِّ عَنْ آخِنَ
سِرَاجِ عَثَمَانَ الْأَوْدَیِ عَنِ
الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّینِ أَوْلَیَا عَنِ
الشَّيْخِ فَرِیدِ الدِّینِ لَجْنَجِ شَکَرِ
عَنْ خُواجَهَ قَطْبِ الدِّینِ بَخْتِیَارِ
کَالِکِیِّ عَنْ خُواجَهَ مُعِینِ الدِّینِ
اسْبَجَرِیِّ عَنْ خُواجَهَ عَثَمَانَ هَارُونِیِّ

حاجی شریف زندنی سے اُن کو خواجہ مور و چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے اُن کو اپنے اموں خواجہ محمد چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابو الحمر چشتی سے اُن کو خواجہ ابوالحق شامی سے اُن کو مشاد علو دینوری سے اُن کو ابو بیرہ بصری سے اُن کو حذیفہ معشنی سے اُن کو ابراہیم بن ادھم سے اُن کو فضیل بن عیاض سے اُن کو عبدالواحد بن زیر سے اُن کو حسن بصری سے ان کو امیر المؤمنین علی ترضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اُن کو سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آله و سلم سے ۔

عن حاجی شویف الرزندی عن خواجہ مؤود چشتی عن ابیه خواجہ یوسف بن محمد بن سمعان چشتی عن خالہ خواجہ محمد چشتی عن ابیه خواجہ ابی احمد چشتی عن خواجہ ابی اسحق الشافی عن محمد شاد علوالدین توری عن ابی هبیرۃ البصیری عن حذیفہ المرغیبی عن ابی ابراهیم بن ادھم عن فضیل بن عیاض عن عبیدالواحد بن زید عن الحسن البصیری عن علی راضی عن اللہ تعالیٰ عن سید سریر المرسلین صلی اللہ علیہ و آله و سلم

ف ۔ مولانا نے فرمایا مانک پور پورب میں ایک قصبہ ہے آہ آباد کے قریب اور ادھر ایک شہر ہے پورب میں جس کو اپنی قیض آباد کہتے ہیں اور سنجھی ایک سریں مہملہ و سکون جیم وزارے محب منسوب ہے سجستان کی طرف جو مغرب ہے سیستان کا اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اس واسطے نقب ہو گویا کہ ایک ولی اولیا تے کثیر کے ما ندر ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو اُمّت فرمایا اور اس کی مثالیں بہت ہیں جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہے اور کعب کا حبار اور زندہ ایک پر گنہ ہے بخارا کے سات پر گنوں میں سے اور

ہارون قریہ ہے زندہ سے ادھ کوس پا اور حاشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے
دوم منزل ہرات سے اور اب اُس کو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام
کے تواریخ سے۔

ادمیرے والد مرشد ادب آموز
طریقت کے ہوئے جس بساط نے رسول کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
دیکھا سوانح سے بیعت کی اور آپ نے
اُن کو تفیی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت
تکریم اپنے بغیر سے بھی علیہ الصلاۃ والسلام
ادب آموز ہوئے کہ اسی ذات کی انھیں نے
تعلیم فرمائی۔

ادمیرے والد مرشد نے فیض پایا احمد
طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد
عبد القادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد
نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی
کی روح سے اور اُن کو خواب میں دیکھا اور
اُن سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت
اُن سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا
فیض ہوا اُن حضرات کی طرف سے اُن کے
دل پا اور حضرت والد ہم سے اُس کی حکایت
بیان فراتے تھے حق تعالیٰ اُن سے اور اُن
حضرات سب سے راضی ہو۔

وَنَاتَرَبَ سَيِّدِي الْوَالِدِيَّاَيْضَاَ
بِحَسْبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُولِ الْمُنْتَهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ وَسَلَّمَ
ذِلِّكَ أَنَّهُ رَأَى كِفَيَةً مُبَشِّرًا فَبِالْعَيْنِ
وَعَلَمَمَا النَّفَقَ وَالْإِثْبَاتَ وَ
إِيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا التَّنْبِيَّ عَلَيْهِ
الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَمَ
اسْمَ الْدَّاَتِ۔

وَإِيْضًا مِنْ رُوحِ الْإِمَامَةِ الشَّيْخِ
إِلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْفَقَادِيِّ الْجِيَّالِيِّ فِي
وَالْخَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدِ
نَقْشِبَنْدِ وَالْخَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ
مِنِ الْحَسَنِ الْجُشْتِيِّ وَإِنَّهُ رَاهِمٌ
وَأَخْذَ مِنْهُمْ إِلْجَادَةً وَعَرَفَ
نَشِيَّةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى
حَدَّ تَهَامَّاً فَاضَ مِنْهُمْ عَلَى
قَلْبِهِ وَكَانَ يَحْكُمُ لَنَاجِهِ بَيْتَهَا
رَضَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

اد علوم ظاہرہ مجلہ تفہیمی اور حدیث اور فرقہ
اد عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول
اد منطق کے سوانح کوہم نے پڑھا پسے مرشد
والمسے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں
اپنے بھائی ابوالرضاء محمد سے پڑھیں اور برطی
کتابیں امیرزادہ ہرودی سے پڑھیں جو مصنف
ہیں حواشی مشہور درسیہ کے اور امیرزادہ نے
میرزا فاضل سے انھوں نے ملایوں فکر کو صحیح
سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے
محقق ملا جلال روانی سے انھوں نے اپنے
باپ اسعد وغیرہ تلمذہ علامہ لفتازی اور
علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ
عنہم۔

وَأَمَّا الْعُلُومُ الظَّاهِرَةُ مِنِ
الْتَّقْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفُقْرِ
وَالْعَقَائِدِ وَالْتَّحْوِيَةِ وَالصَّوْفِ
وَالْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالْمُنْطَقِ فَقَدْ
تَعْلَمَنَا مِنْ سَيِّدِنَا وَالدِّرَضِيِّ
اللَّهُمَّ غَنَّهُ وَهُوَ قَرَأَ أَصْغَارَ الْكُتُبِ
عَلَى أَخْيَرِهِ أَلِي الرِّضَى مُحَمَّدٌ
وَأَكْبَارَ مِنْهَا عَلَى أَمِيرِ زَادَهِ
الْمُهَرْوِي صَاحِبِ الْحَوَاشِيِّ
الْمُشْهُورَةِ عَنْ مِيرِكَارَافَاضِلِ
عَنْ مُلَأْ يُوسُفَ الْكَوَافِعِ عَنْ مِيرِ زَا
جَانَ وَغَيْرِهِ عَنِ الْحَقِيقِ الْمُلَاجَلِ
الَّدَّ وَأَنِي عَنِ أَبِيهِ أَسَعَدٍ وَغَيْرِهِ
عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَمَةِ الْتَّفَتَلَانِيِّ
وَالْعَلَّامَةِ الشُّويفِيِّ بْنِ جُرجَانِيِّ
رَحْمَنَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجَمَعِينَ۔

ف۔ علامہ لفتازی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علماء میں مشہور اور علوم
ہے لہذا مصنف نے اُس کو نہ ذکر فرمایا۔

اور مجھکو اجازت دی شکوہ المصایع
اد صحیح بخاری وغیرہ صحاح سنتہ کی معتمد
ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ
عبدالاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ
محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ

طرقیت شیخ احمد سرتیکی سے اُن کی سند
ٹولیں مذکور ہے اُن کے مقامات اور تفاصیل
میں اور یہ تمامی ہے اُس مضمون کی جس کے
لائے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا
تھا اور شکر ہے حق تعالیٰ کا ابتداء میں بھی
اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن
میں بھی۔

جَدِّدَهُ شَيْخُ الظَّرِيقَةِ الشَّيْخُ أَحْمَدُ
اَسْتَدْهَنْدِيَ سَنَدِيَ اَسْطَوْنِيَ
الْمَذْكُورُ فِي مَقَامَاتِهِ وَهَذَا اَخْرُمَا
اَرَدْنَا اِيْرَادَهُ فِي هَذِهِ الِّسَّائِنَةِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اَوَّلَهُ اَخْرَهُ اَفَاهِرَهُ
وَبَاطِنَهُ۔

مترجم کہتا ہے الحمد للہ کہ اُس کے حسن توفیق سے ترجیح قول الجمیل کا چوبیویں
ربیع الآخر ۱۲۶۲ھ ہجری (بارہ سو ساٹھ ہجری) میں پورا ہو گیا۔ حق تعالیٰ میری بھول چوک
اور کچھ فہمی کو برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان
حضرات کے نور یا طن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرمادے آئیں اور اہل اسلام
کو اس ترجیح سے فائدہ بخشنے اور کچھ فہمی سے پناہ میں رکھے آئیں ثم آمین۔

خاتمة الطبع

67
153

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى نَوَابِهِ وَالصَّلُوةُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَمَا بَعْدِهِ يَكْتَابُ
فِيْضُ اِنْسَابِ قَوْلِ الجَمِيلِ تَصْنِيفُ لَطِيفٍ عَارِفٍ كَاملٍ عَالَمٍ فَاضِلٍ مُولَانَا شَاہِ دَلِيِّ اللَّهِ
صَاحِبِ مُحَدَّثِ دَهْلَوِيِّ مَعْ تَرْجِيمِ مُوسَمَہِ بِشَفَاءِ الْعَلِیلِ مُتَرَجِّمِ مُولَوِیِّ خَرَمِ عَلَیِّ صَاحِبِ
بَلْهُورِیِّ مَرْحُومِ دَفَوَانِدِ مُولَانَا شَاہِ عِیدِ الْعَزِیزِ صَاحِبِ دَهْلَوِیِّ وَحَوَاشِیِّ مُولَانَا نَوَابِ قَطْبِ
الدِّینِ خَانِ صَاحِبِ دَهْلَوِیِّ۔

ای جو کیشنل پریس کراچی میں ۱۳۹۵ھ میں طبع ہوئی۔

مکتبہ مذکورہ کا نام جو اس کا
قرآن پاک است جم

انوار القلوب

خواہ اش از فتح الدین سلیمانی و مکتبہ مذکورہ
مکتبہ ملی تعلویہ کے رشتہ اور پاکستانی ترجمہ
فہم شریف کو اس قدیمان بنا دیا ہے کہ یہ حصے
زادتی ای تحریک و تبلیغ ہوئے
مذکورہ: جوہر احمد نویں مکتبہ مذکورہ
میلاد پنجم جولائی ۱۹۷۴ء

مکتبہ مذکورہ کمپنی

مذکورہ کمپنی میں ادب مذہل پاکستان یونیورسٹی کا ریکارڈ

۱۳

